خطیب عالم اسلام
صاحبزادہ
سید شبیر حسین شاہ
کی
تقریریں
مرتب
محمد توصیف حیدر
چشتی کتب خانہ
جھنگ بازار ارشد مارکیٹ فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ



بسلسلہ نثری تقریریں ایک اور حسین پیشکش

**چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر**

ہیڈ آفس: ارشد مارکیٹ، جھنگ بازار، فیصل آباد

سب آفس: شیخ ہندی سٹریٹ نزد مستا ہوٹل دربار مارکیٹ داتا دربار لاہور

| | |
|---|---|
| نام کتاب | سید شبیر حسین شاہ کی تقریریں |
| خطیب | حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی |
| مرتب | صاحبزادہ محمد توصیف حیدر |
| پہلی بار | سنہ ۲۰۰۱ء |
| طابع | محمد شفیق مجاھد |
| مطبع | اشرف پریس لاہور |
| کتابت | محمد لطیف ساجد |
| سرورق | استاد محمد رمضان |

هدیہ ۱۲۰/=

ناشر

چشتی کتب خانہ ارشد مارکیٹ جھنگ بازار

فیصل آباد

شیخ ھندی سٹریٹ داتا دربار لاھور



نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

معزز قارئین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج چند سال قبل ہمارے ادارہ نے نثری تقریریں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا، الحمد للہ اس کو بہت پزیرائی ملی علمائے اہلسنت وجماعت کے بیانات کو کیسٹ کے فیتہ سے کاغذ پر منتقل کرنے کے لئے میرے برادر اصغر صاحبزادہ محمد توصیف حیدر نے دن رات محنت کی اور مقتدر علمائے اہلسنت کے خطابات کو مرتب صورت میں پیش کیا اس کتاب سے پہلے نثری تقریروں کے سلسلہ میں کچھ کتب طبع ہو چکی ہیں۔

مولانا سعید احمد اسعد کی تقریریں

مولانا عبد الوحید ربانی کی تقریریں

مولانا محمد اکرم رضوی کی تقریریں

مولانا سید محمد ھاشمی میاں کی تقریریں

مولانا سید فیض الحسن شاہؒ کی تقریریں

مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن کی تقاریر

مولانا سید فدا حسین شاہ کی تقاریر

مولانا قاضی منظور کی تقریریں

علمائے اہلسنت کی تبلیغی تقاریر

ان کتب کے علاوہ مقتدر علمائے اہل سنت کی کئی کتب زیر ترتیب ہیں مثلاً

علامہ ہزاروی کی تقاریر

علامہ اچھروی کی تقاریر

مولانا عطاء المصطفٰے جمیل کی تقاریر

مولانا قاری محمد دین نعیمی کی تقاریر

ان نثری کتب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ہمارے ادارے نے اور کتب کی اشاعت کا بھی پروگرام بنایا ہے جو کہ خطبات کے حوالے سے ہوں گی،

خطبات چشتیہ جلد اول، دوم۔ سوم

اسرار خطابت، اول، دوم، سوم، چہارم

شان خطابت، اول، دوم

زیر نظر کتاب حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کی تقریروں پر مشتمل ہے

مقبول عرب و عجم حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی کا نام نامی پوری دنیا میں جانا پہچانا ہے

جس خطیب کی کیسٹ سن سن کر لوگ اس طرف مائل ہوئے



حضرت پیر سید شبیر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی کا انداز خطابت اس قدر دلنشین ہے کہ آج اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کے انداز کو اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں

آپ کی تقاریر مرتب کرتے ہوئے صاحبزادہ محمد توصیف حیدر نے خطاب کا ربط اور موضوع کا ربط قائم رکھا ہے اور اس کتاب کے مقرر حضرت شبیر حسین شاہ مدظلہ العالی کے ذوق شعری کے حوالہ سے اور بھی اشعار درج کر دیئے ہیں

اللہ تعالےٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں علمائے اہلسنت کے پیغام عشق رسول کو آپ تک پہنچانے کی ہمت عطا فرمائے

آمین

محمد لطیف ساجد

چشتی کتب خانہ فیصل آباد۔ لاہور

# انتساب

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے

والدینِ کریمین

کے نام

ناچیز

محمد توصیف حیدر



اپنے والدِ گرامی فنا فی الرسول

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کے حضور

ناچیز

محمد توصیف حیدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم



# فہرست

## اختیاراتِ مصطفیٰ



## شانِ اہلبیت



## معراج النبی







## عظمتِ مصطفیٰ



## کراماتِ اولیاء

| عنوانات | صفحہ |
|---|---|



## حضرت عثمانِ غنی



## اصلاحِ معاشرہ







## ہماری دیگر مطبوعات

اوکاڑوی کی تقریریں
سید ہاشمی میاں کی تقریریں
سید فدا حسین کی تقریریں
سید فیض الحسن کی تقریریں
صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ کی تقریریں
اکرم رضوی کی تقریریں
سعید احمد اسعد کی تقریریں
علامہ کاظمی کی تقریریں
خطباتِ چشتیہ
شاہی خطابت
ابرارِ خطابت

< زیرِ طبع >

علامہ ہزاروی کی تقریریں
قاضی منظور کی تقریریں
عطا المصطفیٰ جمیل کی تقریریں
ربانی کی تقریریں حصہ دوم

# تاجدارِ مدینہ



# تاجدارِ مدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا    یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ    خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن اَز بحرِ غم آزاد کُن
دَر دِین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبدالقادرا

گنج بخشِ فیضِ عالم مَظہرِ نُورِ خُدا
نَاقِصاں را پیرِ کامِل کامِلاں را رَاہنُما

بگردابِ بلا اُفتاد کشتی    مَدد کُن یا مُعین الدّین چشتی

حضرتِ شیر محمد آفتابِ علم و دیں ، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ ربّ العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا ، ناقصوں پہ ہو کرم بہرِ محمد مُصطفےٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ○

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

نہایت ہی واجب الاحترام مہمانِ خصوصی حضرت قبلہ شاہ صاحب اور دیگر سامعین حضرات، اُمید ہے آپ میرے اس بیان کو غور سے سماعت فرمائیں گے،
وقت کا تقاضا بھی ہے اور میرا معمول بھی تقریر بلا تمہید!
حضراتِ گرامی!
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بہت ہی شان و عظمت سے نوازا ہے اگر آج کوئی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان و عظمت میں کسی قسم کی ناپاک جسارت کرے وہ بے ایمان ہے یہ لوگ منافقت کا لبادہ اوڑھتے ہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ،

تُمّے کدی تربوز نہیں ہُندے بھاویں توڑ مکے لیجائیے ہُو
کھارے کھوہ کدی مِٹھے نہیں ہُندے بھاویں سے مناں کھنڈ پائیے ہُو
کاواں دے بچّے کدی ہنس نہ ہوون بھاویں موتی چوگ چگائیے ہُو
سپّاں دے بچّے کدی مِتر نہیں بن دے بھاویں چلیاں دودھ پلائیے ہُو

میرے دوستو! اگر کوئی شخص مکہ معظمہ میں بھی مر جائے تو اُس کی نجات



نہ ہو گی اگر اُس کا عقیدہ درست نہ ہو
اگر کوئی شخص کسی طوائف سے شادی کرے تو وہ شریف زادی نہیں ہو سکتی، بالآخر طوائف طوائف ہے، طوائف کو دُلہن کہنے سے شریف نہیں ہوتی،
ایسے ہی کوئی کلمہ پڑھ لے لیکن ہو طوائف کی طرح بے حیا تو مسلمان نہیں ہو سکتا،

## پورا قرآن نعتِ مصطفیٰ!

ارے پورا قرآن پاک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت شریف ہے، قرآن پاک میں ارشاد ہے
وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ سورۃ احزاب ۴۶
اے حبیب ہم نے تمہیں آفتاب بنایا ہے"۔
یعنی جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو تمام ستارے چھپ جاتے ہیں، حالانکہ ستاروں میں خوبصورتی ہے
ستاروں میں حسن ہے،
ستاروں میں نور ہے،
ستاروں میں روشنی ہے،
ستاروں میں چمک ہے،
ستاروں میں دمک ہے

لیکن ان تمام اوصاف کے باوجود جب سورج طلوع ہوتا ہے
تو لاکھوں ستارے چھپ جاتے ہیں اور سورج کی روشنی کا مقابلہ نہیں
کرسکتے سِرَاجًا مُّنِیرًا

اے دنیا والو! میرا حبیب چمکتا ہوا آفتاب ہے اور جیسے تمام ستاروں
کے حسن وجمال کو اکٹھا کیا جائے سورج کا مقابلہ نہیں ہوسکتا ایسے ہی
تمام انبیاء کے کمالات کو اکٹھا کیا جائے،
تمام انبیاء کے معجزات کو اکٹھا کیا جائے،
تمام انبیاء کے اوصاف کو اکٹھا کیا جائے میرے نبی کے کمالات
کا مقابلہ نہیں ہوسکتا،

محبوب خدا کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
وہ نور تھے اور گئے نور کے پاس!
واں جسم نہیں اور یہاں سایہ نہیں ہے

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ



وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
أَوْ أَدْنَىٰ،
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے،
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُوكَ
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ
اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے
ہاں ہاں آقائے دو جہاں کی شان بہت بلند ہے

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ
اِس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے۔

مسلمانو! اندازہ کرو،
میں نے قرآنِ پاک کی متعدد آیات تلاوت کی ہیں عام لوگوں کی بات ایک طرف انبیاء میں سے کوئی اِس شان کا مالک دکھاؤ،

اَرے پنجابی کی مثال مشہور
ذات دی کوڑھ کِرلی چھتیریاں نوں جپھے
کہ کہتے ہیں میں اور نبی ایک جیسے ہیں، حالانکہ اللہ فرماتا ہے کہ میرا نبی بے مثال ہے لیکن مولوی کہتا ہے کہ میں اور نبی ایک جیسے ہیں نعوذ باللہ تعالےٰ من ذالک، ایک بات عرض کرتا چلوں،

## حضورؐ کی عظمت

اندازہ کریں کہ حضور کی آن شان و عظمت بہت بلند ہے
اللہ تعالےٰ نے آپ کو محبوبیت عطا فرمائی، آپ آقائے کل ہیں، مولائے کل ہیں، آپ سردر کائنات ہیں



سرکارِ مدینہ سُرورِ سینہ حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے صحابہ کے ساتھ غزوہ میں تشریف لے کر گئے رَاستے میں پانی ختم ہوگیا
تمام صحابہ بارگاہِ رسول میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پانی ختم ہوگیا ہے، ہم بھی پیاسے ہیں،
حضور نے فرمایا! اِس پہاڑ کے پیچھے ایک حبشی پانی کا مشکیزہ لے کر جارہا ہے۔
یہ حدیث شریف بُخاری میں موجود ہے
بناں عشقِ محمد کے جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار اُن کو نہیں آتی بخاری

اور یہ بات میں نے وَیسے ہی نہیں کردی بلکہ قرآن پاک سے ثابت ہے۔
قرآن کہتا ہے
ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْن
قرآن ہدایت دیتا ہے متقین کو

## مُتّقی کِسے کہتے ھیں :-

مُتّقی کِسے کہتے ہیں

جو نماز پڑھے، وہ متقی ہے
جو حج کرے وہ متقی ہے
جو زکواۃ دے وہ متقی ہے
جو اشراق پڑھے وہ متقی ہے۔
جو نیک اعمال کرے اُسے کہتے ہیں کہ یہ بڑا متقی ہے
جو ڈاڑھی منڈائے وہ متقی نہیں
جو نماز نہ پڑھے وہ متقی نہیں
جو روزہ نہ رکھے وہ متقی نہیں
اگر توفیق ہو اور حج نہ کرے وہ متقی نہیں
اور قرآن نے اعلان کر دیا کہ ھدایت متقین کے لئے ہے
تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہدایت مولویوں کے لئے رہ گئی ہے
دوسروں کو نہیں ملتی، ؟
اب آپ دیکھیں مولوی قرآن کے لئے اور قرآن مولویوں کیلئے رہ گیا ہے،

## تقویٰ کیا ہے ؟

تقویٰ کیا ہے ؟
تقویٰ ہے جرم سے بچنا، اگرچہ داڑھی منڈانا جرم ہے نماز نہ پڑھنا جرم ہے



روزہ نہ رکھنا جرم ہے۔
تمام نیک اعمال ترک کرنا جرم ہے،
لیکن قرآن ہدایت دیتا ہے متقین کو، ہونا تو یہ چاہیے تھا
قرآن تارکِ صوم کو ہدایت دیتا،
قرآن تارک نماز کو ہدایت دیتا
قرآن بے عمل کو ہدایت دیتا،
ہدایت نماز پڑھنا تو نہیں، کیونکہ نماز تو وہ پہلے سے پڑھ رہا ہے۔
تقویٰ سے مراد متقین کی ہدایت سے مراد محبت رسول ہے

## تقویٰ محبت رسول

عزیزانِ من ! تقویٰ سے مراد محبتِ رسول ہے، اور اگر حضور کی محبت نہ ہو،
نہ نماز قبول ہے،
نہ نوافل قبول ہیں
میں عرض کر رہا تھا کہ حضور نے فرمایا کہ جاؤ پہاڑی کی پچھلی طرف ایک حبشی پانی کا مشکیزہ لے کر جا رہا ہے
ملاں کہتا ہے کہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں
حضور پہاڑ کے پیچھے کی خبریں دے رہے ہیں۔

آپ بتائیں کہ دیوار کی لمبائی کتنی ہوتی ہے، ؟
دس بارہ فٹ، آقا پہاڑ کے عقب کی بات بتارہے ہیں،

دِل فرش پر ہے تیری نظر
سرِ عرش پر ہے تیری گذر
ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں
آقا وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

عزیزانِ من ! میں عرض کررہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پہاڑ کے پیچھے جاؤ، چنانچہ صحابہ کرام پہاڑ کے پیچھے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک حبشی پانی کا مشکیزہ اُٹھائے جا رہا تھا،
صحابہ نے حبشی سے کہا ! تمہیں ہمارے آقا بلاتے ہیں، وہ حبشی جب بارگاہِ رسالت میں پہنچا،
حضور نے فرمایا ! کہ مشکیزہ مجھے دو،
وہ حبشی بے خود ہوکے حضور کو دیکھ رہا ہے اور اس نے اسی کیفیت سے مشکیزہ آقا کو پیش کر دیا تو پھر کیا ہوا
سرکار دو عالم نے یداللہ والے ہاتھ مبارک مشکیزے میں ڈالے اور فرمایا برتن لاؤ،
پھر تمام برتن بھر گئے



جانوروں نے پانی پیا اور جب حضور نے مشکیزے سے ہاتھ باہر نکالا تو مشکیزے کا پانی پہلے سے بھی زیادہ تھا جب آپ نے اپنا ہاتھ مشکیزے سے نکالا تو اس میں اور برکت شامل ہوگئی
آپ کے دستِ اقدس کی شان وعظمت سبحان اللہ

اوہدے پنجے دی شان میں کی دساں
جاناں قید جس وچ کائنات دیاں
پنجہ لوٹے وچ پایا تے چل پیاں
نہراں پنج سن آبِ حیات دیاں
میرے نبی کریم دے ہتھ اندر
کنجیاں ہین ارض و سماوات دیاں
پنجہ صائم محمد دا نظر آوے
پڑنیں قوتاں رب دی ذات دیاں

ادب نال آ نبی دی شان دساں
پایا واعظا شور کی پچھدا ایں!

جہدی انگلی نے توڑیا چن صائم
اوہدے پنجے دا زور کی پچھدا ایں

محبوب خدا کا کوئی ہم پایا نہیں ہے
اِس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے

## حدیث دِکھاتا ہوں

اُٹھاؤ بُخاری شریف، صحیح بُخاری میں حدیث شریف موجود ہے،

حدیث دِکھانا کام ہے حدیث منوانا کام نہیں، ماننا نہ ماننا ہر کسی کی اپنی مرضی ہے۔

اگر صحاح ستہ سے حدیث نہ دِکھاؤں تو جو چور چوری کرے ہاتھ کاٹنے چاہییں، اور جب خطیب مسجد میں ہزاروں کے اجتماع میں جھوٹ بولے تو زبان کاٹنی چاہیے
خُدا کی قسم زبان کٹوادوں گا،

ارے آخر ایک دِن مرنا ہے، ہزاروں مَن مٹی کے نیچے دفن ہونا ہے اللہ سے ڈرو، کسی نے ساتھ نہیں جانا، خوامخواہ دُنیاداروں کے پیچھے چل، آقا کی شان میں بکواس کرتے ہو، حضور کے اوصاف حمیدہ کا اقرار کرتے ہو،

سید شبیر حسین شاہ کہتا ہے کہ آؤ، حضور کی غلامی میں آجاؤ، آقا کی بارگاہ تاکہ تمہاری آخرت بہتر ہو جائے۔

تم کس قوم کے پیچھے چل کر حضور کے دروازے کو ٹھکرا رہے



بے وفا ہے کہ مرنے کے بعد سب نے تمہیں چھوڑ دینا ہے

پنجابی کے ایک شاعر محمد بوٹا نے ایک بات پنجابی زبان میں کی ہے اور بات کمال کی ہے، کہ

جہڑے کہندے سی مَراں گے نال تیرے
اَج اوہناں وی بازیاں ہاریاں نے
جہڑے ترسدے دیدنوں دنے راتیں
اَج اوہناں وی باریاں ماریاں نے
جدوں باغ وِچ خزاں نے وال کھولے
پنچھی اُڈ گئے مار اُڈاریاں نے

محمد بوٹا گجراتی نے اُس وقت کی منظر کشی کی ہے کہ وہ وقت بہت سخت ہوگا، اگر قبر میں کام آئیں گے تو سرکارِ دوعالم ہی کام آئیں گے،

میرے دوستو میں بہت گنہگار ہوں،
میرے پاس کچھ زیادہ نیکیاں نہیں ہیں لیکن خُدا کی قسم کوئی ڈر نہیں ہے کیونکہ ہمارے ساتھ رسّا بات ہوگی
جیسا کہ عمر سے بڑا ڈانٹ دے کہ آئندہ ایسا نہ کرنا،
اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے ٹھیک ہے اے فرشتو! انہیں کچھ نہ کہنا،

# نبیؐ کو ہماری تکلیف گوارہ نہیں

حافظ آباد میں ایک مولوی ہے وہ کہنے لگا تمہیں کیسے پتہ ہے جب قبر میں جاؤ گے تو پتہ چلے گا،
میں نے کہا! مجھے یہیں پتہ ہے،
میں نے آیت کریمہ پڑھی
عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ "
میرا نبی وہ ہے جسے اُمت کی تکلیف گوارہ نہیں ہے۔ تو قبر میں سوال ہوں گے
جب تیسرا سوال ہوگا
کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الرَّجُلِ
سوال ہوگا اِس شخصیت کو جانتے ہو؟
میں کہوں گا کہ یہ میرے آقا ہیں،
یہ میرے مولیٰ ہیں،
یہ میرے رسُول ہیں
یہ میرے پیغمبر ہیں
یہ میرے ہادی ہیں
یہ میرے حضور ہیں،



اور جب میں آقا کو دیکھتے ہی دُرود شریف پڑھوں گا اور سرکار کے ہوتے ہوئے فرشتے مجھے سزا دیں یہ نہیں ہو سکتا کہ حضور قریب کھڑے ہو کر دیکھتے رہیں؟
میں نہیں مانتا"
میں نے ایک بات اپنی کی ہے اگر کہیں تو سناؤں؟

گُنہگار جو محشر میں فریاد کریں گے
آیا ہوں میں آیا ہوں سرکار کریں گے

سر سجدے میں ہوگا اور کھل جائیں گی زلفیں
گنہگار کی بخشش کا اصرار کریں گے

اللہ فرمائے گا، اے حبیب گھبرانے کی کوئی بات نہیں،
یہ قہر و غضب میرا تیرے دشمن کیلئے ہے،
آیا ہوں میں آیا ہوں سرکار کہیں گے

سر سجدے میں ہوگا اور کھل جائیں گی زلفیں
گنہگار کی بخشش کا اصرار کریں گے
اللہ فرمائے گا، اے حبیب کیا بات ہے؟
رسُول فرمائے گا، اے حبیب گھبرانے کی کوئی بات نہیں،

میرے آقا عرض کریں گے، یا اللہ یہ اتنی گرمی اور میری اُمت گنہگار ہے؟

اللہ تعالےٰ فرمائے گا حبیب گھبرانے کی کوئی بات نہیں،
یہ قہر و غضب میرا تیرے دشمن کے لئے ہے
تیرے چاہنے والوں سے تو ہم پیار کریں گے

## فرمانِ الٰہی

اللہ نے فرشتوں سے فرمایا اے فرشتو میں اپنا خلیفہ بنانے لگا ہوں،

فرشتوں نے عرض کی! یا اللہ اس کو خلیفہ نہ بنانا یہ خون خرابہ کریں گے قتل و غارت کریں گے،

اللہ نے فرمایا!

قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ (البقرہ ۳۰)

جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے
غور کریں فرشتے سینکڑوں سال پہلے ہی سچی بات کر رہے
لیکن اللہ تعالےٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے
مثلاً اللہ تعالےٰ نے فرمایا! اے فرشتو! تم میں سے کسی کی کریانے کی دکان ہے؟
کوئی کاروبار کرتے ہو؟



کھیتی باڑی کرتے ہو؟
فرشتوں نے کہا! نہیں،
اللہ نے فرمایا! کوئی گناہ کرتے ہو۔
فرشتوں نے کہا! نہیں،
اللہ نے پوچھا کوئی خطا کرتے ہو،
کہا! نہیں یا اللہ ہم خطا نہیں کرتے بلکہ تیری عبادت کرتے ہیں،

## میں نے اپنی صفت کا اظہار کرنا ہے

اللہ نے فرمایا! اے میرے فرشتو؟ میں یہ اس لئے بنانا چاہتا ہوں کہ لوگ کام کاج کریں، اور گنہگار بھی ہوں، اور پھر جو اکڑ جائے گا وہ جہنم میں جائیگا،
لیکن جو خطا کرے گا گناہ کرے گا، اُن کو جنت عطا فرمادوں
اگر ایسا نہ ہو تو پھر میں نے اپنی رحیمی اور کریمی کی صفت کا اظہار کہاں کرنا ہے؟
اس لئے محبوب کو بھی بنایا اور جو گنہگار ہوں گے اُن کو اپنے محبوب کا دروازہ دکھایا ہے۔

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ (النساء ۶۴)

اگر تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو میرے حبیب کے دروازے

آجاؤ۔

اور پھر میں نے محبوب سے وعدہ کیا ہے

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ،

اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کی تخلیق ہی اپنے حبیب کے لئے فرمائی،

قیامت کے دِن سوا نیزے پر سورج ہو گا اور اللہ تعالیٰ گنہگاروں کا حساب لے گا، اللہ کے ساتھ اُس کا حبیب جلوہ فرما ہو گا،

اللہ تعالیٰ فرمائیگا وہ شبیر حسین کھڑا ہے اُسے گھسیٹتے ہوئے میرے حبیب کے سامنے لاؤ

حضور فرمائیں گے یا اللہ یہ میرا اُمتی ہے،

اللہ فرمائیگا حبیب دیکھ لو اس نے گناہوں کی طرف سے کوئی کمی نہیں اور میرا تیرے ساتھ وعدہ ہے،

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ سورۃ الضحیٰ

اور اللہ کے محبوب جس جس کی بھی شفاعت فرمائیں گے اللہ اُسے معاف فرما دے گا،

## ایک مفید مشورہ

میں کہتا ہوں کہ جب تم اپنی بخشش چاہتے ہو اور



مغفرت چاہتے ہو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درِ اقدس سے بغاوت نہ کرو، ورنہ جہنم رسید ہو جاؤ گے،

## اپنے چند اشعار

چند اشعار اپنے لکھے ہوئے پیش کرتا ہوں، شاعر نہیں ہوں لیکن سرکار کی شان میں کچھ لکھ لیتا ہوں کہ حضور کے ثناء خوانوں میں میرا بھی نام آجائے

تیرے بِن میرے آقا میرا نہیوں گذارا
گنہگاراں دا آقا بس توہیوں سہارا

آقا گندڑی منڈڑی میں جیھوی جئی آں
لگیاں توڑ نبھاویں تیرے پلڑے چڑھی آں

وِچہ قبر حشر دے کرنا کرم خدارا
گنہگاراں دا آقا بس توہیوں سہارا

اِک جان اکلی ایہنوں لکھاں نے سیاپے
مینوں دس میرے آقا جاواں کیہڑے میں پاسے

مینوں دسے بس سخیا اکو تیرا دوارہ
گنہگاراں دا آقا بس توہیوں ایں سہارہ

منوں نام خدا دا کدی کرم کماؤ
کدی اساں مسکیناں دل پھیرا پاؤ

کدھرے رونداں نہ مر جائے ایہہ شبیر وچارا
گنہگاراں دا آقا بس توں ای سہارا

یار زندہ صحبت باقی



# رحمتِ عالم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا　　يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ　　خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا -

اِمداد کن اِمداد کن از بحرِ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادرا

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگرداب بلا افتاد کشتی　مدد کن یا معین الدین چشتی

حضرت پیر محمد آفتاب علم و دیں ، جلوۂ آئینۂ حق انوار رب العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا ، ناقصوں پر ہو کرم بحر محمد مصطفیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

## وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷

نہایت ہی واجب الاحترام علمائے کرام معزز سامعین
جیسا کہ میرا معمول ہے کہ تقریر بلا تمہید، رات کے بارہ
بج چکے ہیں اس لئے کانفرنس کے موضوع کے مطابق
عرض کروں گا،

سادے الفاظ میں ترجمہ یہ ہے

اے حبیب میں نے تمہیں جہانوں کیلئے
رحمت بنا کر بھیجا ہو

حضرات گرامی!
جب کسی پر کوئی مشکل ہو
کوئی مصیبت ہو،
کوئی بیماری ہو
کوئی پریشانی ہو اور وہ دور ہو جائے تو ایک بات کہی
جاتی ہے بیماری ختم ہو گئی ہے اور اللہ کی رحمت ہم پر
ہو گئی ہے۔ اور جب رونا خوشیوں میں تبدیل ہو جائے تو
کہتے ہیں ہم پر اللہ کی رحمت ہو گئی ہے۔
جب حضور ہر جہان کے لئے رحمت بن کر آئے تو یہ اعتراض
بالکل ختم ہو جاتا ہے کہ حضور نفع دیتے ہیں یا نہیں؟



سرکار مدینہ سرور سینہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا
رحمت بن کر آئے ہیں اور سب جانتے ہیں رحمت نفع ہی نفع
ہے۔
ہمارے آقا تمام جہانوں اور تمام عالمین کیلئے رحمت ہیں
ایک جہان یہ دنیا ہے، تو دنیا میں بھی سرکار رحمت ہیں
ایک جہان قبر ہے، قبر میں بھی سرکار رحمت ہیں
ایک جہان حشر ہے، حشر میں بھی سرکار رحمت ہیں
جب رحمت ہو تو نقصان کیا ہو سکتا ہے۔
اگر آیۂ کریمہ پر غور کریں تو اعتراض ختم ہو جاتا ہے۔

## محبوب کے دربار پر آجاؤ

حضرت گرامی! ابن کثیر میں ایک روایت ہے کہ
ایک آدمی قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا جب وہ اس آیت کریمہ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ
پر پہنچا تو اس نے قرآن کو بند کیا اور غلاف میں لپیٹ کر رکھ
دیا،
اس نے سوچا کہ قرآن پاک میں یہ بات ہے کہ اگر اپنی جانوں پر
ظلم کر لو تو میرے محبوب کے دربار پر آ جاؤ۔
میرے محبوب کے آستانہ پر آ جاؤ،

کسی نے خوب کہا !

جو بھی مانگو حضور دیتے ہیں
مانگو مانگو ضرور دیتے ہیں ،

میرے آقا رحمتِ عالم ہیں آپ منگتے کو عطا کرتے ہیں ۔

اعلحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

آیت پڑھ کر اس شخص نے نیت کر لی اور بارگاہِ رسالت میں چل پڑا ،
اس بارگاہ کی طرف چلا جہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں گیا
کیونکہ آقا کی شان ہے ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

الانبیاء ١٠٧

آقا تو سراپا رحمت ہیں۔
آقا ﷺ تو کریم ہیں ،
آقا ﷺ تو رحیم ہیں



وہ مدینہ شریف میں پہنچا ، شہرِ محبوب میں پہنچا

ہے جنت سے بڑھ کر فضائے مدینہ
پیامِ شفا ہے ہوائے مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

آقا کی بارگاہ میں گیا ، گڑگڑا کر رویا ،
عرض کی ! آقا ﷺ گنہگار ہوں ، میں جرم لے کر آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں ، سرکار میں ہلاک ہو گیا ہوں ،
آقا آپ رؤف ہیں ،
آقا آپ رحیم ہیں ،
مولا آپ کریم ہیں ،
سرکار کرم فرما دیجئے ،

کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہ
تمہارا ہوں ، تمہارا ہوں تمہارا یا رسول اللہ

آقا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں
کرم فرمائیں میں حاضر ہوں

حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ اقدس سے
آواز آئی
اے میری بارگاہ میں آنے والے جاؤ تمہیں تمہارے گناہوں
کی معافی مِل گئی، کیونکہ حضور کی شان ہے

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ،

## سرکار کی رحمت

حضرات گرامی! میرے آقا تو کرم فرمانے والے ہیں
آپ ہمارے لئے غاروں میں روتے ہیں،
معراج پر جانے لگے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے،
جبریل نے عرض کی، یا رسول اللہ یہ تو خوشی کا موقع ہے
آپ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں تشریف لے جارہے ہیں،
آپ نے فرمایا! اے جبریل مجھے اپنی گنہگار اُمت کی یاد آگئی
ہے آپ اپنی گنہگار اُمت کے لئے دعا فرماتے ہیں.
اللہ تعالےٰ نے فرمایا!

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

اے حبیب میں آپ کو اتنا عطا کروں گا کہ آپ راضی ہو جائیں،



## نبی کی رضا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی یا اللہ میں اُس وقت تک
راضی نہ ہوں گا جب تک میری اُمت کا ایک گنہگار بھی جنت
میں نہ چلا جائے،
یہاں میں ایک بات عرض کرتا چلوں اللہ تعالےٰ نے آپکو
رؤف و رحیم بنا کر بھیجا،

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ
سورۃ توبہ ۱۲۸

اللہ نے فرمایا! میرا محبوب اُمتیوں کا حریص ہے، رؤف ہے
رحیم ہے
حضرات گرامی! ماں اپنے بیٹے کی حریص ہے عام مشاہدہ
ہے کہ بیٹا خواہ بدمعاش ہو، غلط کام کرتا ہو، جرم کرتا ہو
لیکن ماں اپنے بیٹے پر رحمت کرتی ہے،
جرم بیٹا کرتا ہے معافی ماں مانگتی پھرتی ہے، ماں اپنے
بچے کو کانٹا نہیں چبھنے دیتی،
بچے کے آرام کا خیال رکھتی ہے، خود بھوکی رہ کر بچوں
کو کھلاتی ہے کیونکہ وہ بچے کی محبت میں حریص ہے
میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے اُمتی کے ساتھ بہتر ۷۲ ماؤں سے زیادہ محبت ہے

حضور کی رحمت کا کیا پوچھتے ہو ،
آپ تو رحمت ہی رحمت ہیں ،
آپ دن کو اُمت کے لئے رو رہے ہیں ،
آپ رات کو اُمت کے لئے رو رہے ہیں
آپ مکہ میں اُمت کے لئے رو رہے ہیں،
آپ مدینہ میں اُمت کے لئے رو رہے ہیں،
آپ اقصیٰ میں اُمت کے لئے رو رہے ہیں،
آپ فرش پر اُمت کے لئے رو رہے ہیں ،
آپ عرش پر اُمت کے لئے رو رہے ہیں ،
ہر جگہ ہر مقام پر آقائے دو جہاں کو اُمت کی یاد ستاتی ہے
یہ نبی کیسا نبی ہے ،

وہ نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیا ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

## رحمت ہی رحمت

ہمارے آقا رحمت ہی رحمت ہیں ،
ہمارے آقا عالمین کے لئے رحمت ہیں،



آپ انسانوں کے لئے بھی رحمت ہیں،
آپ جانوروں کے لئے بھی رحمت ہیں ،

## جانوروں پر رحمت

عزیزانِ من ! ایک بھیڑیا امام الانبیاء کی بارگاہ میں حاضر ہوا عرض کی ! یا رسول اللہ میں کافی دنوں سے بھوکا ہوں میں نے شکار کرنا اس لئے ترک کر رکھا ہے کہ چرواہے مسلمان ہیں، سرکار یہ آپ کے غلام ہیں، کہیں شکار کرنے سے آپ ناراض نہ ہو جائیں ۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چرواہوں کو بلایا اور فرمایا اے میرے صحابہ ! بھیڑیئے کو کچھ کھانے کو دو
صحابہ نے عرض کی ! یا رسول اللہ آپ حکم دیں تو حاضر ہیں اگر فیصلہ ہم نے کرنا ہے تو ہم اجازت دیتے ہیں کہ یہ شکار کر سکتا ہے۔
حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیڑیئے کو حکم دیا کہ ہم تجھے اجازت دیتے ہیں کہ تو شکار کر سکتا ہے

ہر ایک پہ رحمت ہے سرکارِ دو عالم کی

حضرات گرامی ! آپ غور فرمائیں کہ جانور حضور کا احترام کرتے ہیں مگر کچھ پاکستانی جانور حضور کو رحمت ہی نہیں مانتے

## اونٹ پر رحمت

حضرات گرامی! ایک مرتبہ ایک اونٹ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ میرا مالک مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے اور کھانے کو چارہ کم دیتا ہے، اتنے میں اونٹ کا مالک بھی حاضر ہو گیا،

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تمہارا اونٹ تمہاری شکایت کر رہا ہے،

ماہی سُنن والا اے ہزاراں دیاں بولیاں

چنانچہ جانور کے مالک نے چارہ بڑھانے کا وعدہ کیا، تو بات ظاہر ہوئی کہ حضور جانوروں کے لئے بھی رحمت ہیں،

## چڑیا پر رحمت

حضرات! ایک چڑیا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اپنی زبان میں چوں چوں کر رہی ہے،

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چڑیا کی پکار سن کر اپنے ایک صحابی کو بلایا اور فرمایا تم درخت کاٹنے لگے ہو

صحابی نے عرض! جی ہاں یا رسول اللہ



آپ نے فرمایا تم درخت مت کاٹو کیونکہ یہ چڑیا عرض کر رہی ہے کہ یارسول اللہ آپ کا غلام یہ درخت کاٹنے لگا ہے اوپر میرا گھونسلہ ہے میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں، جب یہ ذرا بڑے ہوں تو یہ درخت کاٹے۔ سرکار آپ رحمتِ عالم ہیں آپ مجھ پر رحمت فرمائیں

## دلائل النبوت کی حدیث

حضرات گرامی دلائل النبوت میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے ایک مرتبہ حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو غلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اتنے میں!

ایک شخص سات کھجوریں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اپنا ہاتھ کھجوروں پر رکھا فرمایا کھاؤ! صحابہ کہتے ہیں ہم نے پچاس پچاس کھجوریں کھا لیں آقا نے ہاتھ اٹھایا تو سات کھجوریں پوری تھیں،

اگر حدیث شریف نہ ہو تو میں اپنی زبان کٹوا لوں گا ورنہ اپنا کہوں گا کہ اپنے گندے عقیدہ سے توبہ کر کے حضور کے سچے غلام بن جاؤ

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

# آقا کی برکات

ارے حضور کی تو رحمت کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے، آقا کی برکات میں ہزاروں روایات موجود ہیں،
میرے آقا گھی میں ہاتھ ڈال دیں تو گھی ختم نہ ہو، ایک مرتبہ صحابیہ نے تمام گھی نچوڑ لیا تو ختم ہو،
سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا! اگر سارا گھی ایک مرتبہ ہی نہ نچوڑتی تو گھی کبھی ختم نہ ہوتا،

# سرکار کا معجزہ

ایک مرتبہ ایک صحابی نے دعوت کی، صحابی نے دنبے کا گوشت پکایا،
آقا نے فرمایا! دنبے کا بازو والا حصہ یعنی دستی لاؤ صحابی نے پیش کر دیا،
آقا نے فرمایا! اور لاؤ۔
صحابی نے دوسرا حصہ بھی پیش کر دیا،
سرکار نے فرمایا! اور لاؤ،
صحابی نے عرض کی سرکار دنبے کے دو ہی حصے ہوتے ہیں وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے تھے،



سرکار نے فرمایا! اگر تم جاکر نکالتے تو میں جتنی بار کہتا اتنے ہی نکلتے،
عزیزان گرامی!
وہ شخص آقا کی عظمت کو کیا جانے جس کے دل میں منافقت ہو۔
میرے آقا رحمت عالم ہیں، آپ غار میں تشریف لیجاتے ہیں اور ہمارے لئے غار روتے رہیں، یا اللہ میری امت کو بخش دے،

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ،

الانبیاء

# لمحہ فکریہ

حضرات گرامی!
میں تمام مکاتب فکر کے علما کو لمحہ فکریہ دیتا ہوں آؤ! اس عقیدے کو چھوڑ دو جس میں حضور کی توہین ہو ختم کر دو اس گندے عقیدے کی تبلیغ کو جس میں اہانت مصطفیٰ ہو
حضرات گرامی! جب بندہ قبر میں جاتا ہے سب رشتہ دار اسے چھوڑ جاتے ہیں،
بچے کہتے ہیں ہم یتیم ہو گئے۔

بیوی کہتی ہے میں بیوہ ہو گئی ہوں
بھائی کہتا ہے میرا بھائی مجھ سے جدا ہو گیا،
بہن کہتی ہے بھائی چلا گیا
ماں سمجھتی ہے بیٹا چلا گیا
پھر چند دن سوگ میں گذرتے ہیں اسکے بعد زندگی معمول کے مطابق ہو جاتی،
کوئی خوشیاں ترک نہیں کرتا ہر کوئی چھوڑ دیتا ہے

# جب سب چھوڑ دیں

عزیزانِ من! میں عرض کر رہا تھا سب چھوڑ جاتے ہیں ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے سب چھوڑ کر چلے جاتے تو آقائے دو عالم، رحمتِ عالم، رؤف و رحیم، مدنی تاجدار سب کے غمگسار تشریف لے آتے ہیں، آپ ہر قبر میں تشریف لاتے ہیں،
قبر میں سوال ہوتا ہے، تمہارا رب کون ہے
دوسرا سوال ہوتا ہے تمہارا مذہب کون ہے
تیسرا سوال ہوتا ہے تمہارا نبی کون ہے اور اس شخصیت کو جانتے ہو؟
آقا قبر میں اس لئے تشریف لاتے ہیں، کہ آپ کے غلام کی



پریشانی ختم ہو جائے،

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
سورۃ الانبیاء

جب آدمی آقا کا غلام ہو جائے تو اس جہان میں بھی کرم ہوتا ہے قبر میں بھی کرم ہوتا ہے۔

# حشر میں رحمت

حشر میں بھی جب سوال ہوگا، جب حساب کتاب ہوگا ہر طبقے سے سوال ہوگا،
سب سے حساب لیا جائے گا، غلط کام کیوں کئے حرام کیوں کھایا،
ناجائز مال کیوں کھایا،
علماء سے سوال ہوگا، مسجد کا کتنا سریا گھر کو لگایا، مسجد کا کتنا سیمنٹ چوری کیا، یہ ہنسنے کی بات نہیں مولویوں سے ضرور پوچھا جائیگا، لیکن کم پوچھ گچھ ہوگی کیونکہ عام آدمی بڑی آسانی سے حرام مال کھا لیتا ہے، مولوی کیلئے مشکل ہے مولوی کیلئے سخت ڈیوٹی ہے۔
حافظ کو دیکھیں، صبح فجر سے پہلے اٹھتا ہے۔

ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے، اور پچاس بچوں کو پڑھاتا ہے۔

آئیں حدیث شریف سنیں،

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے۔

میں اپنی قوم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنے علماء کی قدر نہیں کرتے علماء کی عزت نہیں کرتے،
بھولے بھالے لوگ جعلی پیروں اور فراڈ بازوں کے ہاتھ پاؤں چومتے رہتے ہو،
دوسرے فرقوں کے لوگ بھی ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ان کے پیر، اور مولوی ایسے ویسے ہیں،
اللہ تعالے ہم سب کو اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے پیارے آقا کے دامنِ رحمت سے وابستہ فرمائے،

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْن



# اختیاراتِ مصطفیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ وَالشّٰکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا　یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ　خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کن اِمداد کن از بحرِ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا
گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما
بگرداب بلا افتاد کشتی　مدد کن یا معین الدین چشتی

حضرتِ شیر محمد آفتابِ علم و دیں، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا، ناقصوں پہ ہو کرم بحرِ محمد مصطفیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

ہمارا عقیدہ تو یہ ہے ۔

مانگو مانگو حضور دیتے ہیں
جو بھی مانگو ضرور دیتے ہیں

حضراتِ محترم !
آئیں سرکار کی حدیث شریف پیش کروں ،
حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

**وَاللّٰہُ یُعْطِی وَاَنَا قَاسِمٌ**

اللہ مجھے دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں ،

ایک مثال سنیں کہ حاجی صاحب ایک دیگ چاولوں کی پکاتے ہیں ، اور میری ڈیوٹی لگاتے ہیں کہ شاہ صاحب آپ تقسیم کریں ، میں چاول تقسیم کرتا ہوں ، تو سب میرے پاس ہی آئیں گے کہ جناب مجھے بھی چاول دیں ، مجھے بھی دیں ،
اور اگر کوئی حاجی صاحب کے پاس چلا جائے کہ حاجی صاحب آپ نے چاول پکوائے ہیں مجھے بھی دیں ،



، حاجی صاحب کہیں گے تم پاگل ہو گئے ہو ، چاول میں نے پکوائے ضرور ہیں ، لیکن اگر تم نے چاول لینے ہیں تو شاہ صاحب کے پاس جاؤ کیونکہ چاول تقسیم کرنا شاہ صاحب کا کام ہے ۔
حضور فرماتے ہیں

**وَاللّٰہُ یُعْطِی وَاَنَا قَاسِمٌ**

تقسیم میں کرتا ہوں اگر جس کو بھی کچھ چاہیے
وہ آقا کے در سے ملے گا ،
مانگو مانگو حضور دیتے ہیں ،

## نبی حاکم ہے ،

اللہ فرماتا ہے کہ میرا نبی حاکم ہے ۔
دیکھیں کہ تمام ستارے روشن ہیں
ستارے منور ہیں
ستارے چمکتے ہیں
ستارے حسن رکھتے ہیں
ستارے جمال رکھتے ہیں
لیکن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ستاروں کی کوئی اہمیت نہیں ضرورت نہیں ،

فرمایا اے حبیب تمام انبیاء ستارے ہیں اور جب
تم آجاؤ سراجاً منیرا تو کسی ستارے کی ضرورت
نہیں ،

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی
خلق سے اولیا اولیا سے رسل
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک و مختار بنایا ہے، چنانچہ
تمام اختیارات میرے آقا علیہ السلام کو عطا ہوئے ہیں کہ حضور
جو چاہیں وہ ہوجائے خواہ ناممکن ہے

## اگر عیسائی سے بات ہو

عزیزان گرامی :۔
اگر وہابی دیوبندی کی بات عیسائی سے ہو
اور اس سے کہیں کہ تم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجاؤ
وہ کہے کہ آپ کا قرآن کہتا ہے ہمارے نبی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے کیا یہ کمال تمہارے
نبی میں بھی تھا،
یہ جواب دیں نہیں ؟



ہمارا نبی تو مکھی کا پر نہیں بنا سکتا، پھر بھی آپ کلمہ پڑھلیں
عیسائی کہے! آپ کا قرآن بتاتا ہے کہ ہمارے نبی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام غیب کی خبریں دیتے تھے،
کیا آپ کے نبی بھی غیب کی خبریں دیتے ہیں ؟
وہابی دیوبندی جواب دیں! نہیں ہمارے نبی کو تو دیوار کے
پیچھے کا علم نہیں،
پھر بھی آپ کلمہ پڑھیں،
عیسائی کہے! مولوی صاحب آپ کا قرآن بتاتا ہے کہ ہمارے
نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریضوں کو شفا دیتے تھے،
مولوی کہے! ہمارا نبی تو بے اختیار ہے،
پھر بھی آپ کلمہ پڑھیں،
حضرات ایمان کی سلامتی سے بتائیں کہ کیا عیسائی
کلمہ پڑھ لے گا،
لعنت ہے ایسے مذہب پر، یہ کہ ایک عیسائی کو کلمہ نہیں پڑھا
سکتے

## حضور کے اختیارات

حضرات گرامی حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اختیارات کے بیان کے لئے الفاظ نہیں لائے جاسکتے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت جابر رضی اللہ عنہ
حاضر ہوتے ہیں ،
جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کی سرکار دعوت قبول فرمالیں ، حضور
نے دعوت قبول فرمالی ،
حضرت جابر گھر آئے اور بکری ذبح کی ، جب حضرت جابر نے
بکری ذبح کی تو ان کے دونوں بیٹے یہ فعل دیکھ رہے تھے
جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تشریف لے گئے تو
آپ کے ایک بیٹے نے دوسرے کو لٹایا اور کہا آؤ میں تمہیں
بتاؤں کہ ابا جان نے بکری کیسے ذبح کی ،
ایک لڑکے نے دوسرے کو لٹایا اور چھری لے کر دوسرے
کو ذبح کر دیا ، جب دیکھا کہ بھائی قتل ہوگیا ہے تو ڈر کر گھر
کی چھت پر سے چھلانگ لگادی اور جاں بحق ہوگیا ،

## غم یا خوشی کریں

جب حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ گھر لوٹے تو دیکھا
کہ ان کی دنیا اجڑ چکی تھی ،
آپ کے ایک بیٹے کی گردن کٹی ہوئی تھی ، اور دوسرے کا
مردہ جسم صحن میں پڑا تھا ،
اہل دل غور فرمائیں کہ اس باپ کا کیا حال ہوگا جو اپنی کل



کمائی لٹا چکا ہو ۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیوی سے مشورہ کیا کہ اب کیا کریں
ایک طرف بیٹوں کی موت کا غم ہے ۔
دوسری طرف آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف
لانے کی خوشی ہے ،
اور پھر یہ سوچ کر کہ ہم شاید آقا و مولا کی دعوت نہ کر سکیں لیکن
بیٹے تو حضور علیہ السلام کا صدقہ مل جائیں گے لہذا حضور کی آمد
کی خوشی کرتے ہیں ،
حضرت جابر نے بیٹوں کی لاش پر کپڑا ڈال دیا اور کھانا تیار
کر لیا ،
آپ کی بیوی نے کہا ! یا جابر جائیں اور حضور علیہ السلام
کو لے آئیں ،

## جبریلؑ کی آمد

ادھر حضرت جابر گھر سے روانہ ہوگئے اُدھر سے
حضرت جبریل سدرہ چھوڑ کر روانہ ہو گئے ،
حضرت جبریل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر
ہو گئے
جبریل نے کہا ! یا رسول اللہ ، آپ کی شان وما ارسلنک

الّا رحمۃً للعالمین،
یارسول اللہ آپ کی وجہ سے غم خوشی میں بدل جاتے ہیں،
پریشانی سکون میں بدل جاتی ہے،
رونا ہنسی میں بدل جاتا ہے۔
آپ جائیں اور کسی کے دل روتے ہوں مناسب نہیں لہٰذا آپ حضرت جابر کے بچوں کو اشارہ کریں گے اور وہ زندہ ہو جائیں گے،

## جابرؓ کے گھر تشریف آوری

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچے اور گھر چلنے کی درخواست کی
تاجدارِ انبیاء،
شبِ اسریٰ کا دولہا،
حبیبِ کبریا،
شافعِ روزِ جزا
محبوبِ ربِّ العلےٰ
حضرت محمد مصطفےٰ خرامِ ناز سے چلتے ہوئے حضرت جابر کے گھر تشریف لے گئے



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہو گئے،
آپ نے فرمایا اے جابر؟
جابر نے عرض کی! جی میرے آقا؟
فرمایا! اپنے بچوں کو بلاؤ۔
جابر نے عرض کی سرکار آپ کھانا تناول فرمائیں وہ آجاتے ہیں،
حضور نے فرمایا! نہیں جابرؓ میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تمہارے بیٹے نہ آجائیں،

## جابر کے آنسو

جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ارشاد فرمادیا کہ ہم تمہارے بچوں کے ساتھ کھانا کھائیں گے تو حضرت جابر کے وہ رکے ہوئے آنسو بے ساختہ بہہ نکلے اور پھر جو واقعہ ان کے بچوں کے ساتھ وقوع پذیر ہو چکا تھا بیان کردیا،
آپ نے فرمایا! جابر بچوں کی لاشیں لاؤ،
میرے آقا نے لاشوں کی طرف اشارہ کیا تو حضرت جابر کے دونوں بیٹے زندہ ہو گئے
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى سورۃ الضحیٰ

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم مٹا دیئے ہیں ،

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ، اللہ نے فرمایا ! آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنکر آئے ہیں ، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ جابر کے گھر جائیں اور جابر کا اور ان کی بیوی کا دِل رو رہا ہو؟
اے محبوب آپ تو روتوں کو ہنسانے کے لئے آئے ہیں ،
پریشان لوگوں کو سکون عطا فرمانے والے ہیں ،
آپ بے بسوں کا آسرا ہیں ،
اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے خوب فرمایا ہے

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم مٹا دیئے ہیں

ہر دکھیے دے ہر مارٹے دے درد ونڈاون والا
اِک اشارے تھیں بچے زندہ فرماوَن والا



## ہمارا عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے ،

حضراتِ گرامی ! الحمدللہ ہمارا عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے ،
میں اپنا عقیدہ قرآن وحدیث سے بیان کرتا ہوں
ہم قائل ہیں آقا کی اِمداد کے
حضور کو مشکل کشا مانتے ہیں ،
ہم حضور کو حاجت روا مانتے ہیں

ہم تو قائل ہیں آقا کی اِمداد کے
اور مشکل کشا ہیں اُنہیں جانتے
کملی والے کی جو نظر چاہیے
سارے حالات اِک دن سلجھ جائینگے

محبوب تو انسانوں کی مدد فرماتے ہیں
جانوروں کی مدد فرماتے ہیں
فرشتوں کی مدد فرماتے ہیں
بلکہ کائنات کی جتنی مخلوقات ہیں
اُن سب کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشکل کشائی فرماتے ہیں

ہمارا عقیدہ ہے

مانگیں گے سرکار کے در سے مانگیں گے
نبیوں کے سردار کے در سے مانگیں گے
کملی والا خالق کا شہکار بھی ہے
قاسم بھی ہے غنی بھی ہے مختار بھی ہے

## حضرت سفینہ کا واقعہ

حضرت سفینہؓ جنگل میں جا رہے تھے، راستے میں ایک شیر آگیا،
شیر حملہ آور ہونے لگا تو حضرت سفینہ نے فرمایا اے شیر خبردار مجھ پہ حملہ نہ کرنا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں،
شیر نے آقا کا نام سنا تو کتے کی طرح دم ہلاتا ہوا حضرت سفینہ کے قدموں میں آگیا،

## کلمہ مکمل پڑھا جائے

ایک دوسرے ملاں جی کہنے لگے شاہ صاحب دعا کریں



کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے اور مرتے وقت کلمہ نصیب ہو جائے،
میں نے پوچھا ! پھر کیا ہوگا ؟
اس نے کہا ! اگر مرتے وقت کلمہ شریف، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیا جائے تو جنت میں جائیں گے
میں نے پوچھا ! صرف کلمہ پڑھنے سے،
اس نے کہا ! ہاں
میں نے کہا ! اگر محمد رسول اللہ نہ پڑھا جائے،
اس نے کہا ! اگر محمد رسول اللہ نہ پڑھا جائے تو نجات ممکن نہیں،
میں نے کہا ! بیوقوفو ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ حضور مشکل کشا ہیں جس کا نام مبارک بخشش کے لئے کافی ہے اس کی ذات کی برکت کا کیا اندازہ کر سکتے ہو،

## قتادہؓ کی آنکھ

حضرات محترم ! آقا کے اختیارات کا خوبصورت واقعہ سماعت فرمائیں،
اگر حدیث شریف نہ ہو تو میں زبان کٹواتا ہوں،
اور اگر حدیث شریف ہو تو اپنے باطل عقیدہ سے توبہ کرو، اور اہلسنت کے پاکیزہ عقیدہ کو اختیار کرو جو حدیث کے مطابق ہے

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنگ میں شریک
تھے کہ دورانِ جنگ آنکھ میں تیر آلگا ،
آنکھ پھوٹ گئی ،
حضرت قتادہؓ نے آنکھ کو ہاتھ پر رکھا ، اور حضور رسالتمآب
کی خدمت میں حاضر ہو گئے
اصولاً حضرت قتادہ کو چاہیئے تھا کہ کسی ڈاکٹر کے پاس جاتے
لیکن صحابہ کا عقیدہ تھا کہ جب بھی کوئی مشکل آتی تو حضور کے
پاس حاضر ہوتے
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میں آنکھ
ٹھیک کروانے آیا ہوں ،
دریائے رحمت جوش میں آیا ،
آپ نے فرمایا ! قتادہؓ آنکھ چاہیے یا جنت ؟
عرض کی آقا آنکھ میں نے مانگی ہے جنت آپ عطا فرمادیں ؟
آپ نے فرمایا ! اچھا دونوں دے دیں ،
پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت قتادہ کی آنکھ پر ہاتھ
پھیرا تو آنکھ درست ہو گئی

اکھ منگی قتادہ نے تے جنت وی مل سی
مل جاندا اے کجھ ہور وی غم خوار توں منگدے

اور جو آقا سے نہیں مانگتے وہ ہمیشہ ہی بدبخت رہتے ہیں



اوہناں نوں کدی کجھ وی ناں اللہ توں ایں ملنا
صائم جو نہیں قاسم و مختار تو منگدے

ارے ہمارے آقا کے دربار میں کس چیز کی کمی ہے ،

کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی میں

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لعابِ دہن مبارک
آنکھ پر لگایا اور آنکھ والی جگہ آنکھ لگادی ،
اور حضرت قتادہ کی آنکھ ایسے ہو گئی جیسے کبھی زخم بھی نہ ہوا ہو
بلکہ پھر آقا نے فرمایا ! اے قتادہؓ آنکھ بھی لے لو اور جنت کی بشارت
بھی دی ،

کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی میں

اب آپ دیکھیں کہ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے
کہ جناب مجھے ایک مرلہ زمین چاہیے ،
میں کہتا ہوں کہ ایک مرلے کی بجائے میں تم کو مربعہ زمین
دیتا ہوں ،
وہ شخص پٹواری کے پاس جائے اور کہے مجھے زمین کے
کاغذات دے دو ، کیونکہ شبیر شاہ صاحب نے مجھے ایک

وہ کہے کہ تم پاگل ہو گئے ہو اُن کے پاس ذرا سی
بھی زمین بھی نہیں ہے تمہیں کیونکر دے سکتے ہیں،
وہ آئے اور کہے شاہ جی میں آپ کو بہت اچھا آدمی سمجھتا
ہوں،
میں نے سنا تھا کہ شاہ صاحب بڑے شعلہ نوا خطیب ہیں
آپ سچ بولتے ہیں
جھوٹ سے نفرت کرتے ہیں
آپ غلط بیانی نہیں کرتے
آپ سید زادے ہیں
لیکن آپ نے میرے ساتھ کیا کیا؟
جب آپ کے پاس ایک مرلہ بھی جگہ نہیں تھی تو مجھے ایک
مرلعہ زمین کیسے دی؟
تو مثال یہ تھی کہ میں تب ہی کوئی چیز دے سکتا ہوں،
جس کا مالک و مختار ہوں،
میرے رسول نے آنکھ بھی عطا فرمائی اور جنت بھی اب ان
ملاؤں سے پوچھیں گے کہ کیا حضرت قتادہ جنتی ہیں یا نہیں
مولوی کہے گا! کہ جنتی ہیں،
توپھر یہ بھی مانو، کہ میرے آقا جب چاہیں جنت عطا فرمادیں
معلوم ہوا کہ میرے آقا مالک بھی ہیں مختار بھی ہیں،
حضور علیہ السلام نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا



اور عشرہ مبشرہ سے فرمایا
صدیق فی الجنۃ
عثمان فی الجنۃ
فاروق فی الجنۃ
علی فی الجنۃ
طلحہ فی الجنۃ
زبیر فی الجنۃ
ابوعبیدہ فی الجنۃ
سعد فی الجنۃ
سعید فی الجنۃ
اُرے میرا نبی تو زمین پر بیٹھ کر جنت تقسیم کر رہا ہے۔
اور ساری کائنات آقا کی مطیع ہے
آپ کے فرمان پر پتھر بھی کلمہ پڑھتے ہیں،

ایہہ پتھراں نوں کلمے پڑھا جان دا اے
ایہہ سکیاں گھوراں اُگا جان دا اے
ایہہ گونگیاں تھیں گلاں کرا جان دا اے
ایہہ ان بولیاں نوں بلا جان دا اے

ارے میرے آقا کے دربار سے ہر شے ملتی ہے

ارے میرے آقا کے دربار سے ساری دنیا ملتی ہے

تو حقیقت ہے قرآن کی یا نبی
تو ہے تنویر یزداں کی یا نبی
میزبانِ دو عالم تری ذات ہے
خلق صورت ہے مہماں کی یا نبی

اگر میں محبوب خدا کے اختیارات کے واقعات اگر بیان کرنے لگوں تو ہزاروں دن گزر جائیں گے لیکن وہ تمام واقعات بیان نہیں ہو سکیں گے

## لعابِ رسول

ارے میرے آقا کے لعابِ پاک کی برکت سے حضرت مولا علی شیرِ خدا کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں اگر اختیار نہ ہوتا تو آنکھیں کیسے درست ہو سکتی تھیں،

## لعاب کا کمال

ارے میرا نبی اگر لعابِ دہن کھاری چشمے میں ڈال دے



تو چشمہ میٹھا ہو جائے،

مولوی اگر اپنا تھوک پانی میں ڈال دے تو اس کی بیوی اس سے طلاق لے لے

آج یہ مولوی ہم پر فتویٰ لگاتے ہیں کہ بریلوی حضور کی شان بڑھاتے ہیں اور بے ایمان ہیں،

میں کہتا ہوں او ذلیل اپنے منہ کو لگام دو تم کو شرم آنی چاہیے کہ رسول کا ذکر تو اللہ تعالیٰ بلند کر رہا ہے اور تم نے کسی کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

نشیات فروشوں کے خلاف آواز اٹھاؤ،
بے حیائی کے خلاف آواز اٹھاؤ
ڈاکہ زنی کے خلاف آواز اٹھاؤ،
ٹیلی ویژن میں بے حیائی کے خلاف آواز اٹھاؤ

لیکن تم ایسے بے حیا ہو کہ جب بات کرو گے حضور کے غلاموں کے خلاف بات کرو گے،

## کفار کے ساتھ رابطہ

کفار کے ساتھ رابطہ تمہارا ہے
امریکہ کے ساتھ رابطہ تمہارا ہے۔
مشرکین اور کفار کے ساتھ رابطہ تمہارا ہے۔

یہودیوں کو تم پیشوا سمجھتے ہو
لیکن نبی کے غلاموں کو، سُنی مسلمان کو مشرک کہتے ہو
کافر کہتے ہو

## ہم سوادِ اعظم

الحمدُ لِلّٰہ پاکستان میں سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت ہے۔ اور اگر پاکستان سے اہلِ سنّت نکل جائیں تو چند لوگ ہی تھایا رہیں گے،
ہماری ہر بات پر فتویٰ لگاتے ہو،
مثلاً لڑکا رنگ لے کر آرہا ہو
مولوی پوچھے! بیٹے کس کے ہو؟
وہ کہے گھر میں چاول پک رہے ہیں ان میں ڈالنا ہے
مولوی کہے! بے ایمان ہو گئے ہو،
اب آپ خود بتائیں کہ کیا چاولوں میں رنگ ڈالنے سے بھی کبھی آدمی بے ایمان ہوا ہے۔
اُنہوں نے تو گردان یاد کی ہے
کافر، کافر، کافر، کافر
ارے ملک میں لاتعداد برائیاں ہیں ان کو دور کرو کہ میلاد کروایا کافر ہو گئے



نعت پڑھ لی تو کافر،
درود پڑھ لیا تو کافر
ختم شریف پہ قرآن پڑھ لیا تو کافر؟
سمجھ نہیں آتا یہ اِنسان ہیں یا کافر بنانے کی مشین

## ایک واقعہ

ہمارے حافظ آباد میں رات ایک بجے بھی ہمیں آرام کرنے نہیں دیتے
وہ ایک وہابی مولوی ہے اسپیکر کھول لیتا ہے،
حضراتِ محترم! آج میں آپ کو تازہ کبت سناؤں گا؟

نبی وڈا بھرا بندا قرآن فرماوندا اے
اوہو بندہ کافر ہندا جہڑا ختم کھاندا اے
بے ایمان وڈا اوہو جو میلاد مناندا اے

میں نے کہا فِٹے منہ تمہارا، تمہیں آدھی رات کو کافر بنانے کے علاوہ کوئی کام نہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ بے ایمان اور بدعقیدہ لوگوں سے بچائے آمین۔ وما علینا الا البلاغ المبین

# شانِ اهلبیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ خُذْ يَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن اَز بحرِ غم آزاد کُن
دَر دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبدالقادرا

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خُدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگرداب بلا اُفتاد کشتی مدد کُن یا مُعین الدین چشتی

حضرتِ شیر محمد آفتاب علم و دیں ، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا ، ناقصوں پر ہو کرم بحرِ محمد مصطفےٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا



" وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا "

سورۃ آل عمران - ۱۰۳

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حُسینؑ دیں پناہ است حُسینؑ
سَر داد نہ داد دست در دست یزید
حقّا کہ بناء لَا اِلٰہ اَست حُسینؑ

حضراتِ محترم! ھم سب حُسینی ہیں اور آل پاک کا ذکر کرنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں، جو حُسینی ہیں خاموش ہو جائیں اور جو یزیدی ہیں وہ شور ڈال لیں۔

آقا حسینؑ آپ کی عظمت و شان پر قربان! بڑے بڑے شہ زور بیٹے پیدا ہوئے لیکن علیؑ کے لال جیسا کوئی نہ ہو گا

اِمام حسینؑ آپ کے نثار کہ آپ نے سرِ اقدس دے دیا لیکن یزید کے ہاتھوں میں ہاتھ نہ دیا

اِمام نے فرمایا عباس داد
ابوبکر داد ، مُسلم داد

محمد داد ، ابراہیم داد
عمر داد ، عثمان داد
حر داد ، علی اکبر داد
قاسم داد ، عون ومحمد داد
علی اصغر داد ، سر داد

سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بناء لا الہ است حسینؑ

نہایت ہی واجب الاحترام علمائے کرام ، نعت خوانانِ شیریں بیان دیگر مسلک حق اہلسنت رکھنے والے دوستو اور بھائیو عزیزانِ گرامی ! توجہ فرمائیں " تقریر بلا تمہید شروع چند الفاظ میں نے تلاوت کئے ہیں " اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَاعتَصِمُوا بِحَبلِ اللہِ جَمِیعًا

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقے فرقے نہ ہو جاؤ

سوال پیدا ہوتا ہے

اللہ کی رسّی کیا ہے ؟ جسے مضبوطی سے پکڑو "

میں اگر کہوں کہ اللہ کی رسی فلاں چیز ہے تو شکوک و شبہات پیدا ہو سکتے ہیں اور مخالفین اعتراض کر سکتے ہیں



اور یہ اُن کا حق ہے کیونکہ اُن کا اپنا عقیدہ ہے اور میرا اپنا عقیدہ ہے "

میں کہتا ہوں اِس چکر میں نہیں پڑتے اِس کی تفسیر وہابی دیوبندی یا سُنی اور شیعہ نہ کریں بلکہ اِس کی تفسیر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھتے ہیں تاکہ کوئی انکار ہی نہ کر سکے

جو اللہ کی رسی کو چھوڑے وہ ظالم ہے اور اللہ رسول اور ملک کا دشمن ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور جو فیصلہ میرا نبی کر دے اُس فیصلے سے جو بھی انکار کرے وہ مسلمان نہیں "

ہم بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں "

اے والضحیٰ کے چہرے والے
واللیل کی زلفوں والے
حٰمٓ میں کے کُنڈل والے
یداللہ کے ہاتھوں والے
الم نشرح کے سینے والے
غاروں میں رونے والے
حلیمہ کی بکریوں کو چرانے والے اور اُمت کی خاطر ساری ساری رات بارگاہِ خدا میں کھڑے ہونے والے "

یارسول اللہ ! قوم گروہ در گروہ تقسیم ہو گئی ہے

آپ فیصلہ فرمائیں کہ اللہ کی رسی کیا ہے ؟
رسول اللہ نے فرمایا !
مسلمانوں میں تم میں ایک قرآن کو چھوڑ کر جا رہا ہوں
اور دوسرے اپنے اہلبیت کو چھوڑ کر جا رہا ہوں ، اگر تم
اِن دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہیں
ہو سکتے

نہ قرآن کو چھوڑنا نہ آل کو چھوڑنا
نہ قرآن سے ہٹنا اور نہ آل سے ہٹنا
اور قرآن پہ عمل کرنا آل کی غلامی کرنا

بلکہ میں تم سے کلمہ پڑھانے کا صلہ یہ مانگ رہا
ہوں کہ میری آل سے پیار اور مودّت کرنا
اور دوسری جگہ میرے آقا نے فرمایا کہ میرے بعد
ابوبکر اور میرے عمر کی اتباع کرنا
تو معلوم ہوا کہ فرمانِ رسول سے یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ
کی رسی ایک قرآن ہے ، دوسرے آلِ رسول اور تیسرے اصحاب
ہیں جو ان تینوں سے یا اِن میں سے کسی ایک سے منہ پھیرتے
ہیں وہ تفرقے کے ذمہ دار ہیں ،

اب غور فرمائیں
کوئی قرآن کا منکر ہے
کوئی آل کا منکر ہے



کوئی اصحاب کا منکر ہے ،
اور یہ صرف ایک واحد مسلک حق اہلسنت ہے جو سب کو
مانتے ہیں ،

اگر قرآن مانیں تو اہلسنّت
اگر آل کو مانیں تو اہلِ سُنّت
اگر اصحاب کو مانیں تو اہلِ سُنّت
اگر ازواج کو مانیں تو اہلِ سُنّت
اگر رسول کو مانیں تو اہلِ سُنّت
اگر خدا کو مانیں تو اہلِ سُنّت

کیونکہ جس نے مدینے کے تاجدار کو صحیح عقیدے سے مان
لیا اُس نے سب کو مان لیا ،
اور ہم نے تو ،

قرآن کو مانا ہے حضور کی وجہ سے
آل کو مانا ہے حضور کی وجہ سے
ازواج کو مانا ہے حضور کی وجہ سے
اصحاب کو مانا ہے حضور کی وجہ سے
اولیاء کو مانا ہے حضور کی وجہ سے

اور جو نبی کا گستاخ ہو جائے وہ پھر
کوئی آل کا منکر بن گیا۔ کوئی اصحاب کا
کوئی قرآن کا منکر بن گیا۔ اور کوئی ازواج کا

فیصل آباد میں کافی جانور ایسے ہیں جو آل کے منکر ہیں
اور جنہوں نے شور ڈالا ہے کہ یزید بڑا اچھا تھا شمر بڑا اچھا تھا
میں نے کہا ! اپنا باپ سب کو اچھا لگتا ہے
ارے یزید کو تو تمام اہلِ ایمان بُرا سمجھتے ہیں
اولیاء یزید پر لعنت ڈالتے ہیں
سُنّی یزید پر لعنت ڈالتے ہیں
ساری دنیا یزید پر لعنت ڈالتی ہے
قطب یزید پر لعنت ڈالتے ہیں
صُوفیاء یزید پر لعنت ڈالتے ہیں
بلکہ رسول اللہ بھی یزید پر لعنت ڈالتے ہیں اور فرشتے
بھی یزید پر لعنت ڈالتے ہیں
کیونکہ حدیث شریف ہے کہ جو سیّدہ پاک کو ایذاء
دے اُس پر فرشتوں کی لعنت ہے"
اور جب اِمام پاک کی شہادت ہو رہی تھی تو کیا اُس وقت
مدینے کے تاجدار کی بیٹی سیّدہ پاک اپنے بیٹے کے گلے پر خنجر
چلانے والوں پر خوش ہو رہی تھیں ؟
نہیں نہیں بلکہ اِس ایذا سے سخت ناراض تھیں" اور پھر
جب قیامت کا دن ہوگا ، سوا نیزے پر سُورج ہوگا حساب وکتاب
کا دِن ہوگا" اور خاتونِ جنّت عرش کا پایا پکڑ کر عرض کریں گی
"اے ربّ العلمین میرے بیٹے کا حساب کرو"



کیا سیّدہ کو ایذا نہ ہُوئی ہو گی کہ جب چالیس بھرے
ہُوئے کجاوے لے جانے والی زینبؓ خالی کجاوں کے ساتھ واپس
آئیں "
کیا سیّدہ کو دُکھ نہ ہُوا ہوگا جب حضرت علی اصغر کے
حلق میں تیر لگا ہوگا "
جب حضرت علی اکبر کی بھر جوانی قربان ہُوئی
جب حضرت عباس کے بازو قلم ہُوئے
جب حضرت قاسم شہید ہُوئے
جب حضرت عون و محمد شہید ہُوئے
جب امامِ عالی مقام کے گلے پر خنجر چلا
جب امام زین العابدین کے گلے طوق ڈالے گئے
کیا امام الانبیاء کو دکھ نہ ہُوا ہوگا
کیا مولا علی خوش ہُوئے ہونگے
کیا سیّدہ پاک خوش ہُوئی ہونگی

## حدیث رسول

حدیثِ پاک ہے کہ جس نے بی بی پاک خاتون جنت
کو ایذا دی اُس اِمام الانبیاء کو ایذا دی اور جس نے
امام الانبیاء کو ایذا دِی اس نے خدا کو ایذا دی اور جس

نے خدا کو ایذا دی اُس پر خدا کی انبیاء کی حضور کی اور فرشتوں پر اللہ کی لعنت ہے

## آل کے دشمن

کہتے ہیں کہ یزید بڑا ہی اچھا تھا۔ میں نے کہا باپ خواہ حرام زادہ ہو لیکن بیٹا اپنے باپ کو جنتی ہی کہے گا

اہلبیت پاک سے بیباکیاں گستاخیاں
لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہلِ بیت

یزید کو جنتی کہنے والے آلِ رسول کے دشمن ہیں۔
میں کہتا ہوں یزید کو اچھا کہتے ہو کہتے رہو۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ سور پہ تکبیر پڑھنے سے سور حلال نہیں ہو جاتا جو کہنا ہے کہتے رہو۔ کیا ہے اگر آج تمہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔
کل روز قیامت تمہیں پتہ چلے گا جب تمہارے گلے میں پھندا ڈال کر دوزخ میں لے جایا جائے گا اور عذابِ عظیم دیا جائے گا۔
ابھی وقت ہے۔



## ابھی وقت ہے

اے نبی کی آل سے دشمنی رکھنے والو! ابھی وقت ہے گستاخیوں کی توبہ کر لو اور امام عالی مقام سے سچے دل محبت کر لو
اگر آج انسان کے بیٹے بن جاؤ گے امام سے پیار کرو گے تو میرے نبی کے منظورِ نظر ہو جاؤ گے۔
دُنیا کا کُتا مت بن۔ بلکہ اپنے مالک سے پیار کرو جو جنت کا مالک اور سردار ہے۔
جس جنت کی تمہیں خواہش ہے وہ اگر ملے گی تو صرف امام کی غلامی میں ملے گی
جو قرآن کو مانے گا وہ آل کو مانے گا
قرآن کو صحیح عقیدہ سے مانے۔ "یہ نہ کہے کہ دس سپارے غائب ہو گئے" "نعوذ باللہ تعالیٰ"
ارے قرآن تو اُن ہاتھوں نے جمع کیا

## یداللہ والے ہاتھ

ارےےے قرآن تو اُن ہاتھوں نے جمع کیا ہے کہ جن

کو سرکارِ دو عالم اپنا ہاتھ کہتے ہیں اور رسول کے
ہاتھ وہ ہیں کہ جن کو اللہ اپنا ہاتھ کہہ رہا ہے"
جو حضرت عثمان پر تنقید کرے وہ رسول اللہ پہ اور
اللہ پہ تنقید کرتا ہے

صاف صاف قرآن دے وچ اوندا، ہتھ نبی دا رب رحمان دا ہتھ
اوسے اپنے ہتھ نوں نبی کہیا، ایہہ ہتھ اے میرے عثمان دا ہتھ
اٹھے پہر سخاوتاں رہوے کردا، مُڑکدا نہیں عثمان سلطان دا ہتھ

جیہڑی ضرب عثمان ول آئے صائمؔ
ڈک لیندا اے نبی ذیشان دا ہتھ

## آل نبی کی شان

تو عزیزانِ مَن میں عرض کر رہا تھا کہ آلِ رسول کی
شان سب سے ورئی الورٰی ہے
ایک واقع عرض کرتا ہوں" حضرت مولا علی شیر خدا
تشریف فرما ہیں" حضرت ابو بکر صدیق تشریف لائے"
کہتے ہیں" اے پیارے علیؓ
مشکل کشا علی، شیر خدا علی



آپ کو مبارک ہو!
حضرت علی فرماتے ہیں! اے نبی کے یار غار پیارے
صدیق کس چیز کی مبارک
حضرت ابو بکر کہتے ہیں! اے علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں وہی جائے گا جسے آپ
ٹکٹ عطا فرمائیں گے

## جنت میں کون جائیگا

اے گھٹیا اور ذلیل لوگو تم آج جس کی اولاد کو باغی کہہ
رہے ہو یاد رکھو کہ جس کو مولا علی سے عداوت ہو گی وہ
جنت میں نہیں جا سکے گا"
حدیث دکھانا میرا کام ہے لیکن منوانا میرا کام نہیں
یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے"
حضرت علیؓ فرماتے ہیں! اے صدیق آپ کو بھی مبارک
ہو"
حضرت ابو بکر صدیق! وہ کس بات کی؟
مولا علی! وہ اِس بات کی اے پیارے صدیق کہ
مجھ سے حضور نے فرمایا ہے کہ میرے صدیق کے دشمن کو
ٹکٹ نہیں دینا

اِس لئے جنّت میں صرف ہم اہلسنّت ہی جا سکیں گے
کیونکہ جنّت کا حقدار صرف وہی ہو گا جو آل کو بھی مانے اور
اصحاب کو بھی مانے

جہدا پنج تن نال پیار نہیئں
اوہدے کلمے دا اعتبار نہیئں

لاکھ نمازیں پڑھے
روزے رکھے
حج کرے ، زکوٰۃ دے
جنّت تبھی مِلے گی جب آلِ رسول اور اصحاب رسول
سے پیار ہو گا
جیسے یہ مُلّاں آلِ رسول سے بغاوت کر کے جنّت
ڈھونڈ رہا ہے ویسے جنّت تو کیا بی بی جنّتے بھی نہیں ملے
گی ۔ اگر عقیدہ رکھنا ہے تو یہ عقیدہ رکھو اس لئے کہ

جہدا پنج تن نال پیار نہیئں
اوہدے کلمے دا اعتبار نہیئں

اہلبیت کی شان تو قرآن پاک بیان کر رہا ہے ۔



اہلبیت کی عظمت و رفعت اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں
اس طرح بیان فرماتا ہے ۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ
اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

ترجمہ ! سورۃ الاحزاب آیت ۳۳
یعنی اے اہلبیت اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے
ہر رجس کو دُور کر کے خوب خوب ستھرا کر دے ۔

## تطہیر کا مطلب

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ معاذ اللہ کیا اہلبیت پہلے
ناپاک تھے ؟
کیونکہ پاک اُسے کیا جاتا ہے جو پہلے ناپاک ہو ۔
اِس کے لئے ایک مثال دیتا ہوں ۔
حضرت آدم علیہ السلام سے کہا گیا کہ اِس درخت کے قریب
نہ جانا ' اور جب لغزش ہوئی اور اُنہیں زمین پر اُتارا گیا اور
ساڑھے تین سو سال توبہ کرتے رہے اور بالآخر اُن کی توبہ
محبوب کے صدقے قبول ہو گئی ۔
تو عزیزانِ من ماننا پڑے گا کہ حضرت آدم علیہ السلام

سے بتقاضائے بشریت لغزش ہوئی لیکن اس لغزش
کے تحت اگر کوئی حضرت آدم علیہ السلام پر تنقید کرے تو
دائرہ اسلام سے خارج ہے

حضراتِ محترم اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ کچھ لوگ بعد میں
ایسے ہوں گے جو اہلبیت پر تنقید کریں گے کہ معاذ اللہ
حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کھجوریں لینے کیلئے
دربار میں گئیں

کوئی حضرت علیؑ پر تنقید کرے گا
کوئی حضرت امام حسنؑ پر تنقید کرے گا
کوئی حضرت امام حسینؑ پر تنقید کرے گا
اللہ تعالیٰ نے فرمادیا

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

ان کو میں نے پاک کردیا ہے
اب اگر کوئی ان پر تنقید کرے تو وہ دائرہ اسلام سے
خارج ہے

جیسے حضرت آدم علیہ السلام پر تنقید کرنے والا کافر ہے
ویسے ہی اہلِ بیتِ اطہار پر تنقید کرنے والا دائرہ اسلام
سے خارج ہے



دلیل ہماری قرآن اور حدیث ہے اور شعر ہمارا
ذوق ہے

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ کا ترجمہ شعر میں پیش کرتا ہوں

حق نے تطہیر کا خلعت ہے سجایا تم کو
اے میرے پاک محمد کے گھرانے والو

## شانِ سیدہ

حضراتِ محترم! حضور سرورِ کائنات نے فرمایا کہ فاطمہؓ
میرے جگر کا ٹکڑا ہے
میں نے عرض کیا تھا کہ دلیل ہماری قرآن اور حدیث
ہے لیکن شعر ہمارا ذوق ہے
میں شاعر تو نہیں لیکن میں نے سیدہ کی بارگاہ میں
نذرانہ عقیدت عرض کیا ہے

ہے باغ نبی کی بہار فاطمہؑ

ہے باغِ نبی کی بہار فاطمہؓ
ہے شرم و حیاء کی تاجدار فاطمہؓ
تو حرمِ علی اور بیٹی نبیؐ کی
ہے میرے نبیؐ کی رازدار فاطمہؓ

کون سیدہ پاک کہ جن کا استقبال خود رسول اللہ کھڑے ہوکر کرتے تھے

کھڑے ہوکر تھے استقبال کرتے مصطفےٰ اُن کا
خُدا ہی جانتا ہے کس قدر ہے شان زہراؓ کی

میرے رسول کی اہلبیت کی شان قرآن پاک میں ہے
میرے نبی کے اہلبیت کی شان حدیث پاک میں ہے
لیکن

بناں عشقِ نبی جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار اُن کو نہیں آتی بخاری

آخر میں یہ عرض کروں گا کہ اہلبیت سے تعلق رکھو اور دامن تھامے رکھو تو تمہیں محبتِ اہل بیت جنت میں لے جائے گی اور اگر تم آلِ نبیؐ کی عداوت کو دِل میں بساؤ گے



تو جہنم کا ایندھن بنو گے

اَب راستہ اختیار کرنا تمہارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محبت اہل بیتِ اطہار کی غلامی نصیب فرمائے
اب آپ حضرات میرے ساتھ مل کر اعلیٰ حضرت کے سلام میں سے سیدہ پاک کی شان والا شعر مِل کر پڑھیں

سیدہ زہرا طیبہ طاہرہ
یعنی خاتونِ جنّت پہ لاکھوں سلام

حضرات محترم دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہماری اِس حاضری کو قبول و منظور فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے (آمین)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

# معراج النبیؐ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن اَز بحرِ غم آزاد کُن
در دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبدالقادرا

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگردابِ بلا اُفتاد کشتی مدد کُن یا مُعین الدین چشتی

حضرت شیر محمد آفتاب علم ودیں ، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العٰلمیں
معدنِ جود وکرم چشمۂ صدق وصفا ، ناقصوں پر ہو کرم بحرِ محمد مصطفٰے

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۞

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا



سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ :- سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم

اَج رَب نے کملی والے نوں
عرشاں تے بلاؤنا گج وج کے
چُپ کر کے یار نوں سدنا ایں
معراج مناؤنا گج وج کے!
اَج چابی کل خزانیاں دی
ہتھ دے کے یار دے اے صائم

عزیزانِ گرامی :-

معراج النبی کے حوالے سے چند الفاظ تلاوت کئے ہیں، میرا مزاج ہے تقریر بلا تمہید، ساری آیت کریمہ برکت کے لئے تلاوت کی ہے لیکن میرا موضوع لیلۃ ہے یعنی "رات کا تھوڑا سا حصہ" یہ رات کا مختصر سا حصہ کتنا تھا، جب حضور تشریف لے کر گئے تو بستر گرم تھا ،

دروازے کے باہر زنجیر لٹکی تھی، آپ تشریف لے
گئے تو زنجیر ہل رہی تھی، ابھی زنجیر ہلنا بند نہ ہوئی تھی
کہ حضور تشریف لے آئے،

## نبی کے ہر غلام کا عقیدہ

حضرات گرامی!
ہم ماننے والے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا ارشاد ہو اور شبیر حسین نہ مانے یہ کیسے ہو سکتا ہے
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اس بھی کم عرصہ بیان
فرماتے تو بھی ہم بے دلیل مان لیتے اور یہ عقیدہ آپ کے
ہر غلام کا ہے،

## صدیق اور زندیق میں فرق

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معراج کا ذکر فرمایا، ابوجہل
نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے،
حضرت ابوبکر صدیق نے کہا! اگر میرے نبی نے فرمایا ہے
تو سچ ہے،
ابوجہل دلیل طلب کرتا رہا اور زندیق ہو گیا، یار غار



ابوبکرؓ نے دلیل طلب نہیں فرمائی،
اور ہمارے مذہب کے امام ہی صدیق اکبر ہیں، اس لئے ہم
دلیل ہی نہیں مانگتے کہ سرکار کو معراج خواب میں ہوا یا
جسمانی؟
ہمیں سوالات اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ ہم حضرت
صدیق اکبرؓ کے ماننے والے ہیں،

ملی صدیق نوں حق توں صداقت
محمد دی ﷺ جس نوں خلافت
بنایا اے امام آقا تے صائم
مسلم ہے تدھے اوہدی امامت

تو میں عرض کر رہا تھا کہ عمل میں عزت مصطفیٰ ہو، حرمت مصطفیٰ
کی بات ہو، اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ یہ اس
زبان سے بات نکلتی ہے جس کی شان ہے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ
يُوحَىٰ

میرے نبی دی زبان ساڈے واسطے قرآن
کسے ہور دا بیان چنگا لگ دا ای نہیں
بلکہ ہم تو کہتے ہیں

ادہدے رتبے نہ کوئی تولے
کیہڑا اودی ریس کرے جہدے منہ وچوں رب بولے

جو دلیل مانگے گا وہ خدا پہ شک کرے گا اور اللہ پر شک کرنے والا مسلمان نہیں،

## گواہی کون دے

اگر مولنا فاضل صاحب کہیں کہ آپ حضرات درود شریف پڑھیں اور میں شاہ صاحب کو دنیا کی سیر کروا لاؤں
اور آپ حضرات کے درود شریف پڑھتے پڑھتے ہم واپس آجائیں،
میں آپ سے کہوں میں فلاں جگہ گیا، فلاں ملک میں گیا جرمن گیا، جاپان گیا، ہندوستان گیا، انگلینڈ دیکھا اور اب واپس بھی آگیا ہوں،
مولنا فاضل صاحب میری اس بات کی تائید کریں،



اور آپ لوگ اس بات کو مان جائیں تو ایک شخص کہے کہ آپ نے یہ بات کیوں تسلیم کی
آپ کہیں گے کہ شاہ صاحب سچے آدمی ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، اور اُن کی تائید کرنے والے بھی بڑے سچے اور شریف آدمی ہیں خطابت ہیں، لہٰذا ہم نے مان لیا،
دوسرا کہے کہ میں مانتا ہوں شاہ صاحب سچے آدمی ہیں لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے،؟
آپ کہیں گے کہ نہ اعلان کرنے والا غلط ہے نہ تصدیق کرنے والا غلط ہے،

## لے کر جانے والا

اب دیکھیں لے کر جانے والا اللہ ہے
جانے والا کملی والا ہے،
اعلان رسول کر رہے ہیں
اللہ قرآن میں اعلان کر رہا ہے،
کیسے بے عقل لوگ ہیں، آج ہم یہ اعتراضات کرتے ہیں
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
یہ کہتے ہیں کہ اللہ سچا ہے،
رسول سچا ہے

یہ ٹھیک ہے لیکن جا کیسے سکتے ہیں ؟
ہم اہلسنت دلیل نہیں مانگتے ،

سرِ لامکاں سے طلب ہوئی
سوئے منتہیٰ وہ چلے نبیؐ !!
کوئی حد ہے اُن کے عُروج کی
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ
کوئی حد ہے اُن کے عروج کی

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْن
کوئی حد ہے اُن کے عروج کی

اگر یہ
اگر یہ نورِ خدا کو مان لیتے

اگر یہ لوگ خدا کو مان لیتے تو خدا پر اعتراض نہ کرتے
ارے میرے آقا کملی والے
وَالضُّحٰی کے چہرے والے



وَاللَّیْلِ کی زُلفوں والے
اَلَمْ نَشْرَحْ کے سینے والے
یٰسٓ کے تاج والے
وَالْعَصْرِ کے زمانے والے
وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کی زبان والے کی معراج
اور آپ کا عُروج کسی کے فہم و ادراک میں نہیں آسکتا
عزیزانِ گرامی !

ایہہ معراج سی راز محبتاں دا
نہئیں سی کسے دی سمجھ چ آن والا
ہویا طالب اوہ اپنا مطلوب ہیسی
جانے جان والا یا لے جان والا

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا

تختِ بلقیس کا واقعہ

آئیں ایک واقعہ سناؤں
حضرت سلیمان علیہ السلام کا دربار لگا ہے ، خبر ہوئی
کہ بلقیس آرہی ہے ۔

آپ نے فرمایا! کوئی ہے جو ملکہ بلقیس کا تخت حاضر کرے،

ایک عفریت نے کہا! میں شام سے پہلے تخت حاضر کرتا ہوں،

آپ نے فرمایا! نہیں اس سے پہلے چاہیئے،
آپ کے وزیر حضرت آصف بن برخیا کوئی جن نہ تھے بلکہ انسان تھے،
حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں عرض گذار ہوا گئے،
یانبی اللہ میں آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت آگیا

**حضراتِ محترم:۔**

حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُمت کا ولی اگر یہ اختیار رکھتا ہے کہ لاکھوں کوس دُور تخت لے آئے جس کو کتاب کا علم ہو تو کیا میرا وہ آقا کملی والا جس پر کتاب نازل ہوئی،

اس ولی کو یہ طاقت ہے کہ اِتنی دُور سے تخت لے آئے،

اور سرکارِ مدینہ، حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لامکاں کی سیر کے لئے لے جانے والا خود خُدا ہے جو مالک و خالقِ کائنات ہے۔



**حضراتِ محترم**

ایک بات ذہن نشین کرلیں کہ فعل بغیر فاعل کے نہیں ہوتا،

مثلاً یہ گلاس اگر کراچی میں پڑا ہو، میں کہوں کہ صوفی صاحب مجھے گلاس چاہیے جو کہ کراچی میں پڑا ہوا ہے،
اور پھر پلک جھپکنے سے پہلے لادیں تو لانا پڑے گا خود بخود گلاس کراچی سے یہاں نہیں آسکتا،
ایسے ہی تخت لانا فعل ہے اور تخت بغیر فعل کرنے کے نہیں آسکتا، چنانچہ حضرت آصف بن برخیا جو کہ انبیاء کے غلام ہیں جب اُن میں یہ پاور ہے تو اُن کی شان کیا ہوگی جو امام الانبیاء ہیں اور پوری کائنات کے رسول ہیں،

ادب نال آ نبی دی شان دساں
پایا پا دا عطا شور کی پچھنا ایں
جاپیے بدلاں دی سڑک تے چن ٹُردا
میرے سوہنے دی ٹور کی پچھنا ایں
رب نبی دا نبی اے یار رب دا
رشتہ دوہاں دا ہور کی پچھنا ایں
جہدی اُنگلی نے توڑیا چن صائم۔ اوہدے پنجے دا زور کی پچھنا ایں

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا

اللہ پاک ہے جس نے اپنے بندے کو سیر کروائی ہے
راتوں رات ،
میں نے عرض کیا تھا کہ معراج مختصر ترین رات کے مختصر حصہ میں
کروانے کے بارے میں عرض کروں گا ،
اللہ رات کے حصہ میں لے کر گیا ،
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج وہی رات ہے ۔

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی
نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے ۔
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں
کون جلوہ نما آج کی رات ہے

## عظمت والی رات

یہ رات رحمت کی رات ہے ۔
یہ رات برکت کی رات ہے ،
یہ رات عنایت کی رات ہے ۔
یہ رات معراج کی رات ہے ۔
یہ رات شفاعت کی رات ہے



کیونکہ معراج کی رات امام الانبیاء جب معراج شریف
پر گئے تو ہم گنہگار اُمتیوں کے لئے شفاعت کا وعدہ
لے کر آئے ہیں ۔
اَرے ہم کو نہ سر تو دُنیا میں ڈر ہے نہ آخرت میں ،
دنیا میں بھی اُن کا کھاتے ہیں ،
میں نے یہ نعت شریف مدینہ شریف میں بیٹھ کر لکھی

اَلمدد المدد سرورِ انبیاء
تیرے ٹکڑوں پہ پلتا ہوں پیارے نبیؐ
جی رہا ہوں میں تیرے سہارے نبیؐ
للہ کردو کرم صدقہ حسنین کا
المدد المدد سرورِ انبیاءؐ
میں ٹکڑے تیرے در دے منگاں آقا
ئیں کی کرنی مرے کس کم امیری !!

تو میں عرض کر رہا تھا
یہ رات قیام کی رات ہے
یہ رات انعام کی رات ہے
یہ رات صلوٰۃ وسلام کی رات ہے ۔
یہ رات معراج کی رات ہے ،

## حدیث شریف

حضور علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں،

جب میں حضرت موسیٰ کی قبر کے پاس
سے گذرا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر
میں کھڑے ہو کر صلاۃ پڑھ رہے تھے
"کَانَ یُصَلِّیْ"

اور صلوٰۃ کا معنیٰ درود شریف ہے۔

معلوم ہوا جب حضور وہاں پہنچے تو حضرت موسیٰ سرکار پر
صلاۃ وسلام پڑھنے لگے،



جب حضور اکرم امام الانبیاء تشریف لے کر گئے تو زمین سمٹ
گئی،

جس کے لئے زمین سمیٹ دی جائے اُس کے لئے فاصلے
ختم ہو جاتے ہیں،

جیسے دُنیا کے نقشے میں تمام ممالک آجاتے ہیں، سمٹ جاتے
ہیں کلوز ہو جاتے ہیں،

ویسے ہی ساری کائنات میرے آقا کے لئے کلوز کر
دی گئی،

**حضراتِ گرامی!**

ایک چیونٹی کو کچھ دُور جانا بہت پرابلم ہے
بے شمار مسائل ہیں، ہو سکتا ہے کسی کے پاؤں کے نیچے
آجائے،

لیکن اتنا فاصلہ میرے اور آپ کے لئے کوئی فاصلہ
نہیں،

غور فرمائیں جس طرح چیونٹی اور میرے درمیان فرق ہے
اس سے لاتعداد گنا، ہمارے اور آقا کے درمیان فرق ہے

## فاصلے سمٹ گئے۔

حضراتِ محترم! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے فاصلے

سمٹ جانے کی دلیل پیش کرتا ہوں

جب آدمی قبر میں جاتا ہے تو اس سے تین سوال ہوتے ہیں
تمہارا رب کون ہے ؟
وہ کہتا ہے رَبّی اللہ، میرا رب اللہ ہے

• دوستان عزیز یہ سوال تو پوچھا جاتا ہے، لیکن اللہ کو عیسائی بھی مانتے ہیں،
یہودی بھی مانتے ہیں
مرزائی بھی مانتے ہیں،
اس لئے دوسرا سوال ہوتا ہے، تمہارا مذہب کونسا ہے
جواب دیا جاتا ہے اسلام
اصولاً تیسرا سوال نہیں پوچھنا چاہیئے کیونکہ بات کنفرم ہوگئی کہ اللہ کو رب مانتا ہے
مذہب اسلام رکھتا ہے، اس لئے یہ نہ یہودی ہے نہ عیسائی، نہ مرزائی،

## سوال کا مقصد

تیسرا سوال کرنے کا مقصد ہے، کہ یہ تو درست کہ یہ یہودی نہیں، یہ عیسائی نہیں، تیسرا سوال ضرور پوچھو کہ کہیں یہ منافق تو نہیں



کہیں بے ایمان تو نہیں
کہیں گستاخ رسول تو نہیں،
اگر ایک ہی وقت میں لاکھوں کروڑوں افراد مر جائیں تو ان سب کی قبور میں حضور تشریف لاتے ہیں جب یہ سوال کیا جاتا ہے

مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ

غور کریں کہ لاکھوں قبروں میں حضور کی تشریف آوری کے لئے کائنات سمیٹ دی جاتی ہے
معلوم ہوا فاصلہ ہمارے لئے ہے میرے نبی کے فاصلہ سمٹ جاتا ہے۔

## اعتراض ہو سکتا ہے

حضرات گرامی!
اعتراض ہو سکتا ہے، آپ کہیں
کہ شاہ جی آپ کہتے ہیں حضور کے لئے کوئی فاصلہ نہیں
میں کہوں! بالکل درست بات ہے
آپ کہیں کہ براق کی کیا ضرورت تھی،
میں نے کہا! یہ سوال ہی بڑا جاہلانہ ہے
جب شادی ہوتی ہے تو دولہے کو گھوڑی پر بٹھایا جاتا

اگر شہر کے والے کہیں کہ دولہا معذور ہے چل نہیں سکتا، تو اُسے کہیں گے ارے بیوقوف دولہا بالکل ٹھیک ہے۔
وہ کہے کہ اگر لڑکا ٹھیک ہوتا تو وہ گھوڑی پر کیوں بیٹھتا،
جواب ہوگا یہ بارات کا دولہا ہے اِس لئے اعزازاً گھوڑی پہ بٹھایا ہے،
مولوی صاحب اِسی طرح شب اسریٰ کے دولہا کو براق اعزازی طور پر پیش کیا گیا ورنہ آپ کو براق کی ضرورت ہی نہ تھی

اِک قدم فرش پہ تھا دوسرا بر اوجِ فلک
کیا کہوں نوشۂ معراج کی رفتار کی بات

## براق ساتھ نہ تھا

حضور جب لامکاں تک گئے تو نہ جبریل ساتھ تھا نہ براق جب آقا معراج کا تحفہ نماز لے کر آ گئے تو آپ بار بار بغیر براق کے اپنے ربّ کی بارگاہ میں گئے اور ہر بار نمازیں کم کروائیں، جبکہ براق ساتھ نہ تھا،



ایویں پیچھے نہ عقلی لڑا دوستا
کیویں سمجھیں گا معراج دا فلسفہ
اِک قدم فرش تے عرش تے دوسرا
لیکھا کرتے سہی اوہدی رفتار دا

حضور جب معراج کی رات بارگاہِ ناز میں پہنچے تو خدا نے فرمایا

جو آکھ دلویں اساں موڑنا نہیں
اساں دل محبوب دا توڑنا نہیں
جو لیناں ای لے جا چپ کر کے
جو لیناای لے جا چپ کر کے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
جو لیناں ای لے جا چپ کر کے،

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ
جو لیناں ای لے جا چپ کر کے،
خدا نے جب کہا محبوب جو لینا ہے تم لے لو
زباں پہ اُن کی ربّ اُمتی ہی بار بار آیا
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

# عظمتِ مصطفٰے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا ۔ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ ۔ خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن اَز بحرِ غم آزاد کُن
در دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبدالقادرا

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خُدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگردابِ بلا اُفتاد کشتی ۔ مدد کُن یا معین الدین چشتی

~ حضرتِ شیر محمد آفتاب علم ودیں ، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العلمیں
معدنِ جود وکرم چشمۂ صدق وصفا ، ناقصوں پر ہو کرم بحرِ محمد مصطفٰے

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۝

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا



نہایت ہی واجب الاحترام جناب قبلہ پیر صاحب اور محترم ومکرم شاعرِ اسلام شاعرِ اہلسنت جناب علامہ صائم چشتی صاحب اور دیگر مذہب حق اہلِ سنّت رکھنے والے دوستانِ عزیز، آپ جانتے ہیں کہ میرا طریقہ ہے کہ تقریر کا آغاز بلا تمہید کرتا ہوں،

عزیزانِ من !

میں نے آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے، اس کا تفسیری مفہوم ہے کہ میرا رسول بڑی شان والا ہے
یااللہ یہ بات تو نے پہلے انبیاء ومرسلین کے بارے میں نہیں فرمائی کہ

میرا آدم بڑی شان والا ہے
میرا نوح بڑی شان والا ہے
میرا یوسف بڑی شان والا ہے
میرا موسٰی بڑی شان والا ہے۔
میرا عیسٰی بڑی شان والا ہے۔

یہ بات خاص الخاص حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے لئے کیوں ارشاد فرمائی،

حکم ہوا،

پچھلی امتوں کے لوگ جس نبی کا کلمہ پڑھیں گے بعد

پھر اپنے نبی پر تنقید نہیں کریں گے،
جو لوگ نبی کا کلمہ نہ پڑھیں گے یہ اُن کی بات نہیں
ہے بات اُن کی ہے جو کلمہ بھی پڑھیں گے لیکن کلمہ پڑھنے
کے بعد اپنے نبی کے بارے میں غلط خیالات رکھیں گے
میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت میں کچھ ایسے
بدبخت بھی ہوں گے، جو محبوب کا کلمہ بھی پڑھیں گے اور
یہ بھی کہیں گے کہ نبی معاذ اللہ ہم جیسے تھے،
اس لئے اللہ تعالےٰ نے اعلان فرما دیا کہ اے لوگو
میرے نبی کو اپنے جیسا نہ سمجھنا،
میرا یہ نبی بڑی عظمت اور شان والا ہے.
اللہ نے فرمایا کہ اس شان و عظمت کا مالک تو کوئی آیا ہی
نہیں،

## چشتی ذوق رکھتا ہوں

جناب صائم چشتی صاحب تشریف فرما ہیں، فقیر گو نقشبندی نسبت
رکھتا ہے لیکن ذوق رکھتا ہے.
چشتی صاحب میرے بہترین دوست اور محسن ہیں، آپ مخدوم
اہلسنت ہیں ان کی موجودگی میں یہ ذوق پورا کر ہی لینا چاہیے
کیونکہ شعر میرا ذوق ہے.



محبوبِ خدا کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے
اس شان کا مرسل کوئی آیا ہی نہیں ہے

## مَیں حبیب ہُوں

عزیزانِ مَن!
صحابہ کرام تشریف فرما تھے پہلے اَنبیاء کا ذِکر ہو
رہا تھا،
ایک صحابی نے حضرت آدم علیہ السلام کا ذِکر کیا دوسرے صحابہ
نے کہا سبحان اللہ
کِسی صحابی نے کہا آدم صفی اللہ کی یہ شان ہے.
کِسی نے کہا! اِبراہیم خلیل اللہ کی یہ شان ہے
کِسی نے کہا! موسیٰ کلیم اللہ کی یہ شان ہے.
بہرحال، ذِکر ہو رہا تھا کہ اتنے عرصہ میں اللہ کے لاڈلے محبوب
تشریف لے آئے.
آپ نے پوچھا میرے صحابہ کیا کر رہے ہو؟
عرض کیا یارسول اللہ سابقین اَنبیاء کا ذکر ہو رہا تھا،
آپ نے فرمایا، ٹھیک ہے سب انبیاء کا مقام اپنی اپنی
جگہ ہے لیکن میں اللہ کا حبیب بن کر تشریف لایا ہوں
اللہ کا محبوب بن کر تشریف لایا ہوں،

عزیزانِ مَن

میں عرض کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے
کہ میرا حبیب بڑی شان والا ہے۔
اعلیٰحضرت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
نے حضور کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے

خلق سے اولیا، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبیؐ

میرے آقا ومولا حضرت محمد رسول اللہ کی عظمت وشان
کی گواہی قرآن پاک دے رہا ہے۔

## لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ

میرے نبی کی شان کے اظہار کے لئے انبیاء سے عہد
لیا گیا،

## وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيّٖنَ،

عالم ارواح میں انبیاء سے وعدہ لیا کہ جب میرا محبوب تشریف
لائے،
تمہیں مبعوث کر دیا گیا ہو
تمہاری رسالت کی دھوم ہو
تمہارے مرتبہ ومقام کا چرچا ہو



تمہیں فضیلت عطا ہو چکی ہو
تمہیں نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا ہو

## ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ

کہ میرا رسول تمہاری تصدیق کرتا ہوئے آئے پھر تمہارے لئے
کیا امر ہے،

کہ اے انبیاء آج میرے ساتھ وعدہ کرو، کہ جب لوگ
تمہارا کلمہ پڑھتے ہوں اور پھر میرا حبیب آجائے تو پھر
اپنی نبوت کو نہ جتلانا بلکہ محبوب کی غلامی کا قلادہ اپنے گلے
میں ڈال لینا،

## ان کا دعویٰ باطل ہے

حضرات محترم!
تمام انبیاء سے اللہ نے عہد لینے کے بعد قرآن
میں بھی ذکر فرما دیا تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ جو حق انبیاء
کو بھی حاصل نہیں کہ درجۂ رسولؐ اتنا اعلیٰ ہے کہ دوسرے
لوگوں یعنی غیر نبی کو یہ کیسے جرأت ہو گئی کہ یہ مماثلت کا
دعویٰ کر رہے ہیں،

## ہمارا دعویٰ ہے

پورا قرآن تمہارے سامنے ہے کہ اِس شان کا مالک
کوئی نبی دکھاؤ، رسول دکھاؤ، پیغمبر دکھاؤ۔
قرآن میرے نبی کی شان میں کہہ رہا ہے

وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی

دکھاؤ اِس شان کا مالک

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی

دکھاؤ اِس شان کا مالک، جسے اللہ نے کہا ہو۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر

دکھاؤ اِس شان کا مالک

فلا و ربك لا یؤمنون حتی یحکموك

جس شہر میں محبوب رہے اس شہر کی قسمیں اُٹھاتا ہے

لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدْ

مگر اللہ کے رسول کے دشمن کو عقل نہیں ہوتی کیونکہ

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

اگر تم اِسلام وایمان سلامت چاہتے ہو تو اللہ کے
قرآن کو مانو،



قرآن میں ہے

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ

اللہ نے نبی کی شان میں فرمایا،

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ

اللہ نے فرمایا،

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا
وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا

اللہ نے فرمایا،

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی

منکرو دکھاؤ اِس شان کا مالک، جس کا بولنا اللہ کا بولنا ہے۔
جس کا دربار اللہ کا دربار ہے۔
جس کے ہونٹ ہلیں تو مجرموں کو معافی مل جائے۔
دکھاؤ تو سہی میرے محبوب کا ثانی، ؟

## تفسیر روح البیان

کہتے ہیں اَنْفُسِکُمْ کا ترجمہ ہے تم میں۔
میں کہتا ہوں کہ پڑھو روح البیان شریف حضرت علامہ
اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اَنْفَسِکُمْ پڑھا جائے

اور پڑھا جائیگا اَنْفَسِکُمْ ، اَنْفَسِکُمْ کا مطلب ہے
جس سے اعلیٰ ہستی ،
قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ
بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا

رسول تو جبریل بھی ہے لیکن وہ رسول ملائکہ ہے ۔ اور میں
نے اپنے رسول کو بشری لباس میں بھیجا ہے ، یہ نبی میرا
نور ہے لیکن میں نے اسے تمہارے لبادے میں بھیجا ہے
تاکہ تم فیض و برکات حاصل کر سکو ، عرض و معروض کر سکو
عنایات حاصل کر سکو ،

## تمام نبیوں کو شان ملی

عزیزان من !
ارے شان و عظمت تو تمام انبیاء کو حاصل ہوئی لیکن
ہمارے آقا سب سے اعلےٰ شان کے مالک ہیں
سب سے اعلیٰ و بالا ہمارا نبی ؐ ۔



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ یدِ بیضاء " چمکتا تھا
میرے حبیب کا واقعہ سنو
اگر حدیث درست نہ ہو تو دس لاکھ انعام دوں گا ، اگر
حدیث درست ہو تو اپنا عقیدہ درست کرو ، ضد اچھی نہیں

## حدیث رسول

حضور تشریف فرما ہیں ، حضور درس دے رہے ہیں وقت
کافی ہو گیا ،
رات گہری ہو گئی ، گئی
دو صحابی رہ گئے ۔
صحابیوں نے عرض کی یا رسول اللہ اندھیرا بہت ہے
فرمایا ! کیا کوئی چھڑی ہے ۔؟
عرض کی ! جی ہاں ایک ٹہنی ہے ۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھڑی پر ہاتھ لگایا تو وہ روشن
ہو گئی ، صحابہ نے چھڑی لی اور اس کی روشنی میں چل پڑے
راستے میں علیحدہ ہونے لگے تو دوسرے صحابی نے کہا
بھائی تم پہلے مجھے گھر چھوڑ آؤ ، کیونکہ تمہارے پاس میرے
نبی پاک کا تحفہ موجود ہے ،
صحابی نے کہا فکر کی کیا بات ہے ؟ پھر اس نے راستے

سے ایک اور چھڑی لی اور چھڑی کو چھڑی لگائی تو دونوں روشن ہوگئیں،

اب بھی نہ مانو تو ہمارا کیا قصور ہے۔ لیکن میں کہوں گا کہ کلمہ بھی پڑھنا ہے تو نبی کی ذات کو بھی مانو،

کیونکہ کلمہ پڑھنے سے پہلے سوچو کلمہ پڑھ کر نبی پر تنقید کرنا حلال زادوں کا شیوہ نہیں۔

کیونکہ اللہ کا محبوب اللہ کی عطا سے ہر چیز کا مالک و مختار ہے

اللہ کے محبوب میں کوئی کمی نہیں کمی ہے تو تمہارے عقیدے میں، قصور ہے تو تمہاری عقل کا،

اللہ نے اپنے محبوب کو ہر نقص اور عیب سے مبرا پیدا فرمایا ہے، خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

اللہ کے محبوب ہر عیب سے پاک ہیں یہ عقیدہ صحابہ کا عقیدہ ہے۔

اسی لئے تو اعلیٰحضرت نے کہا

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ؐ
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ؐ



انھیاں تائیں نظر کی آوے کدھر پاون جھاتی
اُتھے آئے اُتھے ٹر گئے اوتر گئی حیاتی

ارے تم پتہ نہیں کیسی باتیں کرتے ہو

میرا آقا نور ہی نہیں بلکہ جس کو چھولیں وہ بھی نور ہے

نور دنور نے زلفاں اوہدیاں چہرہ پاک وی نوری
خاکی خاکی آکھن والیو اس دی خاک وی نوری

عزیزانِ من!

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو کمالات عطا ہوئے وہ کسی بھی دوسرے نبی کو نہیں ملے،

سرکارِ دو عالم کو وہ تمام کمالات عطا ہوئے جو دوسرے انبیاء کو عطا ہوئے تھے، چنانچہ آپ جمالِ جمیع کمالات انبیاء ہیں،

آپ افضل الرسل ہیں،

آپ جامع الصفات ہیں،

## حضرت موسیٰ کا واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں کے بنائے ہوئے سانپوں کے لئے عصا پھینکا تو وہ سب سانپوں کو کھا گیا،

ادھر دیکھیں غزوۂ اُحد میں سرکار دو عالم برسرِ پیکار ہیں
آپ کے ایک غلام کی تلوار ٹوٹ گئی ۔
آپ نے فرمایا چھڑی لاؤ ، صحابی نے چھڑی آپ کی خدمت میں پیش کی
سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے چھڑی کو ہاتھ لگایا تو وہ چھڑی تلوار بن گئی ۔ یہ تلوار حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دور تک کام دیتی رہی ۔

# یہ ظلم ہے ۔

ارے ظالمو ! یہ کتنا ظلم ہے کہ تم دوسرے انبیاء کے کمالات کو مانتے ہو ،
حضرت موسیٰ کے کمالات کو مانتے ہو ،
حضرت عیسیٰ کے کمالات کو مانتے ہو
حضرت یوسف کے کمالات کو مانتے ہو ،
حضرت سلیمان کے کمالات کو مانتے ہو
لیکن امام الانبیاء کے کمالات کے منکر ہو
ارے حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا ماریں تو پتھر سے چشمے جاری ہو اور میرے نبی کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے



سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

# اختلافات کی عمر

عزیزانِ محترم :-
جتنے اختلافات مولویوں نے پیدا کئے ہیں ان کی عمر ڈیڑھ سو سال ہے ، یہ انگریزوں کی سازش سے پیدا ہوئے ،
انگریزوں کو یہ بات پسند نہ تھی کہ امام الانبیاء کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل مانا جائے ، انہوں نے سازش کی اور دیوبندی اور وہابی فرقہ کو پیسے کے ذریعہ اس کام پر لگا دیا کہ تم سرکار کے کمالات کا انکار کر دو ،
عزیزانِ من ! یہ سازش ہوئی کہ لوگوں کو سرکار دو عالم کے ذکر سے روک دیا جائے ۔
میلاد سے روک دیا جائے ،
تعظیمِ نبی سے روک دیا جائے ،
سرکار کے ذکر کی محفلیں بند کر دی جائیں مگر آپ کا ذکر جاری ہے
کس قدر سچا ہے یہ قول رضا کا صائم
مٹ گئے آپ کے اذکار مٹانے والے

اَرے نادانو تم حضور کے بارے میں غلط عقیدہ رکھتے ہو،
ہمارا عقیدہ ہے، تمام نبیوں کو نبوّت ملی سرکار کا صدقہ
ولیوں کو ولایت ملی تو نبیؐ کا صدقہ
بلکہ کائنات تخلیق ہوئی تو نبی کا صدقہ،
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کُنْتُ کَنْزاً مخفیاً

پھر وحدانیت کے آئینہ میں اپنے جمال کا مشاہدہ کیا تو مجھے
اُس سے پیار ہوگیا،

## ایک نکتہ

حضرات گرامی!
اہلِ ذوق کیلئے ایک بات کرتا چلوں، سب کو
مَعلوم ہے پیار کرنے والے کی ڈیمانڈ ہوتی ہے۔ کہ کوئی
کہے کہ تمہارا یار بڑا خوبصورت ہے
اُس کی زُلفیں بہت خوبصورت ہیں
اُس کی صورت بہت اچھی ہے۔
اُس کی سیرت اچھی ہے۔
اُس کی گفتار اچھی ہے۔
اُس کا کردار اچھا ہے۔



غرضیکہ محبوب کی تعریف سے محب خوش ہوتا ہے۔
اللہ فرماتا ہے فَاَحْبَبْتُ مجھے پیار ہوگیا اور میں
کائنات تخلیق فرمادی کہ میرے محبوب کو مانا جائے،
ساری کائنات سرکار کا صدقہ ہی،
عیسیٰ کو نبوّت حضور کی وجہ سے ملی، حدیث شریف میں ہے
اے حبیب اگر تم کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں کچھ نہ بناتا کہ
اپنا خدا ہونا بھی ظاہر نہ کرتا
ارے تم کہتے ہو کہ حضور کو نبوّت چالیس سال بعد ملی لیکن
حدیث شریف میں ہے

کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ
کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ

جب آدم علیہ السّلام رُوح اور جسم کے درمیان تھے میں اُسوقت
بھی نبی تھا،

## اِن کا عقیدہ

یہ بدنصیب کہتے ہیں، کہ عرب کے چرواہے کو بھی پتہ نہیں
تھا کہ میں نبی بننے والا ہوں،

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا

اللہ نے فرمایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اے ایمان والو،
لَا تَقُولُوا رَاعِنَا، تم راعنا نہ کہو بلکہ اُنظرنا کہو،
فرمایا جب میرے محبوب کو مخاطب کرو تو کہو
یارسول اللہ نظرِ کرم فرمائیں،

کیونکہ

مقام رب توں اُچیرا مدینے والے دا
پرے ہے عرش توں پھیرا مدینے والے دا
کسے توں منگاں تے صام بھلائیں کیوں منگاں
کرم ہے مینوں بتھیرا مدینے والے دا،

## دیکھنے میں فرق ہے

ارے تمہارے اور ہمارے عقیدے میں یہی فرق ہے انہوں
نے دیکھا تو عرب کا چرواہا دیکھا،
ہم نے دیکھا تو عرش کا راہی دیکھا۔
ہم تو سرکار کے غلام ہیں،
ہم اپنے آقا و مولا کو یاد کرتے ہیں،
ہم تو حضور کو بلاتے ہیں کہ آقا ہم پر کرم فرما جاؤ،



ہمارا عقیدہ ہے

جان نہ بھاویں جان وے
ویہڑے آوڑ میرے
غیراں بھانے چاک مجھیں دا
ساڈا تے دین ایمان وے
ویہڑے آوڑ میرے

عزیزانِ گرامی!
انگریزوں کے ایجنٹوں نے کتابیں لکھیں
کہ سرکار کو تو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں،
اسی لئے عیسائی سوال کرتا ہے تمہارا نبی کچھ نہیں جانتا جبکہ
ہمارا نبی غیب کی خبریں دیتا ہے،
انہیں کتب کی وجہ سے عیسائی سوال کرتا ہے کہ تمہارا نبی تمہارے
جیسا بشر ہے جبکہ ہمارا نبی روح اللہ ہے،
میں

## ہمارا جواب

میں نے جواب دیا تم پتہ نہیں کس کی بات کرتے ہو
میرا نبی نور اللہ ہے،
میرا نبی حبیب اللہ ہے،
میرا نبی غیب دان نبی ہے کیونکہ نبی کا معنٰی ہی غیب کی خبر دینے والا ہے

بھولے بھالے لوگ اِن کے جال میں پھنس جاتے ہیں
لوگو اِن گندے عقیدے کے لوگوں سے نہ ملو،
اُن مولویوں کی باتیں نہ سنو جو گستاخِ رسول ہیں
آؤ حضور کی عظمت کا بیان سنو،
حضور کی شان کا تذکرہ، سنو،
حضور کی شان محبوبی کا ذکر سنو
نور من اللہ کی بات سنو،
سراجاً منیرا کی شان سنو،

ط اُن کی جبیں نور اُن کے قدم
اُن کی واللیل زلفوں پہ قربان ہم
قابَ قوسین اَبرو نظر ما طغیٰ !
یوحیٰ لب اور مازاغ چشم کرم

کیونکہ میرے آقا ہی باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں،

اُن کی نظروں سے سارے نظارے بنے
اُن کے تلوؤں کا دھوون ستارے بنے
اُن سے جلوے ہیں سارے کے سارے بنے
مجھکو اُن کے رُخِ والضحیٰ کی قسم

میرے آقا ہر چیز کے مالک و مختار ہیں کیونکہ یہ مرتبہ
خود خالقِ کائنات نے اُن کو عطا فرمایا ہے
آپ مالک و مختارِ کائنات ہیں۔



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تبلیغِ اسلام کا آغاز فرمایا
تو لوگ حضور کا کلمہ پڑھ کر دامنِ رحمت میں جمع ہونے لگے
یہ دیکھ کر شیطان گھبرا گیا،
اُس نے اپنے چیلے چانٹے اکٹھے کئے اور کہا کچھ کرو،
اُس کے چیلوں نے کہا ہم مقابلہ کریں گے،
شیطان نے کہا! اِس نبی کے آگے تمہارا بس نہیں چل سکتا
یہ نبی تو بڑی عظمتوں والا ہے۔

ایہہ پتھراں نوں کلمے پڑھا جان والے
ایہہ سکیاں کھجوراں اُگا جان والے

صحابہ کی جماعت بڑھتی رہی، شیطان کا وار کارگر نہ ہوا، چیلوں نے پریشانی کے عالم میں اُستاد شیطان سے کہا کہ کوئی بات نہیں،
ہمارے پاس ایک پڑھا لکھا مناظر موجود ہے۔
شیطان نے کہا! وہ کون ہے؟
چیلوں نے جواب دیا! عبداللہ بن سلام
شیطان نے کہا! اُسے وہاں لے کر مت جاؤ کیونکہ جو وہاں جاتا ہے وہ نبی کا ہو جاتا ہے۔
چیلوں نے کہا! رہنے دو تم اب بوڑھے ہو گئے ہو اس لئے

ایسی باتیں کرتے ہو،
چنانچہ وہ عبداللہ بن سلام کو حضور سے مناظرے کے لئے تیار کر کے ساتھ لے گئے،
جب عبداللہ بن سلام نے حضور علیہ السلام کا چہرۂ وَالضُّحیٰ دیکھا تو کہہ اُٹھے

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

چیلے بڑے پریشان ہوئے،
اُنہوں نے کہا! اے عبداللہ بن سلام ہم تمہیں کس کام کیلئے لائے تھے اور تم کیا کر رہے ہو؟
حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا! یہ چہرہ کسی جھوٹے نبی کا نہیں ہو سکتا،

وَاللیل جو ہیں گیسوئے خمدار نبی کے
وَالفجر کی تفسیر ہیں رخسار نبی کے

اُنہوں نے کہا! عبداللہ بن سلام تمہیں کیا ہو گیا ہے۔
عبداللہ نے جواب دیا، زبان امیر خسرو کی ہے کہ

مار ڈالا نجریا ملائی کے
مار ڈالا نجریا ملائی کے
تیری گلی کے سو پھیرے مار ڈالا صورتیا دکھائیکے



حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا،
چیلوں نے کہا اب کیا کریں،
شیطان نے کہا! بیٹا مناظرے کا کوئی فائدہ نہیں جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس جائیگا واپس نہیں آئے گا تم یوں کرو گلی گلی پھیل جاؤ گاؤں گاؤں بستر اُٹھا کر گھومو اور مسلمانوں کا عقیدہ خراب کرو کہ!
نبی ہمارے جیسا بشر ہے،
نبی نور نہیں
نبی کو کسی چیز کا علم نہیں
نبی کسی چیز کا مختار نہیں
نبی حاضر و ناظر نہیں
نبی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا
نبی خدا کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے، العیاذ باللہ
یہ شیطان کے چیلے سرکار کے کمالات سے لوگوں کو دور کرنے لگے، آپ کے فضائل کا انکار کرنے لگے اور آج بھی یہ سلسلہ جاری ہے شیطان کے چیلوں سے بچو اپنے ایمان کو بھی بچاؤ اور دوسروں کو بھی خبردار کرو

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

# کراماتِ اولیاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاكِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن از بحرِ غم آزاد کُن
در دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبد القادرا

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگردابِ بلا اُفتاد کشتی مدد کُن یا مُعین الدین چشتی

حضرت شیر محمد آفتاب علم ودیں، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ ربّ العلیٰ
معدنِ جود وکرم چشمۂ صدق وصفا، ناقصوں پہ ہو کرم بحرِ محمد مصطفیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا



اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

حضراتِ محترم!

میری خوش قسمتی ہے کہ اللہ کے فضل اور رسول اللہ کے کرم سے آج آپ حضرات کے سامنے حاضری کی سعادت حاصل ہو رہی ہے

حضراتِ گرامی! میں الحمد للہ کرامات کا قائل ہوں لیکن چند باتیں آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں کہ جب کبھی کسی اللہ کے بندے کا اللہ کے وَلی کا عرس مبارک ہوتا ہے تو اولیائے کرام کی کرامات بیان ہونی چاہیں

## عرس اور جلسہ

عرس کی محفل اور جلسہ میں بڑا فرق ہوتا ہے عرس کی محفل میں زیادہ تر معتقدین اور مریدین اکٹھے ہوتے ہیں اور جب پیر ومرشد کی کرامت بیان ہوتی ہے تو مریدین پرجوش انداز میں نعرہ بازی کرتے ہیں آج کے دور میں یہی رواج بن چکا ہے'

جب مرید مخالف فرقہ کے کسی شخص سے بات کرتا ہے تو اُسے قائل کرنے کے لئے اپنے پیر ومرشد کی کرامات کا تذکرہ کرنے لگتا ہے وہ سُنی سنائی کرامت بیان کرتا

ہے، مرید کہتا ہے کہ ہمارے پیر صاحب بڑے صاحب کرامت
ہیں، حضرت صاحب ساری رات کنویں میں لٹکے رہے
تو مخالف شخص کہے گا کہ بھئی یہ کیا بات ہوئی، چلو ہم
انکار نہیں کرتے کہ کنویں میں کیسے لٹکے لیکن یہ
تو بتاؤ کہ تمہارے پیر صاحب نماز پڑھتے تھے؟
ذکر کرتے تھے؟
اللہ اللہ کرتے تھے
نمازیں پڑھتے تھے،
درود شریف پڑھتے تھے، یہ سب کام تو قرآن وحدیث سے ثابت
ہیں، کنویں میں لٹکنے کا ثواب کہاں لکھا ہے؟

## کرامات بیان کریں مگر؟

عزیزانِ مت!
کرامات ضرور بیان کرنی چاہییں لیکن قرآن وحدیث
کے دلائل کی روشنی میں صحیح کرامات بیان کی جائیں تو نتیجہ خیز
ہوں گی،
مثلاً ایک ولی نے کرامت دکھائی اور ہم وہ بیان کریں تو یہ
بھی جانتے ہوں کہ ہم یہ بات قرآن وحدیث کی روشنی میں
بیان کر رہے ہیں، اگر ایسا نہ ہوا تو ہمارے مخالف فرقہ



لوگ ہم پر چڑھائی کر دیں گے، بلکہ میں تو یہ کہوں گا
کہ ہمکو آج رسوا ہی بے جا کرامات کے بیان سے کیا ہے

## ولی کیسے بنتا ہے

حضراتِ گرامی!
آج میں آپ کے سامنے یہی باتیں عرض کروں
گا کہ ولی کیسے بنتا ہے، اور ولی کا مقام کیا ہے اور آخر میں
کرامات کا ذکر ہوگا،
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے حق کہنے کی توفیق عطا
فرمائے اور ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے
عزیزانِ محترم!
خواہ کوئی بھی فرقہ ہو نماز میں یہ بات ضرور کرتا
ہے اھدنا الصراط المستقیم،
کوئی ہاتھ ناف کے اوپر باندھے یا نیچے، کوئی ہاتھ چھوڑ
کر نماز پڑھے، نماز ہو یا نہ ہو، یہ دعا ضرور کرتا ہے۔
اھدنا الصراط المستقیم
یا اللہ مجھے سیدھے راستے پر چلا،
قابلِ غور بات یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا نہایت بہتر عمل کر رہا
ہے،

نمازی نیک عمل کر رہا ہے۔
وہ کسی پر ظلم نہیں کر رہا،
وہ کسی پر زیادتی نہیں کر رہا
وہ شراب نہیں پی رہا،
چوری نہیں کر رہا،
زنا نہیں کر رہا،
زیادتی نہیں کر رہا،
گناہ نہیں کر رہا،
اللہ تعالےٰ کے قریب ہونے کے لئے وضو کر کے نماز پڑھ رہا ہے۔

معلوم ہوا! ہر نمازی ٹھیک نہیں ہوتا، اگر ہر نمازی ٹھیک ہوتا تو اس دعا کی ضرورت نہ رہتی،

پہلے نمازی یہ کہہ رہا ہے کہ یا اللہ مجھے سیدھے راستے پر چلا اور پھر حالت نماز ہی میں تعین کر رہا ہے

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا

حضرات محترم!

ایک بات خود بخود (clear) کلیئر ہو جاتی ہے
یا اللہ ہمیں نمازی بنا مگر مقلد بنا،
معلوم ہوا کہ نماز پڑھو تو تقلید کی بھی ضرورت ہے، نمازی



کے لئے مقلد ہونا ضروری ہے۔ اور جو نمازی مقلد نہیں اُس کی نماز ہی قبول نہیں،

محترم دوستو! چونکہ میرا موضوع خطاب تقلید نہیں اس لئے میں اپنے موضوع کی طرف آتا ہوں،

جو صراطِ مستقیم سے ہٹے گا وہ مغضوب علیھم اور ضالین کے زمرے میں آئے گا،

ہم اللہ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہیں، یا اللہ صحیح اور سیدھے راستے والے کون لوگ ہیں؟

ارشاد ہوتا ہے

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

## منکرین کی جماعت

تمام مسالک کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ کوئی انبیاء کی شان کا منکر ہو گیا،
کوئی صدیقین کی شان کا منکر ہو گیا
کوئی شہداء کا منکر ہو گیا
کوئی صالحین یعنی اولیاء کا منکر ہو گیا،

لیکن سب کو ماننے والا مسلک صرف مسلکِ حق اہلسنت ہے۔

سنی انبیاء کو بھی مانتا ہے۔
سنی صدیقین کو بھی مانتا ہے۔
سنی شہداء کو بھی مانتا ہے۔
سنی صالحین یعنی اولیاء کو بھی مانتا ہے
آپ دیکھیں کہ مرزائیوں نے علی الاعلان کفر کیا،
وہابیہ دیوبندیہ منافقین ہیں کہ حضورِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمہ گو بھی ہیں اور شانِ رسالت کے منکر بھی، یہ حضورؐ کو نبی بھی مانتے ہیں اور آپ پر اعتراضات بھی کرتے ہیں اِن کی مثال یہ ہے کہ

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ان کو یہ سمجھ نہیں کہ سرکار سے وابستگی ضروری ہے یہی دین ہے یہ ہی ایمان ہے۔

یہ تو مانا محمد کا در چھوڑ کر اپنی من مانی دنیا میں کر جائینگے
سوچتا ہوں مگر روزِ محشر اگر حق نے ٹھکرا دیا تو کدھر جائینگے

پھر خود بخود میرے دل نے یہ صدا دی، اِس میں سوچنے کی بھلا



کیا ضرورت ہے۔ ان کا استاد ابلیس جدھر ہوگا یہ تمام اُدھر ہی جائینگے،

حضرات گرامی!

اولیائے کرام صراطِ مستقیم پر ہی ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم اہلسنت وجماعت ہیں، اسی لئے کسی دوسرے فرقہ میں کبھی بھی کوئی ولی پیدا نہیں ہوا،
کیونکہ گستاخِ رسول ولی نہیں ہوسکتا، بے نکاحوں میں کبھی حلال زادہ پیدا نہیں ہوسکتا، جب ہوگا حرامزادہ ہوگا،

## ولی کی نشانی

وہ ولی نہیں ہوسکتا جو نبیوں کا گستاخ ہو
وہ ولی نہیں ہوسکتا جو شانِ رسالت کا منکر ہو
وہ ولی نہیں ہوسکتا جو آلِ رسول کا گستاخ ہو
وہ ولی نہیں ہوسکتا جو صحابہ کا دشمن ہو،
وہ ولی نہیں ہوسکتا اللہ کے محبوبوں کا گستاخ ہو،
ہر سرخ لباس پہننے والی ہر عورت دلہن نہیں ہوسکتی اِس لئے اگر کوئی کسی گستاخ کو ولی کہہ دے تو بھی وہ جہنمی ہوگا ولی نہ ہوگا،
ولیوں کی نشانی ہی یہ ہے کہ یہ انعام یافتہ لوگ ہیں

# وَلیوں کا عقیدہ

اولیا کا عقیدہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ ہے۔

میڈا دین وی توں اسلام وی توں
مطلوب وی توں، محبوب وی توں !
موجود وی توں، مشہود وی توں،

وَلیوں کا عقیدہ ہے،

کملی والا سب توں سوہنا سب توں شان نرالا
بعد خدا دے سب توں صائم اُچیاں شاناں والا

وَلی کا عقیدہ صحابہ کے متعلق درست ہوگا کیونکہ گستاخِ صحابہ درجۂ ولایت کو نہیں پہنچ سکتا، اگر رافضی ہو تو ولی نہیں ہو سکتا
وَلی کا عقیدہ یہ ہوگا،

شاناں والے یار نبی دے سب دے شان اُچیرے
عشق نبی دے نور تھیں جنہاں کیتے دور ہنیرے
کون پہنچے اُس تھاں تے جتھے اصحاباں دے ڈیرے
پہنچ کی اوتھے چیل دی صائم جس تھاں بازاں دے پھیرے

یہ ہے عقیدہ وَلیوں کا
یہی صراطِ مستقیم ہے۔



ہمارا عقیدہ اولیا کا عقیدہ ہے

حق نوں اساں نہیں باطل کہنا نور نوں نار نہیں کہناں
صائم جو صدیق دا دشمن اوہنوں علی دا یار نہیں کہناں

وَلی اہلبیت کا غلام ہوتا ہے

حب آل محمد وِچ غرق ہووے
پہلی خاص نشانی ایہہ وَلی دی اے
ہے اوہ نبی دی پاک اولاد صائم
زہرا وچوں اولاد جو علی دی اے

حضراتِ گرامی !
وَلی کی پہلی نشانی یہی ہے کہ اس کا عقیدہ درست ہو،
دوسری نشانی یہ ہے کہ وہ صرف فرض نمازیں ہی نہ پڑھتا ہو بلکہ وہ اللہ کے اِس حکم کا مِصداق ہو

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

وَلی اپنے رب کے خوف سے اُس کی طرف رجوع رکھتے ہیں،
وہ اُسی سے لَو لگائے رکھتے ہیں،
وہ سجدے اور قیام کرتے ہیں
وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں،
وہ ذکر و اذکار کرتے ہیں،

اور کہتے ہیں،

رحمت دا مینہ برسا مولا
کھیتی میری اُمید دی ہری کر دے

اللہ کے ولی راتوں کو اُٹھ کر قیام کرتے ہیں،
وہ ہر وقت مالکِ حقیقی کی یاد میں رہتے ہیں،
وہ کاروبارِ زندگی میں بھی یادِ خدا نہیں بھولتے
بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

"میرا چرخہ گھوں گھوں کردا اے
نالے چرخہ کتاں نالے یاد کراں
ہتھ کار ولے دل یار ولے
میرا چرخہ گھوں گھوں کردا اے
دل میرا توں توں کردا اے،
نالے پونی کتاں نالے نام جپاں
ہتھ کار ولے دل یار ولے"

عزیزانِ من!
اولیاء اپنے ہر کام میں اللہ کی رضا کے طالب ہوتے ہیں،
ولی وہی ہے جو اپنے رب سے تعلق رکھے۔
ولی وہی ہے جو ریاکار نہ ہو،



## آج ولیوں کی موج ہے۔

آج کل تو ولائت مذاق بنادی گئی ہے۔
آج ولی بننا مشکل نہیں،
کچھ لوگ سر منڈا لیتے ہیں سر برہنہ کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ ولایت ہے۔
کوئی کپڑے اُتار کر پھرنے لگتے ہیں اور ولایت کا دعویٰ کرتے ہیں
کچھ لوگ قبرستانوں میں ڈیرا ڈال لیتے ہیں اور آتے جاتے لوگ ان سے گالیاں کھاتے ہیں کہ یہ ولی ہے۔
کچھ ان کے چیلے چانٹے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مولویوں کو کیا پتا یہ پہنچی ہوئی سرکار ہے،
میں کہتا ہوں ہاں ہاں یہ پہنچی ہوئی سرکار ہے جہنم کے گڑھے میں،
اور سنی لوگ بھی بڑے بھولے ہیں، یہ بھی گیارہویں شریف کے لنگر کا دودھ انہیں غنڈوں کو دے آتے ہیں گھر میں خواہ فاقہ ہو

لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

بہتر طریقہ یہ ہے کہ علمائے کرام کی خدمت میں پیش کریں،

عزیزانِ من !

اِن غیر شرعی جعلی پیروں کو چھوڑ دو، علماء کی قدر کرو
علمائے حق وَلی بھی ہوتا ہے۔
وَلی کی عبادت سے عالم کی نیند افضل ہے
لوگو حق و باطل کو پہچانو !
تم گیارہویں شریف کے لنگر کا دودھ جن جعلی پیروں کو
دے دیتے ہو یہ دودھ اور مکھن کھا کھا کر موٹے تازے
ہو جاتے ہیں
لوگ کہتے ہیں کہ پیر صاحب کے چہرے پر بہت نُور ہے
ارے اِتنا دُودھ اور مکھن تو گدھے کو کھلاؤ تو اُس
کے منہ پر نُور آجاتا ہے۔
میں مقررین سے بھی التماس کرتا ہوں کہ خدارا چند روپے کی
خاطر جعلی کرامتیں بیان نہ کیا کریں،
صرف وہ کرامات بیان کریں جو قرآن و حدیث سے نہ ٹکرائیں
اور وَلی اللہ بھی کبھی علماء کے خلاف بات نہیں کر سکتا جو علمائے
اہلسنت کے خلاف بات کرے وہ کبھی سچا وَلی نہیں ہو سکتا
جعلی پیروں کو علمائے حق سے بَیر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں

ملاں بس کر توں کی شرع رکھنی
شرع نال فقیر دے رہی ہوئی آ



تینوں اپنی شرع دا خیال ملاں
مینوں یار مناون دی پئی ہوئی آ

جعلی پیر مریدوں سے کہتے ہیں کہ جاؤ تمہیں پانچوں نمازیں معاف
ہیں جیسے ماں کے حق مہر میں معاف کروا کے آیا ہو۔
یہ کوئی ولایت نہیں ہے۔
بلکہ
کارِ شیطاں می کنند نامش وَلی،
اِن جعلی پیروں سے اللہ بچائے ایک عادت بھی شرعاً صحیح نہ ہو
تو بھی یہ وَلی بن جاتے ہیں، حالانکہ یہ شیطان کے چیلے ہیں۔
بہرحال! عزیزانِ من میں عرض کر رہا تھا کہ وَلی اللہ کی شان
و عظمت کا احاطہ کون کر سکتا ہے۔

## حدیثِ قدسی

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ جب کوئی میرا بن
جاتا ہے پھر وہ وہ نہیں ہوتا بلکہ میں اُس کا ہو جاتا ہوں،
اُس کا پکڑنا میرا پکڑنا ہو جاتا ہے۔
اُس کا چلنا میرا چلنا ہو جاتا ہے۔
اُس کا دیکھنا میرا دیکھنا ہو جاتا ہے۔
اُس کا سُننا میرا سننا ہو جاتا ہے۔

اُس کی زبان میری زبان ہوتی ہے

پھر کیا ہوتا ہے۔

پیرِ کامل صورتِ ظلّ الٰہ

اور پھر مقام یہ ہو جاتا ہے کہ سینکڑوں میل دُور سے اپنے لشکر کو دیکھ بھی لیتا ہے اور اپنے کمانڈر کو ہدایات بھی جاری فرما دیتا ہے۔

کہ یا ساریۃ الجبل "اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جا،

اور پھر سینکڑوں میل دور "بخارہ" میں بیٹھ کر اپنے مرید کی مشکل حل فرما دیتا ہے،

اور پھر اللہ کا ولی وضو کرتے ہوئے سینکڑوں لوگوں کو بغداد میں بیٹھے بیٹھے بچا لیتا ہے

اسی لئے تو میں کہتا ہوں

دامن ولیاں دا الیویں نہیں اَسی پھڑدے
ربّ دے میلن دا ولی سبب ہندا !
دِتا رب تقدیر بدلان والا !
ہتھ ولی دے معاملہ سب ہندا
جتھے حکم نہ عمر وچہ ٹک سکے
بوہے ولی دے کم اوہ جھب ہندا
سو ستھر رستے تے سرے تے گنڈھ صائمؔ
جدھر ولی ہندا اودھر رب ہندا

یہ ہے ولی کی شان !



# ایک مثال

اگر میں شیشہ پکڑ کر نیچے زمین پر رکھ لوں تو اُس میں اُوپر کی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں،

اُس میں بلندیاں نظر آنے لگتی ہیں

اُس میں بلندیوں پر اُڑتے ہوئے پرندے نظر آنے لگتے ہیں

شیشے کو صیقل کرنے سے ہر شے اُس میں نظر آنے لگتی ہے

ایسے ہی جب کوئی شخص ذکر و فکر سے آئینہ دِل کو مصفّا کر لیتا ہے تو پھر ساری کائنات اُس کے سامنے ہوتی ہے۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

دِل بہت وسیع ہے کائنات دِل کے اندر موجود ہے۔

چودہ طبق دِلے دے اندر تنبو وانگن تانے ہو۔

بلکہ معیارِ ولایت تو یہ ہے۔

قائم کیتا معیار قلندراں نے
بدل دیوے تقدیر تے ولی ہندا
چلے ہوئے کمان قضا وچوں
واپس کرے جے تیر تے ولی ہندا
لکھی گئی کے لوحِ محفوظ اُتے
لویں لکھے تحریر تے ولی ہندا

پھر ولی کو یہ شان مل جاتی ہے کہ اگر چاہے تو مردہ
بھی زندہ ہو جاتا ہے،
یہ لوگ کہتے ہیں

لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ — کوئی نبی نہیں
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ — کوئی ولی نہیں
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ — کوئی غوث نہیں
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ — کوئی ابدال نہیں
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ — کوئی اوتاد نہیں
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ — کوئی پیر نہیں
لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ — کوئی ماں نہیں

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

## حضرت موسیٰ اور قوم

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں تبلیغ کی،
قوم نے کہا! ہمیں اللہ دکھائیں،
حضرت موسیٰ نے فرمایا! قوم کے چالیس آدمی لیکر کوہ طور پر آجاؤ،
چنانچہ، چالیس آدمی کوہ طور پر آگئے،



حضرت گرامی!
نبی غلط نہیں کہتے، اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قوم کو ساتھ لانا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر چاہتے ہیں تو رب سے ملا دیتے ہیں، کیونکہ اللہ کا نبی سچا ہوتا ہے
جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر پہنچے اللہ کے نور کی تجلی پڑی قوم برداشت نہ کر سکی اور سب کے سب مر گئے،
حالانکہ مہمان تھے، لیکن مہمانوں نے غلطی کی، کیونکہ اللہ اپنی مخلوق پر رحم فرماتا ہے، اگر کسی پر عذاب ہوتا ہے تو مخلوق کی اپنی کوتاہی ہے۔

## حضرت موسیٰ کی گفتگو۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا! یا اللہ تم سے ملنا جرم تھا؟
اللہ نے فرمایا! نہیں،
حضرت موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ پھر انہیں مارا کیوں ہے؟
فرمایا! اگر یہ تمہاری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے، یہ انکا جرم نہیں کہ مجھ سے ملنے کی آرزو کیوں کی بلکہ یہ جرم ہے کہ میرے کلیم کی بات پر اعتبار نہیں کیا،
معلوم ہوا کہ اللہ کو ضرور مانے مگر محبوب کی زبان سے سُن کر مانے تو بات بنتی ہے،

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ میں سارے
میں بڑا مشہور ہوں ان کو زندہ کر دے

آدمی اُس وقت مرتا ہے جب اُس کا رزق
ختم ہو جائے،
ڈگ پوے اسمان تے نہیں مردے
ثابت جنہاں دِیاں رزق دیاں ڈھیریاں نے

جب تک ایک لقمہ بھی مقدر میں ہو تو موت نہیں آتی معلوم
ہوا وہ مر گئے تھے لیکن جب موسیٰ نے دعا کی تو وہ سارے
کے سارے زندہ ہو گئے،
اللہ کے نبی حضرت عیسیٰؑ نے بھی مردے زندہ کئے

## غوثِ اعظم کی کرامت

حضرات گرامی !
آپ کو حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت
سناؤں !
غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک عیسائی بات کر
رہا تھا،
عیسائی نے کہا ! آپ کا قرآن بتاتا ہے کہ میرے نبی نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مُردے زندہ کر دیئے تھے،



حضور غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ! ارے
تمہارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ فرما دیتے
یہ کام تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی بھی کر
لیتے ہیں،
عیسائی نے پوچھا وہ کون ہیں ؟
غوثِ پاک نے فرمایا ! میں ہوں،
آپ نے عیسائی کو ساتھ لیا اور قبرستان چلے گئے،
عیسائی نے ایک نہایت بوسیدہ اور پرانی قبر کی طرف اشارا
کیا کہ اِس مردے کو زندہ کر دیں ؛
فرمایا ! پہلے یہ پتہ کرو کہ اِس کا نام کیا تھا اور اِس کا کاروبار
کیا تھا،
معلوم ہوا کہ یہ ایک بوڑھے شخص کی قبر ہے جو سارنگی بجایا کرتا تھا،
آپ نے فرمایا ! کہ یہ ایسے ہی زندہ ہو یا سارنگی بجاتا ہوا زندہ ہو
اُس نے کہا ! سارنگی بجاتا زندہ ہو
غوثِ پاک نے فرمایا۔ قُمْ بِاِذْنِی اشارہ فرماتے
ہی وہ بوڑھا سارنگی بجاتا ہوا کھڑا ہو گیا،

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
یہ ہے ولی کی کرامت،

غوث الاعظم پیر میرا جد نظر کرم دی پاوے
موج آوے تے مُردے صائم ٹھوکر نال جگاوے

## چور سے قطب

محبوبِ سُبحانی
قندیلِ نورانی
غوثِ جیلانی
حضرت میراں محی الدین حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کرامت سماعت فرمائیں،
شہنشاہِ بغداد بڑا قیمتی جُبّہ زیبِ تن فرما کر کہیں جا رہے تھے،
ایک چور نے دیکھا تو اُسی کا ارادہ ہو گیا کہ یہ جُبّہ چوری کرنا ہے۔
حالانکہ چوروں کا جُبّوں سے کیا کام، لیکن جُبّہ شریف نہایت قیمتی تھا،
حضرت غوث الاعظمؓ گھر تشریف لے گئے، آپؓ نے جُبّہ شریف اُتارا اور رکھ کر اندر چلے گئے
چور اندر داخل ہوا اُس نے آپ کا جُبّہ شریف اُٹھایا اور



باہر جانے لگا تو دروازہ نظر نہ آیا،
اُس نے محبوبِ سبحانی کا جُبّہ مبارک رکھ دیا تو دروازہ نظر آ گیا
اُس نے پھر جُبّہ اُٹھایا اور باہر کی طرف چلا تو دروازہ پھر نظر نہ آیا
غوث پاک باہر تشریف لائے تو وہ ایک طرف ہو کر چھپ گیا
اِتنے میں حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا سرکار
فلاں علاقے کا ولی فوت ہو گیا ہے قطب فوت ہو گیا ہے
اس کی جگہ کسی کی ڈیوٹی لگانی ہے
غوثِ اعظم نے اس چور کو جو آپ کا جبہ چرانے کے لئے آیا تھا
اُسے بُلایا اور سینے سے لگا کر فیضِ روحانیت عطا کر دیا

باراں سال دے بیڑے مڑ کنڈھے تے لاوے
موج آوے تے آقا صائم چوروں قطب بناوے

اگر ولی کی نگاہ کرم ہو تو بیڑا پار ہو جاتا ہے

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
قرآن پاک میں اِرشاد ہوتا ہے
ولی کی شان یہ ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔

کہ خبردار نہ اِس کو کوئی خوف ہے نہ غم ہے ۔
اللہ تعالےٰ ہمیں اولیائے کرام کی سچی غلامی اور نسبت نصیب فرمائے آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن ۔



# میلا د النبی ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا ‏ ‏ ‏ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ ‏ ‏ ‏ خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن از بحرِ غم آزاد کُن
در دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبد القادرا

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگرداب بلا افتاد کشتی ‏ ‏ ‏ مدد کُن یا معین الدین چشتی

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں ، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا ، ناقصوں پر ہو کرم بحرِ محمد مصطفٰے

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ،

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

## عزت والا رسول

یہ رسول عزت والا ہے اور تم ہی میں سے ہے۔

اے خالق کائنات

تیرے ارشاد پہ قربان

تیرے فرمان پہ قربان

تیری شان پہ قربان

تیرے قرآن پہ قربان

حضرات گرامی ! قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے خواہ وہ کھلا ہو یا بند ہو

لیکن جب کھول کر تلاوت کریں تو پیارے محبوب کی نعت پاک ہے۔ خالق کائنات نے قرآن پاک میں اپنے محبوب کی شان و عظمت اور رفعت بیان فرمائی ہے

حضرات محترم ! مائیں بڑے بڑے عزت والے بیٹوں کو جنم دیتی ہیں

یہاں تک کہ بڑے بڑے ولی پیدا ہوتے ہیں



قطب و ابدال پیدا ہوتے ہیں

مجدد و مجتہد پیدا ہوتے ہیں

محدث اور مفسر پیدا ہوتے ہیں

حتیٰ کہ ! شان و عظمت والے رسول پیدا ہوتے ہیں

لیکن اے باری تعالیٰ آپ نے کسی اور کے لئے یہ الفاظ ادا نہیں فرمائے جو کہ حضور سرور کائنات کے لئے فرمائے ہیں

کہیں ارشاد فرمایا !

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

کہیں فرمایا !

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا

کہیں فرمایا !

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

کہیں فرمایا !

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

کہیں فرمایا !

وما رميت اذ رميت

کہیں فرمایا !

يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

یا اللہ ! ان تمام شان و عظمت کو بیان کرنے کا مقصد کیا ہے ؟

فرمایا ! میرا رسول میرا محبوب ہے اور اِس کی شان
بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اور بھی نبی بھیجے ہیں
میں نے اور بھی رسول بھیجے ہیں مگر میرے کسی اور نبی کا اُمتی
اُس نبی کا کلمہ پڑھنے والا اُس نبی کا کہ جس کا اس نے کلمہ پڑھا
ہے وہ اپنے نبی پر تنقید نہیں کرے گا
اگر کوئی میرے عیسیٰؑ کا کلمہ پڑھے گا تو کلمہ پڑھنے کے
بعد اُس پر تنقید نہیں کرے گا
لیکن میرے اِس محبوب کا کلمہ پڑھنے والے میرے
اِس حبیب کا کلمہ پڑھنے والے ایسے بھی بدبخت ہوں گے
جو کہیں گے کہ نبی ہمارے جیسا ہے
حالانکہ میں نے اپنے محبوب کو شان و عظمت عطا کر کے
بھیجا ہے رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے
میں نے اپنے محبوب کی شان بلند کر دی ہے
میں نے اپنے محبوب کا ذِکر بُلند کر دیا ہے
اور قرآن میں اُتار دیا ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

شان اللہ پاک نے ودھائی آپ دی

پے گئی دو جہان چ دوھائی آپ دی



ذِکر کیتا رب نے رفعنا آپ دا
شان کیویں جائے گی گھٹائی آپ دی

صانعم آپ جان نے جہان سب دی
رب دی اے آپ دا خدائی آپ دی

اور اعلیٰ حضرت کیا خوب فرماتے ہیں

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

میرے آقا پہ تنقید کرنے والو
میرے آقا کی توہین کرنے والو
میرے نبی کو اپنے جیسا تصور کرنے والو
ہمارا عقیدہ یہ ہے

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

تارے کون ہیں،

عزیزانِ من !

آج ہمارا وہ حبیب تشریف لایا ہے جس نے ہمیں دوزخ سے بچا کر جنّت میں بھیجنا ہے'

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

حضراتِ محترم !

یہ تارے آسمان والے تارے نہیں ہیں بلکہ یہ تارے انبیاء ہیں' صاحبِ شریعت انبیاء کہ جن کی شریعتیں سرکارِ عالم کے آنے سے منسوخ ہوچکی ہیں ڈوب چکی ہیں' چھپ چکی ہیں

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

یہ تارے آسمان والے تارے نہیں ہیں' یہ انبیاء ہیں'

یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں

یہ حضرت نُوح علیہ السلام ہیں

یہ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل ہیں

یہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ ہیں'

جو آتے بھی رہے اور جاتے بھی رہے لیکن ہمارے پیارے آقا امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام

پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ



اللہ نے فرمایا !

میرا پیارا حبیب بڑی آن والا ہے

بڑی شان والا ہے

بڑے مرتبے والا ہے

بڑے مقام والا ہے

بڑی عظمت والا ہے

بڑی عزت والا ہے

بڑے وقار والا ہے

حضراتِ محترم ! جس کی شان اللہ تعالیٰ بیان فرمائے جس کے ذکر کو اللہ تعالیٰ بلند فرمائے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اُس کا ذکر کم نہیں ہوسکتا'

اُس کا ذکر ختم نہیں ہوسکتا'

اُس کا ذکر مٹ نہیں سکتا'

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

سرکارِ دو عالم کی شان گھٹانے والے آپ کے ذکرِ پاک کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے والے خود ہی ختم ہو گئے

اِسی لئے تو ہم کہتے ہیں

کِس قدر سچّا ہے یہ قول رضا کا صائم
مٹ گئے آپ کے اذکار مٹانے والے

## کلیم اور حبیب

عزیزانِ مَن! حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑی شان والے ہیں کلیم اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ سے کلام کرتے ہیں گفتگو کرتے ہیں ہم کلام ہوتے ہیں

ایک دن عرض کی یا اللہ میں آپ کے کتنا قریب ہوں

فرمایا! اے کلیم تم بہت ہی قریب ہو، میں تُم سے کلام کرتا ہوں

عرض کی یا اللہ ایک بات بتائیں؟

فرمایا! پوچھو!

عرض کی یا اللہ جس حبیب کی آپ بات کرتے ہیں اُن میں اور مجھ میں کتنا فرق ہے؟

خالقِ کائنات نے فرمایا!

اے موسیٰ تو کلیم ہے اور وہ حبیب ہے، اُس میں



اور تم میں بہت فرق ہے" اُس میں اور تم میں اتنا فرق ہے کہ جب تم کوہ طور پر آؤ تو حکم ہے کہ اپنی جوتی اُتار کر آؤ"

لیکن جب میرا حبیب لامکان میں آئے تو اپنی نعلین کے ساتھ ہی تشریف لائے

تنیں جوڑے عرشاں تے آ میرے ماہی
توں عرشاں دی قسمت جگا میرے ماہی

## "بھیجا" کیوں کہا؟

حضراتِ محترم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

تحقیق آگیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور

اور فرمایا!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور ہم نے آپ کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بناکر بھیجا

حضراتِ محترم! ذرا توجہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا

کہ میں نے پیدا کیا ہے بلکہ فرمایا کہ بھیجا ہے" کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ یہ فرمادیتا کہ پیدا کیا ہے تو وقت کی تخصیص ہوجاتی"

لیکن یہ اِس لئے نہیں فرمایا کہ میرا حبیب تو بہت پہلے کا ہے۔

آدم تے پیارا کل بنیا

حضورؐ نے فرمایا!

اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا کیا"

عزیزانِ من!

نُور و نُور نے زلفاں اُسدیاں چہرہ پاک دی نُوری
خاکی خاکی آکھن والیو اُسدی خاک وِی نُوری

حضرات محترم! اگر دل میں محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمع روشن کرکے قرآن پاک پڑھا جائے تو پھر سمجھ آتی ہے اور پھر اس کے بعد عقیدہ یہی بنتا ہے

میندا دِین وِی توں تے ایمان وِی توں
میندا جسم وِی توں میری جان وِی توں



## شانِ رسالت

حضراتِ محترم! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و شان کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے "اے میرے بندے جب تم میری عبادت کررہے ہو اور اُس وقت میرا نبی تمہیں بلائے تو فوراً حاضر ہو جاؤ

حضرت اُبی ابنِ کعب نماز پڑھ رہے تھے" حضورؐ نے آواز دی" میرے غلام!

صحابی نے جلدی جلدی نماز پُوری فرمائی اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے

فرمایا! اے ابن کعب دیر کیوں لگائی

عرض کی! یارسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔

فرمایا! تمہیں پتہ نہیں خدا کا حکم ہے کہ جس وقت رسول بُلائے تو ہر کام چھوڑ کر حاضر ہو جاؤ حتیٰ کہ تم نماز بھی پڑھ رہے ہو۔

## مَسئلہ یہ ھے

بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر تم سجدے میں ہو اور ایک بار

سبحانَ ربیَ العلیٰ کہہ چکے ہو اور اللہ کے محبوب کا
بلاوا آجائے تو نماز وہیں چھوڑ کر حضور کی بارگاہ میں حاضر
ہو جاؤ
اور پھر جب حضور علیہ السلام کے کام سے فارغ ہو جاؤ تو
پھر وہیں سے نماز دوبارہ شروع کر دو اور سجدے میں بقایا
دو مرتبہ سبحانَ ربی العلیٰ پڑھتے ہوئے وہیں سے اپنی نماز
پوری کر لو"
سوال یہ پیدا ہوتا ہے !
کہ منہ کعبے سے دوسری طرف ہو گیا پھر بھی نماز نہیں
ٹوٹی ؟
ارے میں کہتا ہوں کہ نماز کیسے ٹوٹ سکتی ہے کہ منہ اگر
کعبے کی طرف سے دوسری طرف ہو گیا تو جس طرف منہ ہوا وہ
تو کعبے کا بھی کعبہ ہے

میریاں حج نمازاں لتے فرض فریضے
میری صوم وی توں تے صلوٰۃ وی توں

ارے جان لو"
" کعبہ قبلہ ہی اُس وقت بنا ہے جب میرے آقا کی
نظرِ کرم کعبے پر ہوئی



جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
اللہ تعالیٰ نے فرمایا !
لقد جآءکم من انفسکم
یا اللہ " یہ کہاں سے آیا ؟
فرمایا ! من اللہ
یا اللہ " یہ ہے کون ؟
فرمایا ! نور
تو ایک مُلاں جی آگئے " جناب ایک مسئلہ تو بتائیں ؟
میں نے کہا پوچھیں !
جناب آپ نے یہ حدیث پڑھی ہے ؟
یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور
میں نے کہا ! ہاں پڑھی ہے
اور آپ نے یہ آیت بھی پڑھی ہے
قد جآءکم من اللہ نور
میں نے کہا ! ہاں پڑھی ہے"
اُس نے کہا ! یہ دونوں باتیں اکٹھی ہو گئیں مجھے
یہ بتائیں اللہ کھاتا بھی ہے ؟
میں نے کہا ! نہیں

اللہ بیتا بھی ہے ؟

میں نے کہا ! نہیں ،

اُس نے کہا ! نبی کھاتا ہے ؟

میں نے کہا ! ہاں

اُس نے کہا ! اللہ نکاح کرتا ہے ؟

میں نے کہا نہیں ، جو اللہ کی بیویاں مانے وہ بے ایمان ہے

اُس نے کہا ! نبی کی بیویاں ہیں ؟

میں نے کہا ! ہاں

کہنے لگا پھر جناب ایسا کریں کہ اپنی عقل کا علاج کروائیں ، کہ جب اللہ تعالیٰ ہر چیز سے پاک ہے اور رسول نہیں تو پھر " اللہ میں سے کیسے ؟

میں نے کہا ! اے مولوی تجھے تو خود عقل نہیں ہے اِس لئے کہ

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

حضرات محترم !

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ فرعون سے ہوا ۔ فرعون کا دعویٰ تھا کہ میں اللہ ہوں ، میں معبود ہوں ، میں خدا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اُس کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا ،

لیکن قوم نے جب حضرت موسیٰ کے معجزات دیکھے تو



مان گئی کہ واقعی حضرت موسیٰ کا خدا سب کچھ کر سکتا ہے

جب فرعون نے دیکھا کہ اُس کی قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خدا کو مان رہی ہے تو اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بُلایا اور کہا !

اے موسیٰ ! میری طرف سے تمہیں چیلنج ہے ، میرا مقابلہ کرو ، تاریخ طے ہو گئی ،

مقابلے کا دن آگیا ، دُنیا بھی بے تحاشہ آئی ہوئی تھی ، اُدھر فرعون نے بڑے بڑے جادوگر بلائے ہوئے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے آئے ، جادوگروں نے کہا !

اے موسیٰ ! اپنا کمال دِکھاؤ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ! میں تمہارا کمال دیکھنا چاہتا ہوں ،

## نتیجہ کیا نکلا ؟

حضرت موسیٰ کی بات سُن کر جادوگروں نے رسیاں ایں اور اُن کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے میدان میں پھینک دیئے جب جادوگروں نے رسیوں کے وہ ٹکڑے میدان پھینکے تو وہ فوراً ہی سانپ بن گئے

معلوم ہُوا بعض اوقات نبی کے گستاخ اور منکر بھی شعبدہ
دِکھا سکتے ہیں۔ اور ہر شعبدہ گر ولی نہیں ہو سکتا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گستاخ ہو، آل رسول کا گستاخ
ہو یا صحابہ اور اولیاء اللہ کا گستاخ ہو اور وہ کوئی شعبدہ دکھائے
اور کرامت کا دعویٰ کرے تو وہ شعبدہ جادو تو ہو سکتا ہے
لیکن معجزہ یا کرامت نہیں ہو سکتی

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب جادوگروں نے رسیوں پر منتر
پڑھا تو وہ رسیاں سانپ بن گئیں۔

فرعون بڑا خوش ہُوا۔ کیونکہ اس کا عقیدہ تھا کہ نبی کچھ نہیں
کر سکتے۔

حضراتِ محترم!

فرعون کا کیا عقیدہ تھا۔ کہ نبی کچھ نہیں کر سکتا۔
لیکن پھر کیا ہُوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا
مُبارک پھینک دیا اور وہ عصا اژدھا بن گیا اور تمام سانپوں
کو کھا گیا۔

"حضرت موسیٰ دا سوٹا سپ کھا گیا"

## لکڑی کھا نہیں سکتی

حضراتِ محترم! لکڑی کا کام کھانا نہیں۔ کیا آپ نے



کبھی کوئی لکڑی ایسی دیکھی ہے جو سانپ کھاتی ہو یا کوئی
اور نرم غذا مثلاً حلوہ ہی کیوں نہ ہو۔ کھاتی ہو۔
ڈانگ حلوہ نہیں کھاتی۔

حلوہ بڑی اچھی چیز ہے۔ مجھے ایک آدمی کہنے لگا۔ جناب
مولوی صاحبان حلوے کے ساتھ اتنا پیار کیوں کرتے ہیں
میں نے کہا۔ اِس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حلوہ کھانا
سنت ہے اور اِس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اِس کو کھانے
کے لئے محنت نہیں کرنی پڑتی نرم غذا ہونے کی وجہ سے
اِس کے کھانے میں آسانی ہے۔

مجھے حلوے سے ایک بات یاد آگئی۔ میں ایک جگہ تقریر کے
لئے گیا تو وہاں میزبانوں نے بڑے اچھے اچھے کھانے
پکائے اور ہمارے سامنے رکھے کھانوں میں حلوہ بھی شامل تھا
اور حلوے کی پلیٹ بالکل سامنے تھی۔ میں نے حلوہ چیک کرنے
کے لئے چمچ سے حلوہ منہ میں ڈالا اور حلوہ زیادہ گرم ہونے کی
وجہ سے میرا مُنہ جل گیا۔

میں نے کنٹرول کرنے کی کوشش کی اور کافی حد تک
کنٹرول کر گیا۔ وہاں ایک لڑکا بیٹھا ہُوا تھا۔ میں نے کنٹرول
کر لیا لیکن اس سے کنٹرول نہ ہو سکا۔ اور کِھل کِھلا کر ہنس پڑا
میں نے کہا! تو تمہیں پتہ چل گیا تھا۔
جی ہاں جناب! میں دیکھ رہا تھا کہ حلوے کی نے آپ

کو پریشان کیا ہے"

میں نے کہا "بیٹے یہ الفاظ واپس لو" حلوہ ہمیں
پریشان نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ہمارا پرانا واقف ہے اور ہر وقت
اس سے ملاقات ہوتی رہتی ہے" اور بڑی بات یہ کہ حلوہ بنا
ہی ہمارے لئے ہے۔ "مَنَّ سَلْوٰی" یہ تو نبی کے وفاداروں
کے لئے بنا ہے" اور جب تک اللہ کے نبی سے پیار ہو"
حلوہ ملتا رہتا ہے"

لیکن اگر عداوت ہو تو حلوے کی جگہ کوّے لے
لیتے ہیں" حلوہ ہمارا پرانا واقف کار ہے" اُس نے کہا ! اگر
حلوے نے پریشان نہیں کیا تو کیا ہُوا تھا" ؟

میں نے کہا ! وجہ یہ تھی کہ "چمچہ بے ایمان پے گیا سی"

تو عزیزانِ مَن" میں عرض کر رہا تھا کہ عصا سانپ نہیں
کھاتا لیکن اگر سانپ کے روپ میں آئے تو کھا بھی لیتا ہے

## بشریّت کا لبادہ

اسی طرح نور بھی کھاتا نہیں ہے لیکن جب بشریت کے
لبادے میں آئے تو کھا لیتا ہے"

حالنکہ کھانے کا محتاج نہیں ورنہ آؤ بخاری شریف
کی حدیث پڑھو" حضور نے صومِ وصال رکھا



لیکن"

بناں عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار اُن کو نہیں آتی بخاری

## حضور کی مثل

حضورؐ نے فرمایا ! "اَیُّکُمْ مِثْلِیْ" تم میں سے
کون ہے میری مثل"

کیونکہ حضور کھانے کے محتاج نہیں ہیں"

نبی پیدا ہو تو پاک
لیکن ملاں پیدا ہو تو ناپاک
نبی پیدا ہوتے ہی سجدہ کرے
لیکن مُلاں پیدا ہوتے ہی گھر والوں کو پریشان کرے
نبی پیدا ہوتے ہی وہ اُمت کے لئے دعا کرے
لیکن ملاں روتا ہی رہے
نبی کی پیدائش پر اللہ تعالیٰ خوشیاں کرے
لیکن ملاں کی پیدائش پر گھر والے بھی ناخوش ہوں
اللہ تعالیٰ حضور کی ولادت پر جبریل سے فرماتا ہے
اے جبریل جھنڈے لو اور آمنہ کے مکان پر لگا دو کیونکہ
میرا حبیب آیا ہے

اور اے جبریل جھنڈے لو اور کعبہ پر بھی لہرا دو

نور و نور ہویا جگ سارا رب نے کرم کمایا

ٹھاٹھاں مار کے بحر کرم دا آمنہؓ دے گھر آیا

کعبے تے جبریل نے صائم آ پرچم لہرایا

جھنڈے لا کے منڈے ونڈ کے رب میلاد منایا

## اللہ کا فرمان

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا! آج کسی کے گھر بچی پیدا نہ ہو، میرے محبوب کی آمد کی خوشی میں سب عورتوں کے گھر لڑکے پیدا ہوں

ے

جھنڈے لا کے منڈے ونڈ کے رب میلاد منایا

کعبے تے جبریل نے صائم آ پرچم لہرایا

ارے آج وہ تشریف لایا ہے جس نے ہم جیسے گنہگاروں اور سیاہ کاروں کو بخشوانا ہے پھر ہم کیوں نہ خوشی کریں



میں کہتا ہوں سنیوں آقا کی آمد پاک پر مبارکباد دیا کرو، عید کارڈ چھپوایا کرو، مٹھائی تقسیم کیا کرو کیونکہ آج وہ آیا جس کے صدقے ہمیں سب کچھ ملا ہے

سوہنا نبی سوہنی سوہنی شان والا آگیا

جگ دیاں بیڑیاں تران والا آگیا

صائم اج پے گیا اے مل گنہگاراں دا

گنہگاراں تائیں بخشان والا آگیا

آیا نبیاں دا پیر

دیکھو نی اوہ ہادی آیا، حق دی کرن منادی آیا

آیا نبیاں دا پیر

## میلاد پاک

تو عزیزان من اب میں تھوڑا سا میلاد بیان کروں گا تمام حضرات ذوق وشوق سے سنیں

حضرات محترم! جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف

لائے ' سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ جب
آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ہونٹ ہل رہے تھے
میں نے کان قریب کئے تو آپ فرما رہے تھے

## یَارَبِّ حَبۡلِیۡ اُمَّتِیۡ

ولادت سے چند دن بعد کی بات ہے کہ حضرت آمنہؓ کے
پاس آپ کی ہمسائی بیبیاں آئیں اور آکر کہنے لگیں کہ اے
آمنہؓ ساری رات چراغ نہ جلایا کرو بلکہ بند کر دیا کرو '
آپ نے فرمایا ! میں تو چراغ نہیں جلاتی
تو ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ میں نے خود دیکھا
ہے کہ تمہارے گھر کے روشن دان سے روشنی نکل رہی تھی '
جو آسمان تک جا رہی تھی '
حضرت آمنہؓ نے یہ بات سُنی تو آپ نے اُن سے فرمایا
کہ میں نے کبھی رات کو دیر تک چراغ نہیں جلایا لیکن ایک
بات ہے کہ جب سے میرا لال پیدا ہوا ہے اُس کے
چہرے سے اتنی روشنی ہوتی ہے کہ مجھے چراغ جلانے
کی ضرورت ہی نہیں رہی

ے

ظلمتیں چھٹ گئیں نور چھنے لگا ماہ کامل سراجاً منیرا آگیا
پیر کے دن جہانوں کا پیر آگیا بے مثال آگیا بے نظیر آگیا



بعض لوگ ایسے ناسمجھ ہیں کہ وہ سرکارِ دوعالم کے
نور کے متعلق شکوک و شبہات میں پڑے ہوئے ہیں اور
اپنی ناسمجھی کی وجہ سے اُس سراجاً منیرا کے نور ہونے کا
ثبوت مانگتے ہیں کہ جو نہ صرف نور ہیں بلکہ نورٌ علیٰ نور ہیں

ے

تو یہ کہتا ہے کب ' مصطفےٰ نور ہیں
ناسمجھ وہ تو نورٌ علیٰ نور ہیں '

## حلیمہ کا مقدر

حضرات گرامی ! تو میں عرض کر رہا تھا کہ عرب شریف کے
رسم و رواج کے مطابق دائیاں نومولود بچوں کو لینے کے
لئے مکہ شریف میں آرہی ہیں ' اُن میں ایک دائی ہے جس
کا نام حلیمہ سعدیہ ہے
حلیمہ سعدیہ خود بھی کمزور ہے اور اُس کی سواری بھی
کمزور ہے حلیمہ کی سواری آہستہ آہستہ چل رہی ہے
جبکہ دوسری جلد از جلد مکے میں آئیں اور بچوں کو لیکر
چلی گئیں '
بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُن دائیوں نے مکے کے اُمراء
کے بچے لے لئے اور نبی پاک کو غریب اور یتیم سمجھ کر چھوڑ

گئیں" لیکن میں اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں"

ارے دائیاں میرے رسول کو چھوڑ کر نہیں گئیں بلکہ میرے آقا نے اُنہیں قبول ہی نہیں کیا' وہ اس لئے کہ میرا نبی غریب نواز ہے اور غرباء پر کرم فرمانے کے لئے آیا ہے"

حلیمہؓ کے دِل میں خیال آیا کہ اَب بچّہ غریب ہی ملے گا" اتنے میں ندا آئی

ے

واہ واہ نی حلیمہ تیرے تے اَج کرم کمایا جاناایں
اِک یکتا تیری جھولی وچ اَج گوہر پایا جاناایں

حضرت حلیمہ نے اپنے شوہر کو سواری کے ساتھ رکوا دیا اور خود چلتی چلتی گلیوں میں سے آقا کی گلی میں داخل ہُوئی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقدّس گھر میں داخل ہونے کے بعد جنابِ سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی خدمتِ اقدس میں سرورِ کائنات کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

آپ کی عرض قبول کرتے ہُوئے حضرتِ آمنہ نے یہ کہتے ہُوئے سرکار دوعالم کو مائی حلیمہ کی گود میں دے دیا آپ نے فرمایا!



ے

کہیا آمنہ مائی حلیمہ نُوں سُتے لیکھ جگالے چُپ کر کے
لے رحمت سارے عالم دِی سینے نال لالے چُپ کر کے
کر فکر نہ "

کر فکر نہ پچھوں آون دا، دائیاں توں مُکر رہ جاون دا
ایہہ وی سب نبیاں توں بعد آیا ایہدے ناز اُٹھالے چُپ کر کے

ایہہ رب دا نور اُجالا اے، ایہہ صائمؔ دا رکھوالا اے
ایہدے ناز اُٹھا کے جنت دا سامان بنالے چُپ کر کے

حضرت حلیمہ نے سرکارِ دوعالم حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنے کی فرمائش کی"

حضرت آمنہ نے نبیؐ پاک کو حلیمہ کی گود میں دے دیا جب مائی حلیمہ نے سرکار کے چہرے سے کمبل کو ہٹایا تو آپؐ کے وَالضُّحیٰ چہرے سے نور کی لاٹ نکلی حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ میں حیران ہو گئی اور میرا دِل انجانی لذّت اور کیف میں ڈوب گیا

حضرت سیّدہ آمنہ نے جب حضوؐر کو مائی حلیمہ کی طرف بڑھایا تو یہ غیبی آواز آرہی تھی

ے

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہؓ

بڑی تو نے توقیر پائی حلیمہ
بنی تو محمد کی دائی حلیمہ

## حضرت حلیمہ کی سواری

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں حضور کو لے کر چلی تو میری وہی سواری جو کہ پہلے سب سے پیچھے رہ جاتی تھی اب سب سے آگے جا رہی تھی

ہر طرف سے مبارک باد کا شور ہے درخت بھی مبارک دے رہے ہیں

تجھ کو صد لاکھ مبارک ہو حلیمہ دائی
آ گئے پاس تیرے عرش پہ جانے والے

پتھروں سے بھی آوازیں آ رہی تھیں

حلیمہ توں لُٹ لئی خدا دی خدائی

## کافر اور میلاد



ایک بات کرتا چلوں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو کسی کافر نے خوشی نہ کی۔ شیطان چیخیں مار مار کر رونے لگا

لیکن اگر خوشی کی تو فرشتوں نے خوشی کی
اگر خوشی کی تو اللہ تعالیٰ نے خوشی کی
اسی لئے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتے ہیں

اللہ کی سنت پر اُن کا ہے عمل صائم
میلادِ محمد کی خوشیاں جو مناتے ہیں

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب آئے اور کہنے لگے کہ یہ جو آپ جھنڈیاں لگاتے ہیں، لائٹیں لگاتے ہیں یہ کہاں لکھا ہے میں نے کہا! بھائی میں کونسا مفتی ہوں اگر مسئلہ پوچھنا ہے تو کسی مفتی سے پوچھو

ہاں یہ بتاؤ آج کیسے آنا ہوا

اُس نے کہا! جناب بیٹی کی شادی ہے آپ ضرور تشریف لائیے گا یہ کہتے ہوئے اُس نے شادی کارڈ میرے ہاتھ میں تھما دیا

جب میں شادی میں شرکت کے لئے اُن کے گھر گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں جھنڈیاں بھی لگی ہوئی ہیں اور برقی قمقمے

بھی روشن ہیں" میں نے پُوچھا یہ کیا جناب ؟
اُس نے کہا کہ مجبوری ہے " اگر ھم ایسا نہ کریں
تو ہماری بیٹی کی عزّت نہیں ہو گی"
تو میں نے کہا ! اے مولوی تو اپنے عزیزوں کو خوش
کرنے کے لئے خوشیاں کر رہا ہے لیکن ھم اللہ اور اُس
کے رسول کو خوش کرنے کے لئے خوشیاں مناتے ہیں"

ے

خوشیاں مناؤ سارے سرکار آگئے نے
کردے نے رقص تارے سرکار آگئے نے
جھنڈیاں تے جھنڈے لُونا جبریل دی ہے سُنّت
سج گئے نے سب منارے سرکار آگئے نے
سب دی سُنی گئی اے ، صائم کرم ہے رب تے
تر گئے نے ہولے بھارے سرکار آگئے نے

تو عزیزانِ مَن
حضورؐ کے تشریف لانے کی خوشی کرنا تو فرشتوں
کی سُنّت ہے" انبیاء کی سُنّت ہے بلکہ دوستو یہ تو خدا تعالیٰ
کی سُنّت ہے"
حضور کے آنے پر اگر کوئی رویا تو وہ ابلیس ہے یا
اُس کے چیلے



اب نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ خوش ہونے والا
کس گروپ میں ہے" اور رونے والا کس گروپ میں
ہے اور یہ بھی کہ اللہ سرکار کی آمد پر خوش ہونے والوں
سے خوش ہے یا رونے والے سے خوش ہے
اللہ جبریل سے خوش یا ابلیس سے خوش ہے
یقیناً اللہ جبریل سے خوش ہے۔
اللہ اپنے محبوب کا میلاد منانے والے سے خوش ہے
اللہ اپنے محبوب کے میلاد کی محفلیں سجانے والے سے
خوش ہے"
اِسی لئے تو ہم کہتے ہیں"

ے

میرے محبوب کا میلاد منانے والو
خوش ہُوا تم پہ خدا بزم سجانے والو"

لُوٹ لو آپ کی رحمت کے خزانے صائم
صدقہ محبوب کی آمد کا لٹانے والو"

یار زندہ صحبت باقی"

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن

# گُستاخ کا اَنجام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ
وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ
الْاَمِیْنُ وَ نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا    یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ    خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن اَز بحرِ غم آزاد کُن
دَر دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبد القادرا
گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما
بگرداب بلا اُفتاد کشتی    مدد کُن یا مُعین الدین چشتی

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا، ناقصوں پر ہو کرم بحرِ محمد مصطفےٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً
مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۝
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا



گرامی قدر معزز سامعین حاضرین دوستو
محفل پاک بہت پیاری ہے،
محفل پاک طیب وطاہر ہے،
اتنا بڑا اجتماع دیکھکر دل کو فرحت حاصل ہوئی اللہ تعالےٰ
ہمارا یہاں آنا قبول فرمائے اور ہمارے لئے ذریعۂ نجات
بنائے

سامعین حضرات
میں تقریر شروع کرنے سے پہلے ایک دو باتیں
آپ کے گوش گذار کرنا چاہتا ہوں
پہلی بات یہ ہے کہ تقریر کو نہایت غور سے سنیں،
دوسری بات یہ کہ جب اچھی بات سمجھ میں آئے تو سبحان اللہ
کہنے میں بخل سے کام نہ لیں،

تقریر بلا تمہید
عرب کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں وہ لوگ بتوں کی پوجا
کرتے تھے، اور بتوں کو اپنے الٰہ سمجھتے تھے حاجت روا اور
مشکل کشا سمجھتے تھے،
جس چیز کی ضرورت ہوتی بتوں کے پاس جاتے
بت ایک نہیں تھا بلکہ مختلف خدا تھے،
ہر آدمی کے مختلف خدا ہوتے تھے،
ہر کام کے لئے مختلف خدا تھے،

بارش برسانے والا خدا،
سورج چڑھانے والا خدا
کھانا دینے والا خدا
پانی عطا کرنے والا خدا،
ہر شخص کے سینکڑوں خدا ہوتے تھے،
بعض دفعہ لوگ جب کام پر جاتے تو بتوں کو ساتھ لے جاتے چونکہ بت ستوؤں کے اور گڑ کے ہوتے، کہ اگر وقت ملا تو عبادت کرلیں گے اور جب بھوک لگے گی تو مزے سے کھالیں گے،

## جہالت کی انتہا

حضراتِ محترم!
جہالت کی انتہا تھی جتنے محکمے تھے اُتنے ہی خدا تھے،
خالقِ کائنات کو یہ بات گوارہ نہ ہوئی لہٰذا ارشاد فرمایا!
"اے حبیبؐ ان کو پہاڑ پر بلاؤ"
حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام لوگوں کو پہاڑ کی چوٹی پر جمع فرمایا اور خطبہ ارشاد فرمایا، کہ اے لوگو! میرے بارے میں کیا نظریہ رکھتے ہو؟



تمام کفار و مشرکین نے کہا آپ بہت اچھے ہیں،
آپ صادق ہیں
آپ امین ہیں
آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا
آپ امانتدار ہیں آپ نے کبھی خیانت نہیں کی،
آپ جو بات کہتے ہیں سچ کہتے ہیں،
فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہو،
ایک بات عرض کرتا ہوں،
اللہ کے رسول حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے باطل خداؤں کی تردید فرمائی اور پھر اپنے خدا کا اعلان فرمایا ہے
لا الٰہ الا اللہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ،
کفار پریشان ہو کر کہنے لگے کہ یہ جو اتنے قیمتی خدا ہم نے بنائے ہیں کیا یہ خدا نہیں،
حضور نے فرمایا! نہیں،
کفار نے کہا! ہمارے تو ہر کام کے لئے خدا ہیں، اکیلا خدا کیا کرسکتا ہے،
حضور نے فرمایا! میرا خدا سب کچھ کرسکتا ہے۔
انہوں نے کہا! ہمیں یہ بات منظور نہیں
حضور نے فرمایا! خدا سے مانگو،

حضور نے فرمایا! ہمیں یہ بات قبول نہیں
اُنہوں نے کہا! خدا نے کہاں ہے
حضور نے فرمایا! وہ نظر نہیں آتا،
اُنہوں نے کہا! ہمیں جب کوئی پریشانی ہوتی ہے تو ہم
ان کے پاس آتے ہیں، ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں
جو ہمیں نظر بھی نہیں آتا ہم اس کو کیسے مان لیں؟
جو ہمیں نظر نہیں آتا اُسے کیسے مانگیں،
حضور نے فرمایا میرا خدا ہر جگہ موجود ہے، لیکن کافر نہ مانے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں
عرض کی، یا اللہ یہ کیسے مانیں گے، یا اللہ انہیں ہدایت عطا
فرما!
اللہ تعالےٰ نے فرمایا! اے حبیب ان سے فرما دو کہ میں
انہیں دروازہ بتا دیتا ہوں
یا اللہ کونسا دروازہ ہے؟
اللہ نے فرمایا

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

جو مانگیں گے میرے محبوب کے در سے ملے گا
خالق کائنات نے بتوں سے چھڑوا کر میرے محبوب کے در
کا پتہ بتایا تھا مگر ملاں نبی کا دروازہ چھوڑ کر اپنے باپ (بتوں)
کی طرف بھیج رہا ہے۔



ارے حضور کے درِ اقدس سے سب کچھ ملتا ہے
کر دی عطا ہے ذاتِ حق قاسم حضور نے
جاری ہے دو جہان تے لنگر حضورؐ دا
میرے آقا نے عرب میں جب اُجالا فرمایا تو بتوں کا مستقبل
ختم فرما دیا،

میرے نبی نے جب کہا ھُوَ اللّٰہُ اَحَد
لرزے میں آکے ہر صنم تھا ٹوٹتا گیا

اُن کا تو در ہی رحمت و بخشش کی ہے دلیل
اُن کے بھی در سے ہے کبھی خالی گدا گیا
اللہ تعالےٰ نے فرمایا

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ

میرے محبوب کے در پہ آ جاؤ اگرچہ لاکھوں جرم بھی کر لو، یہ
در ہی درِ خدا ہے۔

## اعرابی کا واقعہ

ایک اعرابی نے جب یہ آیت مبارکہ پڑھی، وہ لاتعداد گناہ
کر چکا ہے،
جب یہ آیت پڑھی تو مدینہ پاک کی طرف چل پڑا، کہ دربار

رسالت پر جا کے معاف کروالوں، جب مدینہ پاک میں داخل ہوا تو خاک مدینہ اُٹھا کر اپنے سر میں ڈال لی،

اے اعرابی تمہارے عقیدے پر قربان کہ اس خاک نے حضور کے نعلین اقدس کے بوسے لئے ہیں وہ نعلین جس نے آقا کے تلوؤں کے بوسے لئے ہیں اور وہ تلوے

جن کے تلوؤں کا دھوون آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبیؐ

معجزات محمدی ص۲۱۱ میں یہ واقعہ درج ہے،
ایک یہودی اندھا ہوگیا، بڑا علاج کروانے کے لئے حکماء کے پاس گیا لیکن کوئی علاج کارگر ثابت نہ ہوا، جب وہ یہودی مایوس ہوگیا،
اُس یہودی کی بچی مسلمان ہو چکی تھی،
ایک روز اس یہودی کی بیٹی کہنے لگی، اے میرے ابا جان مجھے ایک طبیب کی خبر ہوئی ہے، وہ اپنے باپ سے اجازت لے کر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آستانے پر آگئی،
سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آرام فرما رہے ہیں،
اُس نے اس خیال سے کہ اس کا باپ پریشان نہ ہو



پھر اُس نے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نعلین پاک پر لگی ہوئی خاک شفا کی ایک پڑیا بنالی اور لیکر واپس آگئی،
یہودی نے پوچھا، بیٹی دوائی مل گئی ہے،
لڑکی نے کہا! ابا ہاں دوائی مل گئی ہے پھر اُس نے خاکِ شفا اُس یہودی کی آنکھوں میں ڈالی تو اُس کی آنکھ روشن ہوگئی،
دوسری آنکھ میں خاکِ شفا ڈالی تو دوسری آنکھ بھی ٹھیک ہوگئی،
باپ خوش ہوگیا،
اُس نے کہا! بیٹی مجھے اس طبیب کا پتہ بتاؤ جاکر میں اُس کا شکریہ ادا کروں
بچی نے کہا! اے باپ میں اس حکیم کا پتہ بتا دوں تو اُس طبیب کو بُرا مت کہنا،
یہودی نے کہا! جس سے میری آنکھیں ٹھیک ہوگئی ہیں میں اُسکو بُرا کیسے کہوں گا،
بچی نے کہا! ابا مجھے تیری فطرت کا پتہ ہے
اُس نے کہا! بتاؤ،
بچی نے کہا! ابا میں تمہیں بتاتی ہوں کہ وہ کون ہے اور کہاں رہنے والا ہے،

مدینے شہر دے وِچ رہن والا
خدا دے عرش تے جا بہن والا
اوہ دلبند مائی آمنہ رضی دا
تے بابل ہے اوہ پیاری فاطمہ رضی دا
قدیمی شہنشہ عالی گھرانہ
حسینؑ و حسنؑ دا غمخوار نانا

یہودی اپنی بچی کو بُرا بھلا کہنے لگا کہ تیرا بیڑہ غرق، تم نے میرا ستیاناس کر دیا ہے۔
بچی نے کہا ابا جان یہ کیا کہہ رہے ہو،
یہودی نے کہا! میں تو لوگوں سے کہتا تھا کہ محمد کے پاس نہ جانا وہاں کچھ نہیں مِلتا،
میں تو کہتا تھا کہ محمد کے پاس کسی چیز کا اِختیار نہیں
میں تو کہتا تھا محمد کا وسیلہ شرک ہے
میں تو لوگوں کو روکتا تھا، اب لوگ کہیں گے کہ تُو تو ہمیں روکتا تھا اب خُود جاتا ہے،
یہودی نے کہا تیرا بیڑہ غرق تو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔

## مدرسہ دیوبند اور اِندرا گاندھی

پچھلے دِنوں اِن دیوبندیوں نے بھی اَپنے مدرسہ دیوبند



میں اندرا گاندھی کو صدارت کے لئے بُلایا تھا،
میں نے پوچھا! مولوی جی یہ کیا؟
اَب لاجواب ہو کر جواب دینے لگا! اگر کوئی خود آ جائے تو ہم اُسے کیسے روک سکتے،
ہم نے اُسے نہیں بلایا! اگر وہ آگئی تو ہم کیا کریں،
میں نے کہا جس کا آنا جانا ہو وہی آتا ہے۔
اُس نے کہا! ہم کیسے روکتے
میں نے کہا! ہاں دھیاں بھیناں نوں کدوں روک سکدا اے مولوی!
ایک بات بتاؤ! کہ تمہارا دین کیا ہے؛

## دیوبندیوں نے اِستقبال کیا

حضراتِ محترم! شائد آپ نے ٹی وی پر دیکھا ہو، دیوبندی مولوی نے اسٹیج پر اندرا گاندھی کو دعوت دیتے ہوئے کہا تھا اب آپ کے سامنے تشریف لانے والی ہیں شریمتی اندرا گاندھی
میں نے کہا! مولویو لعنت تہاڈے تے، ست ست فٹ دیاں داڑھیاں، چھتر چھتر جڈے محراب تیراں تیراں مَن دے مولوی بیٹھے ہوئے نے تے استقبال کر رہے نے

میں صدقے او مولویو تمہارے ذوق کے کہ جشنِ دیوبند
میں صدارت کے لئے چھیل چھبیلی بی بی آرہی ہے
حالانکہ قرآن فرما رہا ہے کہ عزت اللہ اور رسول اور مومنین
کے لئے ہے لیکن ان کے بڑے بڑے شیخ القرآن بیٹھے تھے
اُس وقت انہیں قرآن بھول گیا،
اس وقت یہ اندرا گاندھی کو عزت مآب کہہ رہے تھے؟
میرا خیال ہے ٹھیک ہی کہہ رہے تھے،
کیونکہ ماں بھی محترم ہوتی ہے
اب آپ کے سامنے پرائم منسٹر بھارت اندرا گاندھی خطاب
کے لئے تشریف لارہی ہیں،

## تعظیم میں قیام

جب اندرا گاندھی خطاب کے لئے کھڑی ہوئی تو تمام
ملوانے استقبال کے لئے کھڑے ہوگئے،
غور کریں کہ ان کے دین میں سرکار کی تعظیم شرک ہے جبکہ
اندرا گاندھی کی تعظیم میں کھڑے ہونا جائز ہے۔
شریمتی آرہی ہے شورے متے دیکھ رہے ہیں،
مولوی صاحب! گھبرا گئے،



یہ مناسب نہیں اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔
میں نے کہا! پچاسی سال کی عمر میں اٹھارہ سال کی لڑکی
کے ساتھ شادی کر کے پانچواں بچہ پیدا کرنے والے سے
خیر کی توقع کیا ہے۔
بحرحال! میں عرض کر رہا ہوں کہ جب اندرا گاندھی آئی تو تمام مولوی
ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہے تھے حالانکہ شریعت کا مسئلہ یہ ہے
کہ پہلی نظر معاف ہے اسی لئے مولوی دوسری نظر کی بجائے
پہلی نظر پر ہی ٹکٹکی لگا چکے تھے،

## مولویوں کی داد

حضراتِ محترم!
جب میں خطاب کروں گا تو آپ کہیں گے واہ
سبحان اللہ واہ شاہ جی، آپ نے کمال کر دیا خوش رہو
تم پہ قربان، یہ داد ہے،
اور جب وہ تقریر کر رہی تھی تو مولوی بھی یہی کہہ رہے تھے
خوش رہو،
قربان تجھ پہ،
جیتی رہ،
فِٹے منہ اور لاکھ لعنت ایسی مولویت پر۔

## ایک ضروری بات

حضراتِ محترم !
ہم میں رواج ہے کہ جب کوئی ملے تو اُسے کہتے ہیں السلام علیکم ۔
جب اندرا گاندھی آئی تو مولویوں نے کیا کہا " السلام علیکم
اگر مولوی نے کہا ! نمستے تو لاکھ لعنت ہے
اگر مولویوں نے کہا ! ہم ماتھا ٹیکتے ہیں تو پھٹے منہ
اگر مولویوں نے کہا السلام علیکم تو جائز ؛ اندرا کو جائز ہے؟
اور اگر ہم یارسول اللہ السلام علیکم کہہ دیں تو شرک ہو جاتا ہے ،

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

اِن مولویوں نے وہاں اندرا گاندھی کے ساتھ کھانا کھایا
ایک ایک مولوی دو دو مرغے ہڑپ کر گیا ،
لیکن یہ گیارہویں شریف کا حلوہ نہیں کھائیں گے
یہ مدینے کے تاجدار کے نام کی کوئی چیز نہیں کھائیں گے



جب قرآن پاک پڑھ کر کھانا کھاؤ گے تو تمہارے ساتھ نہیں کھائے گا ،

## ایک ذاتی تجربہ

میں نے ایک مرتبہ سوچا کہ آزماؤں ، ایک بار جبکہ تحریکِ ختمِ نبوت چل رہی تھی ،
میں نے بیوی سے پوچھا کھانا ہے ؟
اُس نے کہا ! کھانا پکانا پڑے گا ،
میں نے کہا ! رہنے دو ہم باہر سے کھالیں گے ، میں جب باہر نکلا وہاں ایک گرمے کی ریڑھی والا گرما بیچ رہا تھا
میں نے ۱۲ روپے کا گرما خریدا اور باغ میں بیٹھ کر کھانے کے لئے جا بیٹھا میرے ساتھ میرا ایک ساتھی تھا ، اتنے میں ایک بلڈوزرِ ملت مولوی آگیا ۔
میرے ساتھی نے کہا شاہ جی گرما گیا ،
میں نے کہا کوئی بات نہیں ابھی علاج کر لیتے ہیں ،
میں نے گرمے پر ختم شریف پڑھنا شروع کر دیا اور دعا کی کہ یا اللہ اِس کا ثواب حضور غوث پاک کے حضور پیش کرتے ہیں قبول فرما ،
دعا کے بعد میں نے کہا آیئے مولانا تشریف لائیں ،

مولوی نے کہا! نہیں شاہ جی،

مَیں نے کہا! تھوڑا سا؟

اُس نے کہا! نہیں شاہ جی میں ابھی کھانا کھا کے آیا ہوں

میں نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے بچ گئے ورنہ یہ ملعون ہمیں لے ڈوبا تھا،

حضرات یہ میرا پریکٹیکل ہے کہ اگر کھانے پر قرآن پڑھ لیں تو ساتھ نہیں کھا سکتا

## گھومتے رہو

جب شیطان بارگاہِ الوہیت سے نکالا گیا اُس نے اللہ سے اِلتجا کی عبادت کا ثواب؟

اللہ تعالےٰ نے فرمایا! اے شیطان تمہیں میرے قانون کا پتہ نہیں؟

میری خواہ کوئی کتنی عِبادت کرے لیکن میرے پیاروں سے دشمنی کرے، تو اس کی کوئی عِبادت قبول نہیں،

شیطان نے پوچھا مولا اَب کیا پروگرام ہے ؟

اللہ نے فرمایا! فَاخْرُجْ نکل جاؤ

اُس نے کہا اچھا تو میرا سامان دے دو چنانچہ اپنا بسترا اور لوٹا لئے گاؤں گاؤں گھوم رہا ہے۔



امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار نہیں کیا بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ مصطفٰےؐ چمکتا دیکھ کر جل گیا اور انکار کر دیا اور آج تک حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کا انکار کر رہا ہے

یہ ایک کبت پڑھتے ہیں

نبی دے وی دو ہتھ میرے وی دوای آ
نبی دے وی دو پیر میرے وی دوای آ
نبی دیاں وی دوای اکھاں میریاں وی دوای آ
نبی دا وی ویاہ ہویا میرا وی ہویا آ،
فرق تے کوئی وی ناہیں ۔

## مسئلہ حل ہوگیا

مَیں نے یہ سنا تو مولوی سے پوچھا مولوی یہ مثال درست ہے؟

اُس نے کہا ہاں،

میں نے کہا! مسئلہ حل ہوگیا، تم میں اور ابوجہل میں کوئی فرق نہیں،

ابوجہل دے وی دو ہتھ تیرے وی دو آ
ابوجہل دیاں وی دو اکھاں تیریاں وی دو ای آ،
ابوجہل دے وی دو پیر تیرے وی دو آ،
فرق تے کوئی وی ناہیں

## حضور بے مثال ہیں

امام الانبیاء، تاجدار رسل، حبیبِ کبریا، رحمۃ للعالمین تو بے مثل ہیں،

علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں۔

کوئی مثل نہیں جانی دی
قسم خدا کھاوے جہدی چڑھدی جوانی دی،

## اگر تم نبی کی طرح ہو

ارے مولوی اگر تم میرے نبی کی مثل ہو تو جو کام میرے آقا نے کیئے تم بھی کر کے دکھاؤ۔

میرے آقا نے چاند کو اشارا ہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا،

میرے آقا اگر اشارہ فرمائیں تو بادل برسنا شروع ہو جائیں



آقا نے اشارہ فرمایا تو سورج لوٹ آیا،

مولوی کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟

اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو میرے آقا کی مثل کیسے ہو سکتے ہو

اللہ نے ارشاد فرمایا،

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَ
ان کے دلوں میں بیماری ہے

## اَب بھی توبہ کر لو

اِن بدبختوں کے دلوں میں بیماری ہے، یہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں اور اِن کی بیماری بڑھتی رہتی ہے،

ارے مولوی میں تجھے مشورہ دیتا ہوں، کہ اب بھی توبہ کر لو اگر یہ وقت گذر گیا تو کچھ باقی نہ رہے گا،

ارے اگر تم میری بات نہیں مانتے کم از کم اپنے مولوی نور حسین گرجاکھی وہابی کی بات مان لو

نور حسین کہتا ہے،

باجھ محمد تینوں کسے نہیں چھڑاونا
وچہ مصیبت تیرے کسے کم نہیں آؤنا
اج سن ادھناں تائیں

عزیزانِ من !

میں عرض کر رہا ہوں ہر شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ کھاتے ہیں،

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں
عجَب ہیں یہ کھانے اور غرّانے وَالے

یں وَاقعہ بیان کر رہا تھا کہ یہودی اپنی لڑکی پر خفا ہوتا رہا کہ میں تو لوگوں سے کہتا رہا ہوں کہ نبی کچھ نہیں دیتا ، تم نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا،
اُس نے چھری لی اور اپنی آنکھوں پر ماری اور کہنے لگا مجھے آنکھیں نہیں چاہییں،
اُس نے چھری کا وَار کیا اور آنکھ پھوڑلی ، لیکن آنکھ خود بخود ٹھیک ہوگئی۔
اُس نے دوسری آنکھ پر وَار کیا مگر آنکھ کی پتلی پھر اپنی جگہ پر وَاپس چلی گئی۔
کئی بار ایسا ہوا، تو اُس نے غصے میں چھری پھینک دی، یہودی کے [illegible]یں غیبی صدا آئی ،
اے رسول کے منکر تم بے ایمان ہو تمہیں چاہیے کہ تم رسول اللہ کو مانتے لیکن تم ایسے بے شرم ہو کہ تمہیں کچھ



شرم نہیں آتی ،
جاؤ اَب ساری زندگی آنکھیں رکھنے کے باوجود پریشان ہوتے رہوگے ، ساری زندگی روتے رہوگے کیونکہ نبی کی عطاؤں کے منکر کا یہی انجام ہے۔
حضراتِ محترم !
گستاخانِ رسول کا انجام عبرتناک ہوتا ہے اور قدرت اُن سے ایسا ہی انتقام لیتی ہے۔
ہمارا عقیدہ ہے

نہیں جس کے دِل میں محبت نبی کی
خدا کی قسم وہ مسلماں نہیں ہے
مسلماں ہونا تو مشکل بہت ہے
وہ اِنساں ہو کر بھی اِنساں نہیں ہے

ہمیں کیا اے وَاعظ تو مانے نہ مانے
قدم مصطفےٰ کے ہیں کعبہ ہمارا
بجز اِس کے کوئی بھی حامی جہاں میں
نجات و شفاعت کا ساماں نہیں ہے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

# جنّت کا راستہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا　يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ　خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

اِمداد کن اِمداد کن از بحرِ غم آزاد کن
در دین و دُنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگردابِ بلا اُفتاد کشتی　مدد کن یا معین الدین چشتی

حضرتِ شیر محمد آفتاب علم و دیں ، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا ، ناقصوں پہ ہو کرم بحرِ محمد مصطفٰے

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا



حضراتِ گرامی !

قاری صاحب کے حکم پر حاضرِ خدمت ہو گیا ہوں اللہ تعالےٰ مجھے حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو اور مجھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ اِس محفل کو میرے اور آپ کے لئے ذریعۂ نجات بنائے ،

میرا معمول ہے تقریر بلا تمہید ،

حضراتِ محترم !

ہر شخص کی آرزو ہے کہ اُسے نجات حاصل ہو اور اُسے جنّت عطا ہو ،

ایک شخص سخت سردی میں وضو کرتا ہے ، اُس سے پوچھیں تمہیں کیا مصیبت ہے ؟ کہ اتنی سردی میں ٹھنڈے پانی سے وضو کر رہے ہو اُس کا جواب ہوگا اِس لئے کہ اللہ اور رسول راضی ہوں اور مجھے جنّت مِل جائے

سُنّیوں سے پوچھا جائے کہ تم اللہ کی راہ میں اور محفلِ میلاد پر اتنا خرچ کیوں کرتے ہو ،

اُن کا جواب ہوگا کہ ہم یہ عمل اِس لئے کرتے ہیں کہ جنّت مِل جائے ،

## سرکار کا اعزاز

جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مخالف ہوگا جہنم اُسی کے لئے بنایا گیا ہے
جہنم جلایا گیا اور ہمیشہ گرم رہے گا، لیکن یہ معراج کی رات حضور کے اعزاز میں سرد کردیا گیا

## عقیدہ باعثِ نجات ہوگا

حضراتِ گرامی، انسان اللہ کی عبادت کرتا رہتا ہے ریاضت کرتا ہے کہ اس کو ان صالح اعمال کے صلے میں جنت مل سکتی ہے
حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے
کچھ شہید جنت میں نہیں جائیں گے،
کئی نمازی جہنم میں جائیں گے
کئی سخاوت کرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔
عزیزانِ گرامی!
اگر ہر نمازی جنت کا حقدار بن سکتا تو مسجدِ ضرار والے بھی نمازیں پڑھتے تھے،



اللہ اللہ کرتے تھے لیکن جہنمی ہیں
اس لئے کہ جنت میں جانے کے لئے صرف اعمال کی ضرورت نہیں ہے بلکہ پہلی بات ہے عقائد، جو آیت میں نے تلاوت کی ہے
اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے ایمان کی بات ہے

السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

اے حبیب خواہ وہ پہلے کے ہوں
خواہ بعد میں آنے والے ہوں
خواہ بڑے ہوں
خواہ چھوٹے ہوں
خواہ شاہ ہوں
خواہ گدا ہوں
لیکن اے حبیب آپ پر ایمان لائیں،
پہلی شرط ایمان لانا ہے

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

جنت کے لئے سب سے پہلی شرط میرے حبیب مدینے کے تاجدار

کا غلام ہو،

اِس لئے کہ گستاخ رسول جنّت میں نہیں جا سکتا، حالانکہ شیطان بھی بڑا نمازی تھا،

## شیطان مردُود ہوگیا

حضراتِ محترم!

اُس کا اور کوئی کاروبار نہیں تھا،

کھیتی باڑی نہیں تھی،

دوکان نہیں تھی،

نہ اُس کی ماں تھی

نہ اُس کا باپ تھا،

اُس کا کام تھا اللہ کی عبادت کرتے رہو

جب اللہ تعالٰے نے اپنے نبی کو پیدا فرمایا اور فرشتوں سے کہا،

اے فرشتو، آدم کو سجدہ کرو،

فرشتوں نے کہا! یا اللہ یہ کون ہے؟

اللہ نے فرمایا! اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَه

یہ میرا خلیفہ ہے

یہ میرا نائب ہے



میرا نبی ہے،

اور تمام فرشتے سجدے میں چلے لیکن ابلیس اکڑ گیا

اللہ نے فرمایا! تمہیں کیا ہوا

اُس نے کہا! اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ، میں اِس سے اچھا ہوں

## کچھ لوگوں کا عَقِیدہ

حضراتِ محترم! آج بھی کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ ہم سب سے اعلٰے ہیں،

اگر ولی کی بات کرو تو کہتے ہیں "اسی کہڑا گھٹ آں"

اگر نبی کی بات کرو تو بھی ایسے ہی کہہ دیتے ہیں

اَسْتَغْفِرُاللہ۔

## لطیفہ

ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا! حضرت صاحب کو کھانا دو،

بیوی نے پُوچھا! کون حضرت صاحب

اُس نے کہا! میں ہوں حضرت صاحب

بیوی نے کہا! کسی نے حضرت صاحب کہا نہیں خود ہی بن بیٹھے ہو"

اُس نے کہا! بیس دن ہو گئے ہیں تہجد پڑھتے ہوئے
اگر لوگوں کو شرم نہ آئے تو میں بھی اپنے آپ کو نہ کہوں
تو میں عرض کر رہا تھا، ابلیس نے سجدہ نہیں کیا،

## سجدہ نہیں کیا

ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور کہا کہ میں اتنے عرصے کا
عبادت گذار ہوں، اور اسے آج پیدا کیا ہے۔
میری اتنی عبادت کا کیا ہوا؟
میری اتنی ریاضت کا کیا ہوا؟
میری اتنی توبہ کا کیا ہوا؟
میں اتنا عرصہ تیری تسبیح کرتا رہا
اللہ نے فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا! تمہیں کیا خبر ہے
ارے میں نے تو اسے تم سے زیادہ علم عطا فرمایا ہے۔

## اِمتحانِ علم

اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ ان
چیزوں کے نام بتاؤ،
فرشتوں نے کہا! یا اللہ ہم نہیں جانتے



اللہ تبارک وتعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو حکم
فرمایا! آدم تم اِن اشیاء کے نام بتاؤ، تو حضرت آدم علیہ السلام
نے ایک ایک چیز کا نام بتا دیا،

## علم کی فضیلت

حضراتِ گرامی، ضمناً ایک بات بتاتا چلوں، حضرت آدم
علیہ السلام کی فضیلت علم کی وجہ سے تھی،
شیطان لعین حالانکہ ذکر واذکار میں زیادہ تھا،
لیکن علم حضرت آدم کے پاس زیادہ تھا، فرمایا کہ علم کی فضیلت
عبادت سے زیادہ ہے۔
لہٰذا آج عبادت کرنے والے جھک جائیں عالم کے سامنے
تاکہ معلوم ہو جائے کہ علم کی فضیلت زیادہ ہے۔
آج کل لوگوں میں حیا نہیں ہے کہ علمائے کرام کی تذلیل
کرتے ہیں تمسخر اڑاتے ہیں،
ان کو معلوم نہیں کہ علم والا اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے
اور عالم کی توہین کرنے والا بارگاہ خداوندی میں شیطان ہے
مردود ہے،
درِ الٰہ سے دھتکارہ ہوا ہے
اور لعنت کا طوق گلے میں ڈالے ہوئے ہے،

اللہ تعالٰی نے شیطان سے کہا،

وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ

تم کافروں سے ہو گئے

اس نے کہا! یا اللہ میری عبادت کا کیا ہوا

فرمایا! فَاخْرُجْ نکل جاؤ

گستاخ رسول کی کوئی عبادت قبول نہیں، دفع ہو جاؤ میری بارگاہ سے نکل جاؤ،

حضرت آدم علیہ السلام کی شان تو اعلٰی ہے لیکن ہمارے آقا خاتم النبیین کی فضیلت کا اقرار تھا، آپ کی فضیلت کا اقرار تو انبیاء کرتے تھے،

اگر کوئی امام الانبیاء کی برابری کا دعویٰ کرے تو وہ شیطان سے بدتر ہے۔

## ہمارا عقیدہ

حضور کو ایسے مانو جو عقیدہ صحابہ کا ہے،

ہمارا عقیدہ صحابہ کے مطابق ہے

ہم حضور کو بے مثل مانتے ہیں

ہم حضور کو بے مثال مانتے ہیں،

ہم حضور کو مالک و مختار ہیں،



## حضور قاسم ہیں

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کروا رہے تھے کہ دریائے رحمت جوش میں آ گیا

فرمایا سَلْ ربیعہ، ربیعہ مانگو

عرض کی! حضور میں آپ سے آپ ہی کو مانگتا ہوں،

تجھ سے تجھی کو مانگ کر اچھا رہا منگتا ترا

یہ تو صحابی کی چوائس تھی کہ اس نے آقا کی طلب کی مگر میرے آقا نے ہر چیز کی طلب کی اجازت فرمائی تھی کہ کائنات کی ہر چیز مجھ سے مانگ لو

میں قاسم نعمت ہوں ہر چیز دے سکتا ہوں،

## حدیث

ایک اور حدیث مبارکہ پیش کر رہا ہوں، اگر حدیث نہ ہو تو پچاس لاکھ روپے انعام دوں گا، میں تم سے کچھ نہیں مانگوں گا، بلکہ کہوں گا چھوڑ دو غلط عقیدے کو حضور کے

سچے غلام بن جاؤ،

بخاری مسلم ترمذی میں یہ صحیح ترین حدیث موجود ہے،
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ
صحابی آئے اور عرض کی
یارسول اللہ نظرِ کرم فرمائیں، ہم ہلاک ہو گئے ہیں
صحابہ نے کہا،

کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یارسول اللہ
تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا یارسول اللہ

یارسول اللہ نگاہ کرم فرمادیں،

چڑھے طوفان غم دے اوندے نے حسام دے دل لکھاں
بچاؤ یارسول اللہ بچاؤ یارسول اللہ

صحابہ نے کہا! یارسول اللہ خشک سالی ہے، فصل تباہ ہوگئی
ہے، بارش نہیں ہو رہی کرم کریں،
اے وقت کے مفتیو، صحابی پر فتویٰ لگاؤ،
کیا نبی سے مانگنا شرک ہے؟
کیا صحابہ کو اللہ ہی سے مانگنا چاہیے تھا؟
لیکن غور کرو صحابی میرے آقا حضور نبی اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کر رہا ہے۔



صحابی کہہ رہا ہے یارسول اللہ ہم بھوک سے مر جائیں گے
صحابی قاسم نعمت سے رزق مانگ رہا ہے،
میرے نبی نے دعا نہیں مانگی اور صحابی کو منع بھی نہیں فرمایا
کیونکہ یہ شرک نہ تھا،
اگر شرک ہوتا تو حضور روک دیتے کیونکہ نبی تو شرک سے
روکنے کے لئے آیا ہے،
علمائے،

## علماء سے اپیل

علمائے اہلسنت وجماعت کی خدمتِ اقدس میں گذارش ہے
کہ علمائے حق نبوت کے جانشین ہیں اور جو عالم برائی سے
نہ روکے وہ غلط ہے،
مجھ پر چھیاسی مقدمات ہوئے ہیں اور ہمیشہ حق بات کہنے سے
کبھی نہیں کترایا،

## ایک ضروری بات

ایک بے نظیر بھٹو کے دور میں خطاب کر رہا تھا
دورانِ خطاب حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ بیان

کہہ رہا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عورت کی حکومت تسلیم کرنے سے اِنکار کر دیا تھا اِس لئے ہم بھی عورت کی حکومت تسلیم کرنے سے اِنکار کرتے ہیں،

منسٹر مہمانِ خصوصی تھا، اُس نے سٹیج پر ہی مجھ سے کہا مولوی صاحب ہوش سے خطاب کریں،

مَیں نے کہا! تم کون ہو؟

اُس نے کہا! مَیں منسٹر ہوں،

مَیں نے کہا! چل وڈ ے منوا تلملات نیواں نیواں ہو کے نہیں تے چھتر ماراں گا تینوں پتہ نہیں میں رسول اللہ دا غلام آں،

خُدا کی قسم! ساری زِندگی حق بات کی، سچی بات کی اور غلط بات کو سرِ عام ٹھکرایا ہے

کروں مدحِ اہلِ دوَل رضا
پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا
مرا دین پارۂ ناں نہیں،

کیونکہ!

جُرم دیکھ کر نبوت خاموش نہیں رہتی



غلط کام پر نبوت خاموش نہیں رہتی

غلط کام پر کفر پر نبوت خاموش نہیں رہتی

شرک پر نبوت خاموش نہیں رہتی

ناجائز کام پر نبوت خاموش نہیں رہتی

لیکن میرے آقا نے صحابی کو مانگنے سے منع نہیں فرمایا کیونکہ حضور سے مانگنے سے مصیبتیں ختم ہوتی ہیں

حضور نے دعا نہیں مانگی بلکہ اُنگلی کا اشارا کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا،

تیری اُنگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجہ چِر گیا

مختارِ کل آقا کی اُنگلی اُٹھ جائے تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے،

سورج دوبارہ پلٹ آیا،

درخت چل کر آجائیں

پہاڑ کلام کرنے لگیں،

آقا کا اِشارا ہو جائے تو بادل آجائیں،

آقا کا اِشارا ہو جائے تو بادل برسنے لگیں

آقا کا اِشارا ہو جائے تو بادل چھٹ جائیں،

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ نے بارش کے لئے درخواست کی،

آپ نے اِشارا فرمایا تو بادل آ گئے،

صحابہ کہتے ہیں ہم نماز کی حالت میں تھے کہ بارش آگئی، اور اتنی موسلا دھار بارش تھی کہ ہماری ڈاڑھیاں بارش کے پانی سے تر ہوگئیں،

جس طرف شاہِ دوعالم کے اشارے ہوگئے
اس طرف کونین کے سارے نظارے ہوگئے

آپ نے ارشاد فرمایا تو

ارشاد ہوا سورج لوٹا پایا جو اشارا چاند چرا
بادل برسا رِم جھم رِم جھم جب حکم حبیب خدا پایا

میرے نبی کے اشارے سے بادل آگئے، معلوم ہوا اللہ نے پوری کائنات اپنے حبیب کے زیرنگیں کردی ہے،

## صحابہؓ آقا سے مانگتے ہیں

صحابہ کا حضور کے دربار سے مانگنا اور آقا کا منع نہ فرمانا آقا سے مانگنے کے جواز پر زبردست دلیل ہے
عزیزانِ من، عقیدہ صحابہ جیسا ہونا چاہیئے،



# صحابہؓ کا عقیدہ

آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک صحابی آیا،
صحابی نے عرض کی یارسول اللہ مجھ سے جرم ہوگیا ہے میں حالتِ صوم میں اپنی بیوی سے قربت کر بیٹھا ہوں،
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، روزے رکھو
عرض کی! حضور اتنی طاقت نہیں،
فرمایا! ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ،
عرض کی! حضور غریب ہوں،
فرمایا! یہ کھجوروں کا ٹوکرا لے جاؤ اور اسے غریبوں میں بانٹ دو
صحابی نے عرض کی یارسول اللہ سب سے غریب ہوں،
آپ نے فرمایا جاؤ خود کھاؤ، اپنے گھر والوں کو کھلاؤ تمہارا کفارہ ادا ہوجائے گا،
صحابہ کا عقیدہ درِرسول سے مانگنے کا عقیدہ ہے
صحابی آقا کو مختارِ کل سمجھتے تھے،
صحابہ ہر مشکل وقت میں حضور سے مدد مانگتے
صحابہ ہر مشکل میں حضور کو پکارتے،

حضراتِ گرامی !

جنّت درِ رسول سے ملے گی، بغضِ رسول سے جنت نہیں جہنم میں جاؤ گے،

بشارت میرے نبی نے دی ہے، کہ اعمال اچھے کرو تو تمہیں جنّت ملے گی،

## ایک مثال

آپ حضرات کو سمجھانے کے لئے ایک مثال دوں، کہ اچھے اعمال کرو تو تمہیں جنت کیسے ملے گی،

مثال :-

قاری صاحب مجھے ایک لاکھ روپے دیں کہ شاہ صاحب یہ لاکھ روپیہ آپ مستحق لوگوں میں تقسیم کردوں،

میں پچاس ہزار خود رکھ لوں اور پچاس ہزار اپنے بچوں کو دے دوں،

قاری صاحب پوچھیں شاہ جی رقم تقسیم کردی،

میں کہوں جی ہاں شاہ جی نے چونکہ مستحق لوگوں کو نہیں دیا اس لئے بددیانتی ہوگی،

اب آپ غور فرمائیں، جنت اللہ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہے،



جنت میرے نبی نے لوگوں میں تقسیم کرنی ہے،

میرے نبی نے جن جن کو جنت کی بشارتیں دی ہیں اُن سب کو اعلیٰ ماننا پڑے گا،

اگر کوئی صحابہ کو جنتی نہیں مانتا وہ نبی پاک کی تقسیم پر شک کرتا ہے،

اور جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تقسیم پر شک کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے،

میرا نبی جنت تقسیم فرماتا ہے، اور صادق و امین نبی کی تقسیم پر شک نہیں ہونا چاہیئے،

## دو باتیں

حضراتِ محترم !

بخشش کے لئے دو باتیں ضروری ہیں،

اوّل، محبتِ رسول :- کیونکہ حبِ رسول کے بغیر مومن نہیں ہوسکتا،

دوم :- اچھے اعمال،

دوستو پہلی بات زیادہ اہم ہے، محبتِ رسول نہ ہو تو اعمال بیکار ہیں، اگر اعمال میں کمی بھی ہو تو حضور کی محبت اور شفاعت سے ہی بیڑا پار ہو جائیگا،

# مومن نبی کا وفادار ہے

حضور علیہ السلام محفل میں تشریف فرما تھے آپ کے صحابہ کرام بھی حاضر خدمت تھے،
حضور علیہ السلام نے فرمایا ! ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مومن جیسی ہو
صحابہ کرام نے عرض کیا ! یارسول اللہ اللہ اور اُس کا رسول جانے،
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کھجور، موسم خواہ کوئی ہو، کبھی پت جھڑ نہیں ہوا،
خواہ گرمی ہو،
خواہ سردی ہو،
طوفان لاکھ آئیں، لیکن پتے نہیں جھڑیں گے،
ایسے ہی مومن کی مثال ہے، خواہ حالات کوئی ہوں وہ اپنے نبی کا وفادار رہے۔
نیک لوگوں کا عقیدہ ہے۔

عاشق جان نبی توں صدقے کردے رہندے
سر نذرانہ پیراں اُتے دھردے رہندے

بلکہ اُن کا حال یہ ہے



صائم بھکھ ستاندی کدی نہ اوہناں تائیں
ہوکے جیہڑے پاک نبی دے در دے رہندے

## ایک بات

حضرات محترم !
بیوی اپنے شوہر کی وفادار ہوتی ہے، اور اپنے شوہر سے اعلیٰ کسی کو نہیں سمجھتی خواہ ملک کا صدر ہی کیوں نہ ہو لیکن بدکردار عورت اپنے شوہر پر تنقید کرتی ہے کہ اسی طرح نیک لوگ اپنے مالک کے وفادار ہوتے ہیں اور بدکردار مالک پر تنقید کرتے ہیں،
نیک کہتے ہیں

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

وہ تو سرکار کی محبت میں یہ کہتا ہے

پہلا خدا کی ذات کا مظہر تمہیں تو ہو
سب کائنات حسن کا مقصد تمہیں تو ہو

عاشق اپنے محبوب کے اوصاف پر نظر رکھتا ہے، تو جو محبوب

محبوب خالق بھی ہو اور جس کے کائنات کو وجود ملا ہو اُس کی شان و عظمت کا کیا کہنا،

دم سے تمہارے ہی ملا کونین کو وجود
عالم کے آقا نور کا پیکر تمہی تو ہو

عزیزانِ من!
میری گذارش ہے کہ آقا کے ساتھ تعلق رکھو، برے اعمال سے توبہ کرے تو جنت ملے گی،

اپنے بیماراں نوں دامن دی ہوا دیندے نے
بگڑی تقدیر زمانے دی بنا دیندے نے

جرم کر کے جے گنہگار وی آوے ڈردے
بخش دیندے نے تے اللہ توں چھڑا دیندے نے

دعا ہے کہ اللہ تعالے ہم سب کو سرکار کی شفاعت عطا فرمائے آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن



# نورِ اوّل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

اِمداد کن اِمداد کن اَز بحرِ غم آزاد کن
در دین و دُنیا شاد کن یا شیخ عبد القادرا

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

بگرداب بلا افتاد کشتی مدد کن یا معین الدین چشتی

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں، جلوۂ آئینۂ حق انوار رب العلیں
معدن جود و کرم چشمۂ صدق و صفا، ناقصوں پہ ہو کرم بحر محمد مصطفےٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُور

ترجمہ، تحقیق آگیا تمہارے پاس اللہ کا نور اور روشن کتاب

آنے والے کے لئے تین باتیں ہوتی ہیں،

نمبر ایک کون آیا ہے،

نمبر دو کہاں سے آیا ہے

نمبر تین کیوں آیا ہے اور آنے کا مقصد کیا ہے۔

## آنا وہ ہے -

حضرات گرامی! آنا وہ ہے جو پہلے موجود ہو، جو پہلے موجود نہ ہو وہ نہیں آسکتا،

مثلاً یہاں شبیر حسین آیا ہے، اگر پہلے موجود تھا تو یہاں آیا اگر نہ ہوتا تو آتا کیسے؟

ایسے ہی سرکار کا نور موجود تھا جبھی آیا،

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں

كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے،

حضرات گرامی! انشاء اللہ میری دلیل قرآن مجید اور حدیث رسول سے



نکتہ آفرینی میری ذہنی کاوش سے ہوگی اور شعر میرا ذوق ہوگا

## نبوّت کب ملی؟

سرکار مدینہ سرور سینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کب ملی!

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور کو نبوت چالیس سال بعد ملی میں کہتا ہوں کہ یہ بات درست نہیں، میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت چالیس سال بعد نہیں ملی آپ نے اعلانِ نبوت چالیس سال بعد فرمایا ہے،

کیونکہ سرکار نے فرمایا كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

## ایک اور دلیل :-

قرآن پاک میں میثاق موجود ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین

اللہ تعالیٰ نے سب انبیاء سے عہد لیا کہ جب تمہارے پاس رسول آجائے تو اس پر ایمان بھی لانا اور اس کی مدد بھی کرنا،

قرآن میں ہے کہ اللہ تعالے نے سب انبیاء سے سرکار کی رسالت کا اقرار لیا،

قرآن کہتا ہے سرکار اُس وقت بھی نبی تھے ،

حدیث کہتی ہے سرکار اُس وقت بھی نبی تھے ،

اگر تم کہتے ہو کہ ہمارا عقیدہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے تو پھر اِسکو مانو کہ سرکار ہر شئے سے پہلے بھی اللہ کے نبی تھے ، اور اگر تم انکار کرو تو تم بہت بڑے جھوٹے اور منکرِ قرآن وحدیث ہو، اگر میری بات غلط ہو تو دس لاکھ روپیہ اِنعام دوں گا،

## ہمارا عقیدہ

ہمارا عقیدہ ہے حضور کائنات کے نبی ہیں ، حضور کا نور نورِ اول ہے

تم کہتے ہو کہ سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ محض عرب کے چرواہے تھے'

میں کہتا ہوں ح

توں جان تے بھاویں نہ جان دے
ویہڑے آوڑ میرے
نیراں بھانے چاک مجھیں دا
ساڈا تے دین ایمان وے
ویہڑے آوڑ میرے "
"ویہڑے آوڑ میرے "



منکر نے دیکھا تو کہا سرکار ہمارے جیسے بشر ہیں ، مگر میں کہتا ہوں،

ساڈا تے دین ایمان وے ویہڑے آوڑ میرے

منکر نے کہا آپ میرے جیسے ہیں ،

ہم نے دیکھا آپ محبوبِ خالق ہیں'

یہی عقیدہ صدیق اکبر کا ہے
یہی عقیدہ عمر فاروق کا ہے
یہی عقیدہ عثمان غنی کا ہے
یہی عقیدہ مولا علی کا ہے
یہی عقیدہ بلالِ حبشی کا ہے کہ جتنا مارنا ہے مارو،

جس قدر ظلم کر سکتے ہو کر لو ،

جتنی تکلیفیں دینا ہیں دے لو ، مَیں آقا کا نام لینا نہیں چھوڑ سکتا'

تم مجھے کوئلوں پر لٹا دو میں اللہ کا نام لینا نہیں چھوڑوں گا

آقا کا نام ضرور لوں گا ،

کیونکہ آقا ہماری جان ہیں ، ہمارا ایمان ہیں

ساڈا تے دین ایمان وے
ویہڑے آوڑ میرے

ارے تُم دلائل کی بات کرتے ہو الحمدللہ ہمارے پاس کروڑوں دلائل ہیں، ہمارا اہلسنت کا مذہب اور مسلک تو یہ ہے کہ ہم آقا

بغیر دلیل کے مانتے ہیں
کیونکہ

ساڈا تے دین ایمان وے ویڑے آوڑ میرے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طواف کر رہے تھے، حجرِ اسود کو چومنے لگے تو مخاطب ہو کر کہا اے حجرِ اسود میں تمہیں کبھی نہ چومتا، میں نے تمہیں اس لئے چوما ہے،
اے حجرِ اسود، میں تمہیں اس لئے چوم رہا ہوں کہ تم پر میرے محبوب کے ہونٹ مبارک لگے ہیں،

## اللہ کی طرف سے آیا

حضرت گرامی ! میں عرض کر رہا تھا آنے والے کے لئے تین باتیں ہوتی ہیں،
کون آیا ہے ؟
کہاں سے آیا ہے ؟
اللہ نے فرماتا ہے ، قد جاءکم من اللہ نور ، اللہ کی طرف سے نور آیا
میں نے عرض کیا یا اللہ وہاں یہ نور کتنے تھے ،
فرمایا ! میں اکیلا تھا ،
یا اللہ ! کوئی غیر بھی تھا ،



فرمایا ! نہیں یہاں غیر کا کیا کام ۔
حضرات گرامی ! اگر وہاں غیر ہوتا ہی نہیں تو اگر کوئی غیر کہے تو میں کہوں گا کہ غیر ہی غیر سمجھتے ہیں ،

میرا محمد خدا نہیں ہے ۔
خدا سے لیکن جدا نہیں ہے ۔

عزیزان من !

من اللہ دلیس ہے میرے نبی دا
عرش وی اک محلہ ہے نبی دا

میں نے خدا کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ اگر وہاں کوئی بھی نہ تھا تو آیا کہاں سے

کنت کنزاً مخفیاً

میں چھپا ہوا خزانہ تھا

یعنی وحدانیت کا آئینہ تھا ، آئینے میں کیا ہوتا ہے ، تصویر دیکھیں میں تقریر کر رہا ہوں اور اگر اوپر آئینہ لگا ہو تو آئینہ میں میرا عکس نظر آئے گا میری حرکات و سکنات آئینہ سے ظاہر ہوں گی ، میرے لب ہلیں گے تو آئینے میں بھی لبوں کی حرکت نظر آئے گی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

ترجمہ ! میرا نبی اپنی مرضی سے گفتگو نہیں کرتا ۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

## نکتہ

حدیث شریف ہے،

صحابی نے سرکار سے سوال کیا، یارسول اللہ کیا آپ نے اللہ کو دیکھا ہے ؟

فرمایا! ہاں

عرض کی! اللہ کیسا تھا،

فرمایا! رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ

میں نے رب کو احسن صورت میں دیکھا ہے،

عرض کی یارسول اللہ پھر کیا ہوا؟

آپ نے فرمایا! اللہ نے اپنا دست قدرت میرے کاندھوں پر رکھا تو میں نے اپنے سینے کے اندر ٹھنڈک محسوس کی اور کائنات میں جو بھی تھا ہر چیز کا علم مجھے ہوگیا،

حضرات!

اگر حدیث نہ ہو تو میں دس لاکھ روپیہ انعام دوں گا، بیس لاکھ دوں گا،

چلو دس کروڑ لے لو،



چاہے جتنا بھی کہہ لوں کونسا دینا پڑے گا،

میں اسی لئے کہتا ہوں دل میں عشق مصطفیٰ پیدا کرو کیونکہ

بناں عشق نبی جو پڑھتے ہیں بخاری
آتا ہے بخار ان کو نہیں آتی بخاری

صحابی نے پوچھا یارسول اللہ رب کیسا تھا،

آپ نے فرمایا! احسن صورت میں دیکھا

عرض کی احسن صورت کیسی تھی،

آپ نے فرمایا! مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھ لیا،

اگر یہ حدیث مسلم شریف میں نہ ہو تو میں زبان کٹوا دوں گا،

دیکھنے والے تو کہتے ہیں اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

عزیزان گرامی

میں عرض کر رہا تھا، اگر آئنہ میں میرا عکس ہوگا، تو جو میں کروں گا آئنہ میں وہی حرکت نظر آرہی ہوگی،

اگر میں کنکریاں ماروں گا تو آئنہ میں وہی حرکت نظر آئے گی

آئنہ حرکت کو ظاہر کرتا ہے

اللہ نے فرمایا،

وَمَا رَمَیتَ اِذْ رَمَیتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

حضرت گرامی!

مجھے پورے قرآن پاک میں دو چیزیں ملی ہیں بتایا سب کچھ اسی کے ضمن میں ہے،

اخلاق کا درس ہے۔

ماں باپ کی عزت کا درس ہے،

نماز کا حکم ہے

روزے کا حکم ہے۔

حج کا حکم ہے

زکوٰۃ کا حکم ہے

نیکیوں کا حکم ہے۔

برائیوں سے بچنے کی تلقین ہے

اچھائی کا درس ہے

یہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن ایک بات بتائیں،

اگر یہ سب کام کرے گا تو کیا خدا کا کچھ سنوارے گا؟ نہیں

اگر کوئی تمام برائیاں کرے نافرمانی تو خدا کا بگاڑے گا، نہیں

اگر کوئی نماز پڑھتا ہے تو اسے انعام مل جاتا ہے۔

اگر کوئی روزہ رکھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے اسے انعام مل جاتا ہے



عرض کریں! یا اللہ روزہ رکھنے کا کتنا اجر ہے

فرمایا! ہاں کیونکہ وہ عملی طور پر میرا کہا مان رہا ہے کہ اتنا کھانا ہونے کے باوجود،

بریانی ہونے کے باوجود

قورمے ہونے کے باوجود

حلوے ہونے کے باوجود

مرغے ہونے کے باوجود

ہر نعمت موجود ہے اور اسے اختیار بھی ہے، کوئی روکنے والا بھی نہیں، اس کے باوجود وہ کھانا نہیں کھا رہا، اس لئے کھانا نہیں کھا رہا ہے کہ وہ روزہ سے ہے اس نے اپنے خالق سے، اپنے مالک سے، احکم الحاکمین سے اقرار کر رکھا ہے، اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک مان لیا، مالک یوم الدین مان لیا،

اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت تسلیم کروا کر خوش ہوتا ہے اور انعام عطا فرماتا ہے۔

## چھپا ہوا خزانہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیاً

میں چھپا ہوا خزانہ تھا،

یا اللہ، پھر؟

اللہ نے فرمایا، پھر میں نے اپنے محبوب کا نور پیدا فرمایا
عرض کی یا اللہ پھر کیا ہوا؟
اللہ نے فرمایا مجھے اس سے پیار ہو گیا،

فَاَحْبَبْتُ

حضراتِ گرامی! جب کسی سے پیار ہو جائے تو محب کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی اس کے محبوب کی تعریف کرے کہ
تمہارا محبوب بہت خوبصورت ہے
تمہارا محبوب بڑا پیارا ہے
تمہارا محبوب بڑا حسین ہے،
تمہارا محبوب بڑا اعلیٰ ہے
تمہارا محبوب بڑا بالا ہے
لوگ تعریف کرتے ہیں
تمہارے محبوب کا کردار بڑا اعلیٰ ہے
تمہارے محبوب کی گفتار بڑی پیاری ہے
تمہارے محبوب کی رفتار بڑی اعلیٰ ہے

اِک قدم فرش پہ تھا دوسرا بر اوجِ فلک
کیا کہوں نوشۂ معراج کی رفتار کی بات

ہر محب کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی میرے یار کی تعریف کرے



اللہ تعالیٰ نے دنیا بنا دی
اللہ نے کائنات بنا دی
اللہ نے جہان بنا دیے
اللہ نے اِنسان بنا دیے
اللہ نے حیوان بنا دیے
اللہ نے چرند بنا دیے
اللہ نے پرند بنا دیے
اللہ نے عرش بنایا،
اللہ نے کرسی بنائی
اللہ نے یہ سب کچھ کیوں بنایا؟ اِس لئے کہ تمام مخلوق میرے حبیب کی تعریف کرے

سُبْحَانَ اللہ

پوچھا یا اللہ تیرا حبیب کیسا ہے،
فرمایا!
اُس کا چہرہ وَالضُّحٰی ہے
اُس کی زلفیں وَاللَّیْل ہیں
اُس کا سینہ اَلَمْ نَشْرَحْ ہے
اُس کا کاجل مَازَاغ ہے

اُس کا سہرا الیسین ہے،
اُس کی جبین والقمر ہے،
اُس کا رُخِ انور والفجر ہے۔

## قرآن کے دو مسائل

حضراتِ محترم! مجھے قرآن مقدس میں دو مسائل ملے ہیں۔

**اوّل ! توحید**

**دوم ! رسالت**

حکم خدا ہے مجھے مانو اور میرے حبیبؐ کو مانو،

رَبّ پیار کسا بیٹھا،
بدلے اِک گل دے ساری دُنیا بنا بیٹھا

میرے آقا محبوب خدا ہیں،
میرے آقا حبیب خدا ہیں
اعلیٰحضرت بریلویؒ نے کہا

کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا
مجھے آپ کے خلق و ادا کی قسم
تیرے خلق کو رَبّ نے عظیم کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا



میرے آقا کا سراپا سبحان اللہ۔
رُخ وَالشمس تے ابرو طٰہٰ لب یُوحیٰ نورانی
اَکھ مَازاغ تے ہتھ یداللہ مَطلعُ فجر پیشانی

پھر کیوں نہ کہیں

مکھ چن بدر شعشانی ایں
متھے چمکدی لاٹ نورانی ایں
کالی زُلف تے اَکھ مستانی ایں
مخمور اکھاں ہِن مدھ بھریاں

میرے نبی کی زلف کیسی ہے۔
آپ کی آنکھیں کیسی ہیں
آپ کے لب کیسے ہیں
آپ کے ابرو کیسے ہیں
آپ کے رخسار کیسے ہیں ، یہ تو کوئی آنکھ والا ہی دیکھے،
یہ تو بلال دیکھے،
یہ جلوہ تو صدیق دیکھے،

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے
عشق والے محبوب کے جلوے دیکھتے ہیں،
عشق والے نورِ خدا کا نظارا کرتے ہیں

نہیں جس کے دِل میں محبت نبی کی
خُدا کی قسم وہ مسلماں نہیں ہے
مسلمان ہونا تو مشکل بہت ہے
وہ اِنسان ہو کر بھی اِنساں نہیں ہے

اَرے مَیں سرکارِ دو عالم صَلّی اللّٰہ عَلیہ وَآلِہٖ وسلم کی شان وعَظمت کیا بیان کروں،

# خَصائِصِ کُبریٰ

حضرت اِمام جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے حضور صلی اللّٰہ علیہ وَآلِہٖ وسلم کی وَالدہ محترمہ مکرمہ معظمہ سیّدہ آمنہ پاک سلام اللّٰہ عَلیھا کا قولِ مبارک نقل کرتے ہیں
سیّدہ آمنہؓ نے فرمایا! جب میرے جسم سے نور نکلا خَرَجَ مِنّیِ نُورٌ"
حضور فرمائیں کہ مَیں نُور ہوں،
اَللّٰہ فرماتا ہے کہ حضور نور ہیں،
صحابہ کہیں کہ حضور نور ہیں
اگر ذوق کی بات سننا چاہیں تو عرض کروں، لکھنؤ، یو۔پی۔ میں عورتیں ایک گالی دیتی ہیں کہ جا کمبخت مارے، اور گالی اس لئے دیتے ہیں کہ جب لڑکا نافرمان ہو، بے ادب ہو



تو کہتے ہیں یہ کمبخت ہیں،
ہمارا عقیدہ ہے
آقا مَازَاغَ البَصَرُ وَمَا طَغیٰ کی شان کے مالک ہیں
آقا وَاللَّیلِ اِذَا سَجیٰ کی شان کے مالک ہیں
اور آقا کی زلفیں سبحان اللّٰہ

بینی الف حبیب مرے دی میم مروڑیاں زلفاں
اودھر مُڑ پیا کعبہ جدھر یار نے موڑیاں زلفاں

حضور اکرم جب ڈاچی پر بیٹھ کر جا رہے ہیں، حضور اکرم نے فرمایا تم اسے روکو مت اِسے معلوم ہے کہاں جانا ہے،

سُنا ہے ہم آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے آقا!
مِرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسُول اللّٰہ
ہم کہتے ہیں،
کدی آؤ غریباں دے محلّے یارسول اللّٰہ

وَمَا عَلَینَا اِلّا البَلاغُ المُبِین

# فضائلِ دُرود

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا　　یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ هَمٍّ مُّغْرَقٌ　　خُذْ یَدِیْ سَهِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن اَز بحرِ غم آزاد کُن
دَر دِین و دُنیا شاد کُن یا شَیخ عبدالقادرا

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رَہنما

بگردابِ بلا اُفتاد کشتی　　مدد کُن یا مُعین الدین چشتی

؎ حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں، جلوۂ آئینۂ حق انوارِ ربّ العلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا، ناقصوں پر ہو کرم بحرِ محمد مصطفیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

نہایت ہی واجب الاحترام علمائے کرام اور دیگر مسلک حق رکھنے
والے دوستو بزرگو اور عزیز بچو

ماشاء اللہ پچھلی دفعہ بھی حاضری ہوئی تھی اور بحمد اللہ اس بار
بھی حاضری کی سعادت حاصل ہو رہی ہے میں انتظامیہ کے
انتظامات کی داد دیتا ہوں
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے
آپ کو اور خصوصاً میزبانوں کو محبت کا صلہ عطا فرمائے اور مجھے بھی
حق کہنے اور آپ کو سن کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
عزیزان گرامی
میرا معمول ہے تقریر بلا تمہید

# عقیدہ

پہلے چند عقائد کی باتیں عرض کروں گا اللہ عمل کرنے
کی توفیق عطا فرمائے آمین،
کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو خالق کائنات نے اپنی کتاب قرآن مجید
میں بیان نہ فرما دیا ہو
اللہ تعالیٰ ہر اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور ہر برے کام سے



منع فرماتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نہ برائی کرتا ہے اور نہ برائی کرنے کا حکم دیتا ہے اور
جو شخص بھی یہ عقیدہ رکھے، کافر ہے۔ اور دائرہ اسلام سے
خارج ہے
اللہ تعالیٰ تو اچھائی کا حکم دیتا ہے اور اچھے کام خود فرماتا ہے۔
کیونکہ اللہ کی بات حق ہے اور جو بھی اس میں شک کرے وہ کافر
ہے۔

# اللہ درود پڑھتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

-: ترجمہ :-

بیشک میں اور میرے فرشتے نبی پر درود بھیجتے
ہیں اے ایمان والو تم بھی میرے نبی پر درود بھیجو
حضرات گرامی
چند کام ایسے بھی ہوتے ہیں جو آدمی خود تو کرتا ہے دوسرے
کو یہ کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا
حکام کے کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جو کچھ کام خود کرتے ہیں
لیکن دوسروں کو اس کام کی اجازت نہیں،
ایسے کام حکام خود کرتے ہیں پبلک نہیں،

# ایک مثال :-

حضرات گرامی ! میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ باپ
کچھ کام ایسے کرتا ہے لیکن اولاد کو اس کی اجازت نہیں دیتا ہے
حضرات گرامی ! رب أحکم الحاکمین ہے ۔
رب رب العالمین ہے ۔
رب مالک کائنات ہے اور اپنے نبی پر درود شریف پڑھتا ہے
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
اب دیکھنا یہ ہے کہ اللہ درود شریف پڑھتا ہے کیا ہمیں یہ
کام کرنے کی اجازت دی ہے ؟
حضرات گرامی !
صرف یہ کہہ دینا کہ اللہ تعالے فلاں کام کرتا ہے لہٰذا ہم بھی
کرتے ہیں ، بعض کام حاکم خود کرتا ہے لیکن دوسرے کو اس کی اجازت
نہیں دیتا ، کیا اللہ تعالے نے ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے ؟
کیا اللہ نے ہمیں اس بات کی اجازت دی ہے ؟
تو اللہ تبارک و تعالے نے حکم دیا

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا
اے ایمان والے لوگو تم میرے نبی پر درود و سلام پیش
کرو "



عزیزان گرامی :-
اللہ نماز کا حکم دیتا ہے لیکن خود نہیں پڑھتا
روزے کا حکم دیتا روزہ خود نہیں رکھتا
حج کا حکم دیتا ہے مگر خود نہیں کرتا
زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے مگر خود نہیں دیتا
سجدے کا حکم دیتا ہے مگر سجدہ کرتا نہیں
رکوع کا حکم دیتا ہے مگر رکوع کرتا نہیں
قیام کرنا ہے حکم دیتا ہے ، مگر قیام کرتا نہیں
تو معلوم ہوا کہ کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جن کا اللہ حکم دیتا ہے
مگر خود کرتا نہیں ، لیکن درود پڑھنا وہ کام ہے جس کا حکم
اللہ تعالے دیتا بھی ہے اور خود کرتا بھی ہے

ہے حکم صلوا علیہ وسلموا تسلیما آیا ! !
کتاب پاک کے تارے درود پڑھتے ہیں

## یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا فرمایا

حضرات گرامی اللہ تعالے نے یَا اَیُّھَا النَّاس فرمایا
بلکہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ! فرمایا ،
اگر یَا اَیُّھَا النَّاس کہا جاتا ہے تو اس کا معنیٰ یہ ہے
اے لوگو ، اے لوگو میں کون کون آیا ہے

اِس میں شیعہ بھی آ گئے ،
اس میں دیوبندی بھی آ گئے
اس میں وہابی بھی آ گئے،
اس میں مرزائی بھی آ گئے
اس میں چوڑھے بھی آ گئے
اس میں عیسائی بھی آ گئے
اس میں یہودی بھی آ گئے

تمام مذاہب اس میں آ گئے ، اللہ تعالیٰ نے اسی لئے یا ایھا الناس نہیں فرمایا بلکہ فرمایا اے ایمان والو، یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں اور میرے فرشتے درود پڑھتے ہیں اور تم بھی درود سلام پڑھا کرو

یا نبی سلام علیک

## حکم ایمان والوں کو ہے

حضرات گرامی! اللہ تعالیٰ نے حکم ایمان والوں کو دیا ہے، بے ایمانوں کو حکم دیا ہی نہیں، اِس لئے سرکار پر درود ایمان والے ہی پڑھتے ہیں کیونکہ حکم ہی اُنہیں فرمایا گیا ہے۔

معلوم ہوا جو درود و سلام پڑھے اُس کا فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہ ایمان والا ہے ،



ایمان والا کہتا ہے۔

اَلسّلام اے کالی کملی والیا
اَلسّلام واللیل زلفاں والیا
اَلسّلام اے غیب جانن والیا

سب مل کر پڑھیں، کیونکہ یہ کام ایمان والوں کا ہے۔

اَلسّلام اے میم ، ح اور میم دال
اَلسّلام اے بے نظیر و بے مثال
السّلام اے سبز گنبد والیا
کر کرم اے میرے مدنی لاڑیا

جب کہ ہم نہیں پڑھتے وہ بالکل ٹھیک کرتے ہیں کیونکہ بے ایمانوں کا فوراً پتہ چل جاتا ہے۔

## ارشاد خداوندی

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو
سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول کی اطاعت تو معلوم ہو گیا کہ حضور جو کام فرمائیں وہ ہم کر لیں
نبی نے طواف کیا ہے ہم کریں تو نبی کی اطاعت ہو گئی

نبیؐ نے امامت کروائی اگر ہم امامت کریں نبی کی اطاعت ہوگئی
نبیؐ نے قربانی فرمائی اگر ہم قربانی کریں نبی کی اطاعت ہوگئی
نبیؐ نے شادی کی، اگر ہم کریں تو نبی کی اطاعت ہوگئی
نبیؐ نے حجرِ اسود کو چوما اگر ہم چوم لیں تو نبی کی اطاعت ہوگئی
نبیؐ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اگر ہم دوڑے تو اطاعت ہوگئی،

## اللہ کی اطاعت کیسے ہو؟

یا اللہ نہ تم صفا و مروہ کے درمیان دوڑو
یا اللہ نہ تم حجرِ اسود کو چومو
یا اللہ نہ تم طوافِ کعبہ کرو
یا اللہ نہ تم عرفات و منیٰ میں خیمے لگاؤ
یا اللہ نہ تم قربانی کرو،
یا اللہ پھر تمہاری اطاعت کیسے ہو؟
فرمایا! میری اطاعت ہے،
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ،
میری اطاعت ہے کہ میرے نبی پر درود پڑھو،
یہ میری اطاعت ہے کہ میرے نبی پر درود پڑھو،



## درود کو شرک کہنے والو

میں کہتا ہوں اے درود کو شرک کہنے والو
سوچ لو کہ تمہارا ایمان بھی سلامت ہے یا نہیں،
اگر صرف اللہ کے نام کا وظیفہ کرتے رہو کہ بس اللہ ہی اللہ، اللہ ہی اللہ
ایسا کرنے سے کچھ نہیں بنے گا جب تم اللہ کے احکام کو نہ مانو
لیکن!
عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
شرک کا فتویٰ کوئی عقلمند نہیں دے سکتا
بدعت کا فتویٰ کوئی عقلمند نہیں دے سکتا
درود پاک کی مخالفت حضور کی مخالفت ہے، بلکہ خدا کی مخالفت ہے،

## اُن کا دعویٰ

حضرات مخالفین درود شریف کہتے ہیں درود کا ثبوت پیش کرو اور ایک مخالف مولوی کہتا ہے
میں پنجاہ ہزار روپیہ دیناں جہڑا درود ثابت کرے
میں تمہارے جواب میں پانچ لاکھ کا اعلان کرتا ہوں
میں اللہ اور اس کے رسول کے فضل سے دعویٰ کرتا ہوں،

جو دلیل ہماری ہوتی ہے یہ اس کا جواب نہیں دے سکتے نہ
کوئی مفتی جواب دے سکتا ہے۔
نہ کوئی شیخ الحدیث جواب دے سکتا ہے۔
نہ کوئی ملاں جواب دے سکتا ہے۔
نہ کوئی قاضی جواب دے سکتا ہے

ان کے اندازِ فکر پر غور کرو، جب یہ بات کرتے ہیں اپنے مولوی کی، اپنے مفتی کی، اپنے شیخ الحدیث کی تو کہتے ہیں حضرت قبلہ فلاں فلاں صاحب
جب سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد مصطفٰی کی رحمت کی بات ہوتی ہے تو کہتے ہیں بدعت ہے۔
یہ سرکار کے ذکر کو بدعت کہنے والے
یہ سرکار کے ذکر کو مٹانے والے،
یہ سرکار کے ذکر سے جلنے والے کس حال میں ہیں۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

کس قدر قول یہ سچا ہے رضا کا حسام
مٹ گئے آپ کے اذکار مٹانے والے

ورفعنالک ذکرک، حضور سرورِ کائنات کا ذکر تو اللہ نے آپ بلند فرمایا ہے،



ہر شے حضور کا ذکر کر رہی ہے،
پہاڑ حضور پر درود پڑھتے ہیں
پتھر سرکار پر درود پڑھتے ہیں،
درخت آقا پر درود پڑھتے ہیں۔

## سنیو دو کام کرو

حضرات اگر آدمی یہ دو کام کرے تو ان شاء اللہ ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا،
اول یہ کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھے
دوم یہ کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھے،

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

## میں چیلنج کرتا ہوں۔

میں چیلنج کرتا ہوں کہ تم درود پاک پڑھنا ناجائز ثابت کر دو میں تمہیں پانچ لاکھ روپیہ انعام دوں گا

الحمدللہ، میں صدقے کے پیسوں سے نہیں دوں گا کیونکہ صدقہ زکوٰۃ پر ویسے ہی حرام ہے۔ اور ہم نے کبھی ایک پیسا بھی صدقے سے نہیں لیا،،

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین شریف کے صدقے مجھے عطا ہی اتنا کیا ہے کہ اگر پانچ لاکھ دے دوں تو بھی مجھے کچھ فرق نہیں پڑے گا

ارے میں پانچ لاکھ کیا پانچ کروڑ بھی کہہ دوں تو کوئی مائی کالال پیدا نہیں ہوا جو یہ ثابت کر سکے کہ درود شریف حرام ہے

## قرآن اور حدیث سے ثابت کرو

پچاس ہزار روپے انعام کا اعلان کرنے والے مذہبی لونڈے تم ناجائز ثابت کرو، قرآن سے، ایک آیت پیش کرو کہ اذان کے ساتھ درود نہیں پڑھنا چاہیے میں تجھے پانچ لاکھ انعام دوں گا، اور اذان کے ساتھ درود پڑھنا چھوڑ بھی دوں گا۔

قرآن پاک کی آیت پیش کرو،
حدیث مصطفیٰ پیش کرو
کسی صحابی کا قول پیش کرو،
کہ اذان کے ساتھ درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے



## ذکرِ رسول ﷺ کم نہ ہوگا

ارے غیر ملکی امداد پر پلنے والے مولویو تم کتنا بھی زور لگالو کہ ذکر مصطفیٰ کم ہو جائے،
تمہاری یہ سوچ باطل ہے۔
تمہاری یہ سوچ غلط ہے،
تمہارا یہ اندازِ فکر غلط ہے۔

ارے تمہارے غلط پراپیگنڈے سے سرکار کا ذکر کم نہیں ہو سکتا ہم تو اٹھتے بیٹھتے سرکار کا ذکر کرتے ہیں
بابا بلھے شاہ فرماتے ہیں

نالے چرخہ کتاں نالے یاد کراں!
ہتھ کار ولے دل یار ولے!

مرا چرخہ گھوں گھوں کردا اے
دل میرا توں توں کردا اے

نالے پونی کتاں نالے ہوکے بھراں
ہتھ کار ولے دل یار ولے

ارے اگر درود شریف کی مخالفت کرنی ہے تو اپنی نماز بھی علیحدہ کرو،

نماز میں سرکار کا ذکر ہے، نماز میں بھی سرکار کو سلام کہنا ہوتا ہے

التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبٰت

السلام علیک ایھا النبی

اس کا مطلب یہی ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

## تم ایک میٹنگ کرو

منکرو! میرا مشورہ ہے تم ایک میٹنگ کرو

تم اپنے شیخ الحدیث بلالو

تم اپنے شیخ القرآن بلاؤ

تم اپنے مفتی بلاؤ

تم اپنے شیخ الکل بلاؤ

تم اپنے شیخ الشیطان بلاؤ

اور ان سب سے کہو کہ نماز سے صلوٰۃ و سلام نکال دو،

میں نے ایک مولوی سے پوچھا مولانا میں نے نماز پڑھی ہے اور اس میں التحیات نہیں پڑھی کیا میری نماز ہوگئی؟

ملاں نے جواب دیا نہیں ہرگز نہیں ہوگی،

میں نے کہا! اگر نماز میں صلوٰۃ و سلام جائز ہے تو اذان کے



کے ساتھ بھی جائز ہے،

اسی لیے میں عرض کر رہا تھا کہ یہاں آواز آتی رہے گی

یانبی سلام علیک

یارسول سلام علیک

یاحبیب سلام علیک

صلوٰۃ اللہ علیک

اس ملک میں درود وسلام کی صدائیں بلند ہوتی رہیں گی کیونکہ

یہ ملک مسلمانوں کا ہے''

یہ ملک سنیوں کا ہے،

یہ ملک بنایا بھی سنیوں نے ہے،

اس لئے ہر مسجد سے آواز آئے گی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ

## تمہارے روکنے سے

ارے ظالم تیرے روکنے سے ہم نہیں رک سکتے

تم ہمیں روکنا چاہتے ہو تو پہلے فرشتوں کو روکو،

تم ہمیں روکنا چاہتے ہو تو پہلے خدا کو روکو کیونکہ حکم خدا ہے

کہ میں بھی درود وسلام پڑھتا ہوں

فرشتے بھی پڑھتے ہیں اے مومنو! تم بھی پڑھو،

ارے ان فرشتوں کو روکو جو قطاریں باندھ کر اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں کہ کب ان کی باری آئے گی اور کب وہ سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کے ہدیئے پیش کریں گے

اساں ویکھے سجناں دے گلیاں محلے
ولی غوث بیٹھے نے راہواں نوں ملے ۔

فرشتے وی جھک جھک کے ویکھن او تھلے
خداوی سلاماں دے تحفے پیا گھلے

کروڑ بار ہو صاحم سدا سلام ان پر
کہ جن پہ شعر تمہارے درود پڑھتے ہیں
تم سلام کی مخالفت کرتے ہو، معلوم ہوا تم ایمان سے خالی ہو "

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن



# حضرت عثمانِ غنیؓ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا　　یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ　　خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کن اِمداد کن از بحرِ غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادرا
گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما
بگردابِ بلا اُفتاد کشتی　مدد کن یا معین الدین چشتی

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں، جلوۂ آئینہ حق انوار رب العلمیں
معدن جود و کرم چشمۂ صدق و صفا، ناقصوں پر ہو کرم بحر محمد مصطفیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ٥

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

تمام حضرات بلند آواز سے درود شریف پیش کریں

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔

میرا معمول ہے تقریر بلا تمہید

محرم الحرام شریف کی آمد آمد ہے۔ ذوالحج شریف کا آخری عشرہ ہے۔

آج اصحابِ رسول پاک کا ذکر ہوگا، دعا ہے اللہ تعالیٰ حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس ذکر کو میرے اور آپ کے لئے خصوصاً میزبانوں کے لئے ذریعۂ نجات بنائے آمین،

حضرات محترم!

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہر چیز کا بیان فرمادیا ہے۔

اگر کوئی نیکی کرے گا اس کی جزا کیا ہوگی

اگر کوئی برائی کرے گا تو اس کی سزا کیا ہوگی، ہر عمل کی جزا وسزا کا بیان قرآن پاک میں موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا،

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ

وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے وہی اصحاب الجنۃ ہیں



## پہلی بات۔

عزیزانِ گرامی!

پہلی بات تو یہ ہے کہ ایمان لانا، اور ایمان لانا کسے کہتے ہیں،

کیا نماز پڑھنا ہی ایمان ہے،

کیا روزہ رکھنا ہی ایمان ہے؟

کیا حج کرنا ہی ایمان ہے؟

کیا زکوٰۃ دینا ہی ایمان ہے؟

کیا دیگر اعمال صالحہ کرنے سے ایمان مکمل ہوجاتا ہے؟

## ایمان اعمال نہیں

حضرات محترم! اگر ایمان سے مراد نمازی لیں تو ایسے نمازی ملیں گے جو بے ایمان ہوں گے،

اگر ایمان سے مراد روزہ رکھنا ہے تو ایسے روزہ دار ملیں گے جو بے ایمان ہوں گے،

اگر ایمان سے مراد حج ہے تو کئی حاجی ہوں گے مگر ایمان سے خالی ہوں گے،

بہت سے کلمہ گو ہیں جو کلمہ پڑھنے کے باوجود بے ایمان ہیں،

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو کلمہ پڑھتے تھے لیکن ایمان والے نہ تھے،

اگر بارِش ہونا ایمان کی علامت ہے تو بہت سے ایسے لوگ تھے جو لمبی لمبی داڑھیوں کے باوجود بے ایمان تھے

حضرات!

اگر اللہ اللہ کرنے کا نام ایمان ہے تو ایسے لوگ بھی تھے جو بڑے توحید پرست تھے مگر بے ایمان تھے

## یہ ایمان نہیں

حضرات محترم! ہر وقت اللہ اللہ، اللہ اللہ کرنے والے ہی صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتے،

معلوم ہوا!

نماز پڑھنے کا نام ہی ایمان نہیں،

روزہ رکھنے کا نام ہی ایمان نہیں

حج کرنے کا نام ہی ایمان نہیں

زکوٰۃ دینے کا نام ہی ایمان نہیں



قربانی کرنے کا نام ایمان نہیں،

مسجدیں تعمیر کرنے کا نام ایمان نہیں،

تبلیغ کے لئے جگہ جگہ پھرنے کا نام ایمان نہیں

بلکہ

## ایمان کیا ہے

حضرات محترم آپ سوچ رہے ہوں گے کہ شاہ صاحب کیا کہہ رہے ہیں اگر ان اعمال کا نام ایمان نہیں تو پھر ایمان کسے کہتے ہیں؟

میرے دوستو میں بتاتا ہوں ایمان کسے کہتے ہیں، ایمان سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ کی ذات پاک سے محبت کا نام ہے کیونکہ

محبوبِ دو عالم،

فخرِ آدم و بنی آدم

آقائے کل

مولائے کل

سرورِ کائنات

باعثِ تخلیقِ کائنات

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ
مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ :-

## محبتِ رسول

حضرات گرامی اول میں محبتِ رسول ہو اور پھر نیک اعمال کرے تو بارگاہِ خدا میں مقبول ہوگا ،

بعض لوگ ہیں جو نمازیں کوتاہی کرتے ہیں ، انہیں بے ایمان نہیں کہا جا سکتا ،

کچھ لوگوں نے داڑھی نہیں رکھی انہیں بے ایمان نہیں کہہ سکتے حج نہیں کیا مگر مومن ہیں ،

معلوم ہوا ! ایمان حضور کی محبت کا نام ہے ۔ تو ثابت ہوا کہ ایمان کی شرطِ اولین سرکارِ مدینہ کی محبت ہے ،

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے ،

عاشقوں کے امام ، حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والی سرکار فرماتے ہیں ۔

میڈا دین وی توں ایمان وی توں



میڈا دین وی توں ایمان وی توں
میڈا دین وی توں ایمان وی توں

میڈا عشق وی توں میڈا یار وی توں ۔
میڈا دین وی توں ایمان وی توں ۔
میڈا جسم وی توں میڈا روح وی توں ۔
میڈا قلب وی توں جند جان وی توں ۔
میڈا کعبہ قبلہ مسجد منبر مصحف تے قرآن وی توں
میڈے فرض فریضے حج زکوٰتاں صوم صلوٰۃ اذان وی توں
میڈی زہد عبادت طاعت تقویٰ علم وی توں عرفان وی توں
میڈا ذکر وی توں میڈا فکر وی توں میڈا ذوق وی توں تے وجدان وی توں ۔
میڈا دھرم وی توں ۔ میڈا برہم بھی توں ۔
میڈا سترم وی توں میڈا شان وی توں ۔
بے وارث فرید مقبول کرے سرکار وی توں سلطان وی

# اَعمالِ جنّت

حضرات گرامی! میں عرض کر رہا تھا، ایمان لائے
سرکار کی محبت دل میں بسائے پھر اعمال کرے
میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے مطابق زندگی
بسر کرے،
کسی پر ظلم نہ کرے،
کسی پر زیادتی نہ کرے۔
سرمایہ ہے تو نیکی کے کاموں پر خرچ کرے
طاقت ہے تو اچھائی پر عمل کرے،
اللہ اور اس کے محبوب کے احکام پر عمل کرے،
اچھائی کی تعلیم دے بُرے کاموں سے روکے
نیکی کے کاموں میں تعاون کرے،
حقوق کا خیال کرے تو پھر اللہ اسے جنت عطا فرمائیگا

اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا

اے حبیب بشارت دو ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں، اور
نیکی کرنے والے ہیں



عزیزانِ من!
اللہ تعالیٰ بشارت دے رہا ہے جنت کی
لیکن کس زبان سے؟
میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ! کی زبان سے۔
میرے آقا سے زیادہ صادق اور امین، عادل و منصف
کون ہو سکتا ہے؟
آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عزیز و اقارب کو ناجائز طور
کچھ نہ دیا،

# تقسیمِ مال اور عدل

حضرات محترم! ایک مرتبہ محبوبِ خدا سرورِ کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک
شخص نے کہا یا رسول اللہ عدل کے ساتھ تقسیم فرمائیے گا
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار نکال لی کہ تم کون
ہوتے ہو میرے نبی کی تقسیم پر اعتراض کرنے والے
حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر اس
بدبخت کو چھوڑ دے،
اس کی اولاد میں ایک قوم ہو گی، اس قوم کا حلیہ یہ ہو گا کہ ان
کی بڑی بڑی داڑھیاں ہوں گی،

نمازیں اتنی پڑھیں گے کہ لوگ اپنی نمازوں کو حقیر سمجھیں گے، ان کے رخساروں میں اُبھار ہوگا،
ماتھوں پہ محراب ہوگا، وہ دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے کمان سے تیر،
حضرات! جو حضور کی دیانت پر شک کرے وہ مسلمان نہیں رہ سکتا، بلکہ وہ مرتد ہو جائیگا۔
تو حضور پر شک نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے کنبہ پروری فرمائی،

# بشارتِ محبوب

حضراتِ محترم! سرکارِ مدینہ نے اُسی کو بشارت دی ہے جو اس کا اہل ہو،
غور فرمائیں کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضور سے فرمایا کہ اے محبوب آپ انہیں بشارت دیں، تو بشارت کن لوگوں کو دی،
"مومنین کو"

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،
ہے کوئی اسلام کی مدد کرنے والا؟
ایک شخص اُٹھا اور عرض کی یا رسول اللہ ایک سو اونٹ



بمعہ ساز و سامان پیش کرتا ہوں،

# ایک یہودی کا واقعہ

حضراتِ محترم! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں ایک شخص تھا، وہ بہت ہی غریب تھا، بمشکل گذر اوقات ہوتی تھی،
وہ شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ، آپ اللہ کے رسول ہیں،
آپ اللہ کے پیغمبر ہیں،
آپ اللہ کے نبی ہیں
آپ کلیم اللہ ہیں،
آپ اللہ تعالےٰ سے عرض کریں کہ جتنا رزق مری زندگی کے لئے ہے وہ سارا مجھے اکٹھا دے دے تاکہ میں زیادہ سے زیادہ کھا سکوں،
آپ نے فرمایا! اگر تمہارا یہ رزق ختم ہوگیا تو پھر کیا کروگے؟
عرض کی! یا موسیٰ آپ مجھے رزق اکٹھا دلوادیں بعد میں میں جانوں اور رزق جانے،
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رزق لے دیا، اُس وقت جتنا غلہ ملنا تھا، من دو من، دس من بیس من وہ اسے مل گیا

اس نے سارا رزق پکوایا خود بھی کھایا اور بقایا غربا اور
مساکین میں تقسیم کر دیا،
اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کا یہ طریقہ پسند آیا اور دس
دنیا ستر آخرت کے مطابق اُسے دس گنا رزق مل گیا،
اُس نے وہ بھی اللہ کی راہ میں دے دیا، اللہ نے اُسے اور
عطا فرما دیا، اِس طرح وہ بہت امیر ہو گیا، اُس کے پاس ہر
وقت غربا اور مساکین کا رش رہنے لگا،
ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے گذرے تو حیران
ہوئے کہ یہ کون سخی ہے جس کے پاس لوگوں کا اِتنا رش
ہے۔
جب حضرت موسیٰ ؑ نے اس شخص کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ
میں عرض کی یا اللہ تو نے تو اسے سارا رزق عطا فرما دیا تھا یہ کیا
معاملہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے موسیٰ تمہیں پتہ ہے کہ جو میری راہ
میں خرچ کرتا ہے، اسے میں دنیا میں دس گنا عطا کر دیتا ہوں:

## اِسلام کو مال کی ضرورت

عزیزانِ محترم!
میں عرض کر رہا تھا، کہ جب حضور



نے فرمایا کہ اسلام کو مال کی ضرورت ہے تو سب سے
پہلے کھڑے ہونے والے حضرت عثمان غنی تھے،

نُور کی سرکار سے پایا دوشالہ نُور کا
ہو مبارک تجھکو ذوالنورین جوڑا نُور کا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور اجازت فرمائیں،
میں اعلان کروں، حضور نے اجازت مرحمت فرمائی، حضرت
عثمان نے ایک سو اونٹ پیش فرمائے،
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ اِعلان فرمایا، پھر
حضرت عثمان غنیؓ کھڑے ہو گئے،
آپ نے دو صد اونٹ بمعہ ساز و سامان اعلان فرمایا،

ترے نام پہ کر دوں جاں فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں!

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر اِعلان فرمایا
کہ کون ہے جو اِسلام کی خاطر اپنا مال پیش کرے تو حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ تیسری مرتبہ بھی کھڑے ہو گئے اور
عرض کیا سرکار میں آپ کی خدمت میں تین سو اونٹ معہ ساز و
وسامان پیش کرتا ہوں ،
حضرات گرامی !

اسے کہتے ہیں عشق ،
اسے کہتے ہیں ایمان ،

کروں تیرے نام پہ جان فدا
نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا
کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

## حدیث

حدیث شریف پیش کر رہا ہوں، کوئی سوہنی مہینوال
کا قصہ نہیں سنا رہا ہوں،
حضور اعلان فرماتے ہیں تو عثمان کھڑے ہوتے ہیں ،
جب عثمانؓ اعلان کرتے ہیں تو رحمۃ للعالمین کھڑے ہو
جاتے ہیں،
واہ عثمانؓ تیرے مقدر پہ قربان
اللہ کا محبوب تجھ پر خوش ہو گیا ،



حضرات گرامی !
میں حضور کا ادنیٰ ثنا خوان ہوں، تکبر نہیں ہونا چاہیے
حضور کا کرم ہے کہ آپ کے صدقے اللہ تعالیٰ نے مجھے
آواز کی خوبصورتی عطا فرمائی ، اور قرآن و حدیث سے استدلال
کا طریقہ عطا فرمایا،

## دلیل پیش کرتا ہوں

حضرات میں استدلال پیش کرتا ہوں یہ نکات آپ
نے کسی سے نہیں سنے ہوں گے ، بلکہ یہ نکات تو عینی اور فتح الباری
میں بھی نہ ہوں گے ،
ارے یہ تو اللہ کا کرم ہے جو کسی پر بھی ہو جائے الحمد للہ مجھ پر
بھی کرم ہے۔
غور فرمائیں !
پہلے سرکار دو عالم اعلان کے لئے کھڑے ہوئے
تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہو جاتے ہیں ،
پھر عثمان اعلان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو حضور اعلان
کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں
آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ اور
جرم ضرر نہیں پہنچائے گا،،

# ایک نکتہ

حدیث کے الفاظ ہیں کہ آج کے بعد کوئی گناہ عثمان
کو ضرر نہیں پہنچا سکتا
کوئی مفتی، عالم، محدث یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ خدا نے یہ حکم
دیا ہو،
ایک تو یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ خدا نے یہ حکم دیا ہو"
ایک یہ ثابت ہوا کہ حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جس کے بارے میں یہ فرمادیں کہ جاؤ تم جنتی ہو تو بعد میں جہنمی
نہیں ہوسکتا
معلوم ہوا، حضور مختارِ کل ہیں کہ جو حضور فرمادیں وہ بدل
نہیں سکتا،
ورنہ آج اگر کوئی شخص چھ صد اونٹ راہِ خدا میں صدقہ کرے
تو کوئی مائی کا لال ایسا نہیں جو اسے جنت کی بشارت دے
لیکن جس پر حضور راضی ہو جائیں اور فرمادیں کہ جا تو
جنتی ہے اور وہ جنتی ہو،
حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رض
کو صرف جنت ہی عطا نہیں فرمائی بلکہ فرمایا عثمان رض جنت
میں میرا ساتھی ہے



حضراتِ گرامی!
حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھی ہونا
کوئی معمولی بات نہیں،
عزیزانِ گرامی: اللہ تعالےٰ کو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
حضرت عثمانِ غنی کی توہین گوارہ نہیں ہوسکتی،
امام اہلسنت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
حضرت عثمان غنی کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ خطبہ ارشاد فرمارہے ہیں
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہت رحمدل تھے
آپ نے عصا مبارک پکڑا ہوا تھا، آپ کے دشمن نے عصا مبارک
آپ سے چھینا اور اپنے گھٹنے پر رکھ کے توڑ دیا،
اس ظالم نے جس گھٹنے پر رکھ کر عصا مبارک توڑا تھا اس گھٹنے
میں کیڑا پیدا ہو گیا جو ہڈی کو کھاتا ہے، اور پھر وہ اسی تکلیف میں
مر گیا۔
حضراتِ گرامی! حضرت سیدنا عثمان غنی رض کی شان و عظمت کیا
عرض کروں،

ایک مرتبہ حضورِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما تھے، آپ کی پنڈلی مبارک سے کپڑا اٹھا ہوا تھا،
حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے تو حضور اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔
پھر حضرت عمرؓ تشریف لائے تو حضور بیٹھے رہے،
جب حضرت عثمان غنیؓ تشریف لائے تو آپ نے کپڑا فوراً درست فرما لیا!
حضرت عائشۃ الصدیقہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ جب میرے والد گرامی حضرت ابوبکر آئے تو آپ بیٹھے رہے اور جب حضرت عمر آئے تو آپ ویسے ہی تشریف فرما رہے، اس کی کیا وجہ ہے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا
اے عائشہ عثمان سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں،

معلوم ہوا!
حضرت عثمان سے جبریل بھی حیا کرتا ہے،
میکائیل بھی حیا کرتا ہے۔
حضور بھی حیا کرتے ہیں
اللہ بھی حیا کرتا ہے،
حضرات جن سے اللہ بھی حیا کرتا ہے۔ اُن کی توہین کوئی کرے وہ کتنا بے حیا ہوگا،
حضرت عثمان سے حیا نہ کرتا ہو ایسے لوگ اپنا ٹھکانہ جہنم



میں بنالیں،
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیاروں سے محبت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

# اصلاح معاشرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا　　یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُغْرَقٌ　　خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

اِمداد کُن اِمداد کُن از بحرِ غم آزاد کُن
در دین و دُنیا شاد کُن یا شیخ عبد القادرا

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

بگرداب بلا افتاد کشتی　　مدد کُن یا معین الدین چشتی

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں ۔ جلوۂ آئینۂ حق انوارِ رب العٰلمیں
معدنِ جود و کرم چشمۂ صدق و صفا ۔ ناقصوں پہ ہو کرم بحرِ محمد مصطفیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۝

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا



# اِصلاحِ مُعاشرہ

اَنْعَمَ اللّٰہُ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

نہایت واجب الاحترام محترم سامعین حضرات !
بعض لوگ اللہ کے فضل کو مختلف معمولات پر حاوی کرتے ہیں مثلاً
اگر دولت آجائے تو کہتے ہیں کہ جی اللہ کا فضل ہے
اگر اولاد ہو تو کہتے ہیں کہ جی اللہ کا فضل ہے۔
اگر عیش و آرام مل جائے تو کہتے ہیں کہ اللہ کا فضل ہے
اگر تندرستی ہو تو کہتے ہیں کہ اللہ کا فضل ہے۔
صحت ہو تو کہتے ہیں کہ اللہ کا فضل ہے،
کار، بنگلہ کوٹھی مل جائے تو کہتے ہیں کہ اللہ کا فضل ہے
سرمایہ خواہ ناجائز ہی ہو تو کہتے ہیں کہ اللہ کا فضل ہے،

حالانکہ سرمایہ مخلوقِ خدا پر ظلم و زیادتی کے ساتھ اکٹھا کیا گیا ہے۔ اور یہ سرمایہ اپنے رشتہ داروں اور اہل محلہ پر طوفانِ بدتمیزی برپا کئے ہوئے،
کسی کے مال پر ناجائز قبضہ کے باوجود کہتے ہیں کہ اللہ کا بڑا فضل ہے۔
عزیزانِ من یہ اللہ کا فضل نہیں ہے، اگر دولت ہی اللہ کے فضل کی علامت ہے،
اگر چودھراہٹ کے بل بوتے پر لوگوں کو تنگ کرنا



اللہ کا فضل ہوتا تو کفارِ مکہ اور مشرکین پر اللہ کا بڑا فضل ہوتا۔
معلوم ہوا کہ دولت اور چودھراہٹ ہی اللہ کے فضل کی دلیل نہیں ہے۔
حضراتِ گرامی !
اللہ کے فضل کی علامت یہ ہے کہ پیارے آقا
امام الانبیاء،
والضحیٰ کے چہرے والے
واللیل کی زلفوں والے
الم نشرح کے سینے والے
لیٰسین کے سہرے والے آقا نے ارشاد فرمایا کہ
اللہ جس پر اپنا فضل فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے،

## اللہ کے فضل کی علامت

عزیزانِ گرامی
معلوم ہوا اللہ کے فضل کی علامت دین کی سمجھ ہے۔
اور اگر دین کو سمجھنے کے بعد کسی کے پاس دولت آئے

شہرت آئے،
عزت آئے، تو اس کو اللہ کے فرامین کے مطابق خرچ کرے،
مال ملے تو دین کے لئے خرچ کرے
مساجد کے لئے خرچ کرے
مدارس کے لئے خرچ کرے،
تبلیغ دین کے لئے خرچ کرے
اگر مسلمان کو دولت ملے تو اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھے
محلہ والوں کا خیال رکھے،
رشتہ داروں کا خیال رکھے۔
یتیموں اور غرباء کا خیال رکھے اور دین کو سمجھے

## اسوۂ رسول کو سمجھو

جب مال ملے تو سمجھے کہ حضور رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان وعظمت کیا ہے۔
حلال کیا ہے،
حرام کیا ہے
ظلم کیا ہے
نیکی کیا ہے



زیادتی کیا ہے،
صلہ رحمی کیا ہے
بھائی چارہ کیا ہے۔
اگر کوئی کسی پر ظلم کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے
اور میرا دعویٰ ہے کہ جہنم کبھی اللہ کے فضل سے نہیں ملتا بلکہ قہرِ الٰہی کی علامت ہے

## معاشرہ خراب کیوں ہے۔

عزیزانِ من!
آج ہمارا معاشرہ خراب کیوں ہے؟
اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ دوسرا ٹھیک ہو جائے،
خود کو ٹھیک کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں
اپنی اصلاح کیلئے کوئی تیار نہیں
اگر تمام افراد اپنی اپنی اصلاح کرلیں تو معاشرہ خود بخود ٹھیک ہو جائیگا،
اگر سبھی اپنے اپنے حقوق ادا کرنے لگیں تو کسی اصلاحی تحریک کی ضرورت نہ رہے۔
کسی اصلاحی جماعت کی ضرورت نہ رہے۔

میں گزارش کرتا ہوں،

اے لوگو! اپنے آپ کو ٹھیک کرلو۔

اپنی اصلاح کرلو کیونکہ بالآخر تمہیں اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔

## بندوں کے حقوق

اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو اپنے حقوق معاف کرسکتا ہے۔

اگر اللہ چاہے تو ساری زندگی کئے گئے کبیرہ گناہوں کو ایک بے زبان جانور کو پانی پلانے کے بدلے معاف کردے، لیکن حقوق العباد کا حساب دینا پڑے گا،

## اللہ کے فضل کی علامت

اللہ کے فضل کی علامت یہ ہے کہ

بندہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو مانے

بندہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کرے

کیونکہ جب آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کو سمجھو تو اللہ کے احکام کی تعمیل خودبخود ہوجاتی ہے



حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ،

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر!

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

## مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ

اللہ نے فرمایا!

محبوب کا حکم میرا حکم ہے،

محبوب کی اطاعت میری اطاعت ہے،

محبوب کی فرمانبرداری میری فرمانبرداری ہے

اگر تم مجھے ماننا چاہتے ہو تو میرے محبوب کو مانو،

## قرآن اور حدیث

حضراتِ محترم!

ہمیں قرآن و حدیث کی خبر نہ تھی،

زبان ایک ہے باتیں دو ہیں

وہی زبان ہے جس سے قرآن سنتے ہیں،

وہی زبان ہے جس سے حدیث سنتے ہیں

تو پھر ہم حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتانے

سے یہ تمیز کر سکے کہ یہ قرآن ہے یہ حدیث ہے ،

## حضور پر ایمان

حضرات محترم ! اللہ کی توحید پر ایمان تب ہی ہو سکتا ہے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہو اسی لئے ہم اہلسنت اللہ کو حضور ہی کی وجہ سے مانتے ہیں ،

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان ، گیا

اگر کوئی اللہ کے احکام کو مانتا ہو تو اُسے خود بخود !
گناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے
ظلم و ستم سے نفرت ہو جاتی ہے

## اللہ کا انعام

پھر اللہ اُن پر انعام کرتا ہے .
اللہ اُن سے خوش ہوتا ہے



یا اللہ تو کن لوگوں پر انعام اور فضل کرتا ہے .

فرمایا !

انعم اللہ من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین

انعام یافتہ لوگ نبی ہیں ،
انعام یافتہ لوگ صدیقین ہیں
انعام یافتہ لوگ شہداء ہیں
انعام یافتہ لوگ صالحین ہیں ،

اس لئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں انعام یافتہ لوگوں میں اُٹھائے ، اور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اچھے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے .

## بُرائی میں تعاون

حضرات محترم ! اگر کوئی شخص گناہ نہیں کرتا لیکن گناہ کے کاموں میں معاونت کرتا ہے ۔ تو اس کا کیا بنے گا ،

مثلاً اگر زنا نہیں کرتا مگر زانی کی حمایت کرتا ہے اور اُس کی

مدد کرتا ہے۔ تو قیامت کے دن اُسی کے ساتھ اُٹھایا جائے گا،

شرابی کا حامی شرابیوں میں اٹھایا جائیگا،

حضراتِ محترم!

غور فرمائیں اِسی طرح، جو صالحین کا ساتھی ہوگا، وہ صالحین میں اُٹھایا جائے گا،

جو صدّیقین کو ماننے والا ہوگا صِدّیقین کے ساتھ اُٹھایا جائیگا۔

جو شہیدوں کا مُعاون ہوگا

جو نبیوں کا ماننے والا ہوگا اُنہی کے ساتھ اُٹھایا جائیگا

عزیزانِ من!

سُلطان العارفین حضرت سُلطان باہُو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ناں کو سنگی سنگ نہ کریے کل نُوں لاج نہ لائے ہُو"

## حدیث پیش کرتا ہُوں

حضراتِ مُحترم!

بُخاری اور مُسلم کی حدیث پیش کرتا ہُوں

حضور رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس حضرت جبریل



حاضر ہُوئے،

جبریل نے عرض کی! یارسُول اللہ آئیں اللہ تعالےٰ آپ کے دیدار کا مُشتاق ہے، (معراج کی رات ہے)

چُنانچہ حضور جبریل کے ساتھ گئے

حضُور فرماتے ہیں! مَیں نے دیکھا راستے میں ایک چٹیل میدان ہے وہاں ایک آدمی لیٹا ہُوا ہے اُسے عذاب ہو رہا ہے

حضرات!

جب بچہ پیدا ہوتا ہے اور پھر اُسے زندگی کے بعد موت آجاتی ہے، اور پھر موت کے بعد اُسے زندہ کیا جاتا ہے،

عذابِ قبر تو برحق ہے سب مانتے ہیں،

عذابِ قبر ہمیشہ جسم کو ہوتا ہے۔

عذاب روح کو نہیں ہوتا،

اگر روح کو عذاب ہو تو پھر اُسے عذابِ قبر نہیں کہہ سکتے

تو معلوم ہُوا!

کہ جب فوت شُدہ آدمی کو دفن کیا جاتا ہے تو اُس کے جسم کے اندر پھر رُوح کو داخل کر دیا جاتا ہے۔

فرشتے آتے ہیں، اُسے بٹھاتے ہیں اگر جسم میں رُوح نہ ہو تو فرشتے سوالات کیسے کر سکتے ہیں۔

اگر وہ سمجھ نہ رہا ہو تو سوال کیسے؟

## حدیث

حضراتِ محترم ! ایک حدیث شریف میں ہے کہ جب میت کو دفن کر کے لوگ جاتے ہیں تو میت قدموں کی آواز سنتی ہے۔

حضراتِ گرامی !

اگر ایک عام شخص بھی موت کے بعد زندہ ہوتا ہے تو پھر اُن کی زندگی کا کیا عالم ہوگا جو امام الانبیاءؐ ہیں،

اُن کی شان کا عالم کیا ہوگا،

جو اللہ کے وَلی ہیں،

جو داتا ہجویری ہیں

جو خواجہ اجمیری ہیں، کیونکہ اولیائے کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں

## حدیث

ایک اور حدیث شریف عرض کرتا ہوں،

جب کوئی رشتہ دار اپنے فوت شدہ کی قبر پر جاتا ہے اور ایصالِ ثواب کرتا ہے تو مُردہ خوشی کرتا ہے

اسی لئے حضور فرماتے ہیں کہ قبروں پر جایا کرو اور اُن کے لئے دُعائے مغفرت کیا کرو، چنانچہ قبروں پر جانا حضور علیہ السلام کی سنّت ہے اور ان کے لئے مغفرت کی دُعا کرنا صحابہ کی اور



خود رسول اللہ کی سنّت ہے۔

حضراتِ محترم !

میں عرض کر رہا تھا کہ قیامت کے روز حقوق العباد کی قطعاً معافی نہ ملے گی، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کا صدقہ ہمیں برائی سے بچائے،

چنانچہ اگر حقوق العباد اور دیگر نیکیوں کے ساتھ ہم قبر میں جائیں گے تو خواہ گناہ ہوں گے لیکن حضور کے صدقے سے ہمیں عذاب نہیں ہوگا،

لحد میں عشقِ محمدؐ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

## آج اپنی اصلاح کر لو

عزیزانِ من ! اگر آج اپنی اصلاح کر لو تو فلاح پا جاؤ گے،

کسی اللہ والے کا دامن تھام لو گے تو آخرت اچھی ہو جائے گی،

لیکن اگر غلط لوگوں کے ساتھ رہو گے،

بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ رہو گے،

گستاخانِ رسول کے ساتھ رہو گے،
اگر غلط لوگوں کے ساتھ رہو گے تو اپنی خیر مناؤ، حشر
کے دن جوابدہ ہونا پڑے گا،
میرے دوستو! اپنے آپ کو ٹھیک کر لو، اپنی اصلاح کر لو
اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرو،
اپنے بچوں کو اسلام کی تعلیم دو،
اپنے بچوں کو محبتِ رسول کا درس دو
اپنے بچوں کو بُرے لوگوں کی سنگت سے بچاؤ،
زانیوں کی سنگت سے بچاؤ،
شرابیوں کی دوستی سے بچاؤ،
منشیات فروشوں کی دوستی سے بچاؤ،
بدعقیدہ لوگوں سے بچاؤ،
اپنے بچوں کو اچھی محافل میں لے جاؤ انہیں علماء کی محافل
میں بٹھاؤ تمہاری اولاد نیک ہوگی،
نیک اور صالح اولاد تمہیں مرنے کے بعد بھی فائدہ دے گی
اگر تمہارا بیٹا حافظِ قرآن ہوا،
اگر تمہارا بیٹا عالمِ دین ہوا،
اگر تمہارا بیٹا شیخ الحدیث ہوا،
اگر تمہارا بیٹا شیخ القرآن ہوا،
اگر تمہارا بیٹا مفتی ہوا،



تو تمہیں مرنے کے بعد بھی فائدہ ہوگا کیونکہ نیک اولاد
بھی صدقہ جاریہ ہے۔

## اپنے آپ کو درست کرو

عزیزانِ من! اپنے آپ کو درست کرو تاکہ اولاد کی
صحیح تربیت کر سکو، کیونکہ مرد اپنے گھر کا حاکم ہوتا ہے
اس لئے اپنے گھر کو ٹھیک کرو،
اپنی بیویوں کی اصلاح کرو،
اگر ماں نیک ہوگی تو اولاد نیک ہوگی کیونکہ بچے کی پہلی
درسگاہ ماں کی گود ہے

## ایک بات

حضرات گرامی! ایک بات ضمناً عرض کرتا چلوں کہ میں
جب مدینہ طیبہ گیا، حاضری کے بعد واپس آیا تو دوستوں نے
پوچھا کہ شاہ صاحب آپ باہر سے بہت کچھ لے کر آئے ہوں گے
میں نے کہا! کہ میں نے صرف یہ بریف کیس خریدا اور وہ بھی مدینہ طیبہ
سے اور دیگر ضروریات کی کوئی چیزیں خریدیں تو وہ بھی مدینہ طیبہ
سے،

میرے آقا فرماتے ہیں مدینہ والوں سے پیار کیا کرو،

حضراتِ محترم!

مدینہ شریف میں رہنے والے لوگ بڑے نرم دل ہوتے ہیں،

بڑے پیارے ہوتے ہیں،

بڑے اچھے ہوتے ہیں،

بڑے ملنسار ہوتے ہیں،

آج بھی مدینہ شریف میں رہنے والے جو اصل وہیں کے مقیم ہیں اتنے مہمان نواز ہیں اتنے پیارے ہیں کہ سبحان اللہ

## حدیث

حضراتِ محترم ایک حدیث شریف عرض کرتا چلوں "میرے آقا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"جس نے مدینہ والوں کو دکھ دیا اور ستایا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"

حضرات گرامی! جو آدمی اہلِ مدینہ کو ستائے وہ تو جہنمی ہے اور جو اہلِ مدینہ کو شہید کروائے اور کرے وہ کیسے جنتی ہو سکتا ہے۔

واقعاتِ حرہ گواہ ہیں کہ یزید اور یزید کے حامیوں نے اہلِ مدینہ کو نہ صرف ستایا بلکہ شہید کروایا،



## مدینہ میں محفل

مدینہ شریف پر حکومت نجدیوں کی ہے لیکن تمام اہلِ مدینہ سنی ہیں،

اہلِ مدینہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد کی محافل سجاتے ہیں

مدینہ پاک میں ایک مرتبہ محفل ہوئی، جب میں نعت شریف پڑھنے لگا اور سامنے گنبدِ خضریٰ شریف تھا،

میں وہ اتنا اعلیٰ، نورانی اور عالی منظر کبھی نہیں بھول سکتا میں نے وہاں نعت شریف گنبدِ خضریٰ کی طرف دیکھ کر پڑھی

سدا وسدا رہوے تیرا مدینہ یا رسول اللہ
میں وی ہاں تیرے در دا سگ کمینہ یا رسول اللہ

جے موت آوے مدینے وچ تے صائم دی حیاتی اے
وگرنہ موت توں بدتر ہے جینا یا رسول اللہ

میں نے عرض کی

سدا وسدا رہوے تیرا دوارہ یا رسول اللہ
جتھے ہندا غریباں دا سہارا یا رسول اللہ

عزیزانِ گرامی!

اپنے آپ کو حضور کی محبت میں گُم کرلو، اپنی موت کو یاد رکھو،

اپنے حقوق و فرائض کو پہچانو،

میں بالخصوص اپنی ماؤں اور بہنوں کی خدمت میں عرض کروں گا اگر تم آج اپنی اولاد کو نیک بناؤ گی تو معاشرہ ٹھیک ہو جائے گا

## آخری بات

یہ ہے کہ ہمیں اللہ کا فضل چاہیے

اس کی رحمت چاہیئے اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے پیاروں کی معیت اختیار کریں،

اللہ کے پیاروں کا دامن تھامیں"

وما علینا الا البلاغ المبین